اقبال علی بیگ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور افسر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہین -

شجاعت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ غالب الدولہ کے فرزند ہین -

حسین یار خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور صدارت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رسول یار خان محی الدولہ کے بھائی ہین -

غلام جیلانی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اعتضاد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعتضاد جنگ کے فرزند ہین -

قادر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہین -

بہبود علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ علیخان کے فرزند ہین -

ضیاء الحق فصیح الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رفعت یار جنگ کے فرزند اور اول تعلقدار ضلع بیدر ہین -

نظام الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور نظامت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب رفعت یار جنگ کے فرزند اور پہلے انڈر سکرٹری لیجسلٹو کونسل تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے جج ہین -

ابو الحامد رضی الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور عماد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ عماد جنگ کے فرزند ہین - پہلے مددگار عدالت ضلع نظام آباد تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے معتمد ہین -

محمد امجد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور مفخر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کمشنر کروڑگیری ہیں -

میر لیاقت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور لیاقت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ہیں - اور ڈائرکٹر نمائش باغ عامہ تھے

محمد حفیظ الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور اقتدار یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈپٹی کمشنر کروڑگیری ہیں -

محمد محبوب علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور جہاندار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جہاندار خان کے فرزند ہیں -

سید نور الانبیاء - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور سلطان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ خلف سلطان یار جنگ اور برادرزادہ قادر الملک مرحوم ہیں -

محمد کمال خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور کمال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار علاقہ نظم جمعیت اور بڈھن خان کے پوتے ہیں -

نصیب خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور نصیب یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ دولت خان نصیب یاور جنگ کے فرزند ہیں -

فریدون جی جمشید جی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فریدون جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ پولیٹیکل سکرٹری گورنمنٹ نظام اور پرائیوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی ہیں -

سہراب جی جمشید جی چینائی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک سہراب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تعلقدار ضلع گلشن آباد میدک ہیں -

محمد خواجہ کریم الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور عزت یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جسارت الدولہ کے فرزند ہیں -

محمد ظہور الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور

نصیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرۂ نصیر جنگ ہین۔

برزو جی جمشید جی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک برزو جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ اول تعلقدار ضلع نظام آباد ہین۔

سید رحیم الدین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اقبال یار جنگ کے فرزند ہین۔

محمد بن صالح۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور شمشیر یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ شمشیر الدولہ کے نواسہ اور جمعدار علاقہ نظم جمعیت ہین۔

مرزا ولایت علی بیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور مختار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ باورچیخانہ مبارک سے ہے۔ اور نواب انوار جنگ کے فرزند ہین۔

تراب علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فتح یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ فتح یاب جنگ کے فرزند ہین۔

سید فتح الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور واقف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر نصیر الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فرخندہ یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نبیرۂ فرخندہ یار جنگ اور مہتمم توشک خانہ قدیم ہین۔

مرزا احمد بیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور مستعد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کپتان فوج علاقہ گولکنڈہ برگیڈ ہین۔

میر عابد علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور عابد یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم مکہ مسجد ہین۔

حاجی سید محمود۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور محمد یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

آپ خطیب مکہ مسجد ہیں۔

محمد شریف ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور فاروق یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد حسین ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور خالد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ فاروق یار جنگ کے بھائی تھے +

میر فضیلت علی ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ اور سلیمان یار جنگ اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک علی یاور الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ لاور الدولہ مرحوم کے فرزند ہیں ۔ دلاوری

کلارک صاحب ۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو بہادری مستقل جنگ استحکام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اُستاد انگریزی تھے +

محمد بہاؤالدین ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری نصیر نواز جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک معین یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے ۔

اکرام جنگ ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز بدر الدولہ ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ مہتمم خزانہ صرف خاص تھے +

مرزا علی محمد ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری ۔ معتمد جنگ ۔ اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتمد الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر محمد علی ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معتصم جنگ ۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک اعتصام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

احمد یار جنگ ۔ یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر تمقام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ

جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی تھے +

محمد معز زالدین ۔ یکم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر ۔ خانی ۔ بہادری اور معز یار جنگ ۔ اور ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک معز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

غالب بن ناصر ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ مدبر جنگ ۔ اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز سیف الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت تھے +

محسن ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ برق جنگ ۔ اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۔ برق الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

خواجہ بہاء الدین ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ عظام جنگ اور ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک عظام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر داور علی ۔ ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ بہرام جنگ ۔ اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز بہرام الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

میر بندہ علی ۔ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار میں خانی ۔ بہادری ۔ ارسطو جنگ ۔ سپہ دار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

عبد السلام خان ۔ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار میں مقتدر جنگ ۔ اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۔ مقتدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صوبہ دار صوبہ گلشن آباد تھے ۔ اور مجلس مالگزاری کے رکن بھی تھے ۔

ضرغام جنگ ۔ ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ضرغام الدولہ کا خطاب عطا ہوا +

سیف اللہ حسین ۔ ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ قیام جنگ ۔ غضنفر الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب کلیانی ہیں ۔

حیدر جنگ ۔ ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

قوت جنگ ۔ ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک قوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا ۔

مرزا اسمٰعیل بیگ - ۳۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اسفندیار جنگ اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - اسفندیار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیٰحضرت حضور پر نور کے اے ڈی کانگ ہیں -

خواجہ شفیع الدین - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - جبارت جنگ - جبارت الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

محمد ابوالحسن - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - شوکت جنگ - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک حسام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - حسب فرمان اعلیٰحضرت قدر قدرت مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ آپ خدمت سرکار سے برطرف اور خطابات ضبط کیے گئے (جریدہ - ۲۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ)

میر ممتاز علی - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ممتاز یار جنگ - اور ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ ممتاز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ حافظ منصب علی صاحب کے فرزند خرد اور پلٹن صرف خاص کے کمانڈنگ افسر ہیں -

مرزا ولایت علی بیگ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - عثمان یار جنگ - اور ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو بتقریب دربار عید الضحیٰ عثمان یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند کلان اور میجر افواج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی ہیں -

قدیر جنگ بہادر - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک قوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ بیدر اور مہتمم گروہ ڈیوڑھی مبارک تھے +

شہامت جنگ - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک امیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

شیخ مصلح الدین سعدی - ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - حضور نواز جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - حاکم الدولہ - کا خطاب عطا ہوا - آپ رکن مجلس عالیہ عدالت ہیں -

محمد معین الدین - ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ناصر نواز جنگ

اور ناصر نواز الدولہ۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب لائق الدولہ کے متبنیٰ ہین اور اعلیحضرت قدر قدرت کے
ایڈیکانگ ہین۔

میر محمد علیخان بہادر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سعید جنگ اور سعید الدولہ کا خطاب عطا ہوا

میجر عبد اللہ بیگ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ ماہر جنگ
اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ماہر الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ معتمد فوج ہین۔

کپتان محمد ہادی۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ وزیر جنگ اور
یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وزیر الدولہ۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ناظم نظم جمعیت ہین

سید عبد الرشید۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ سید جنگ۔ اور ۱۷
جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک سید الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سید عبد الرزاق آصف نواز الملک
معتمد صرف خاص کے فرزند ہین۔ اور اور ان کے مددگار بھی تھے۔ حسب فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت قدر قدرت
مرقومہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ بوجہ گستاخی وبے ادبی۔ وبے باکی آپ کے جملہ خطابات ضبط کیے گئے۔ (جریدہ
غیر معمولی ۱۴ شہریور ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ ۱۳۱۶ف جلد ۳۸ نمبر ۴۴ صفحہ ۵۹۵)

ملکی

محمد حفیظ الدین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ کو خانی۔ بہادری۔ اور ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار
سالگرہ مبارک ظفر جنگ۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی شمس الدولہ۔ اور ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ
کو بتقریب دربار نوروز شمس الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ وزیر افواج تھے +

محمد فیض اللہ خان بہادر۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک امام جنگ۔ اور ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو
بتقریب دربار حکمرانی خورشید الدولہ اور ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز خورشید الملک کا خطاب عطا ہوا

میر یاور علی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ شہاب جنگ۔ اور ۲۲
جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز مختار الدولہ۔ اور افتخار الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سالار الملک کے
فرزند۔ اور معین المہام کوتوالی وغیرہ ہین۔

میر سعادت علی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ کو

تقریب پُرسہ غیور جنگ شجاع الدولہ - اور ۲۳ ؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز نیر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سالار جنگ اعظم مدار المہام کے چھوٹے فرزند اور معین المہام مال و فوج تھے +

میر سرفراز حسین - ۶ ؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر - صفدر جنگ مشیر الدولہ - فخر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ خانخاناں کے بھائی اور معین المہام عدالت وغیرہ ہیں -

میر غلام عسکری - ۶ ؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - صارم جنگ - اور ۲۳ ؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز - عزیز الدولہ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - اعتصام الملک کا خطاب عطا ہوا -

احمد بیگ - ۶ ؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - منظم جنگ - اور ۲ ؍ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو تقریب دربار نوروز - لطیف الدولہ - اور ۲۷ ؍ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک لطیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ منظم جنگ کے فرزند ہیں -

محمد مختار الدین - ۲۵ ؍ شوال ۱۲۹۲ھ کو خانی - بہادری - اور ۲ ؍ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک نامور جنگ - اقتدار الدولہ - سلطان الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا کے فرزند ہیں

آغا مرزا بیگ - ۷ ؍ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری (سرور جنگ) اور ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک سرور الدولہ - سرور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد پیشی اعلیحضرت تھے -

میر ریاست علی - ۷ ؍ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب حکمرانی - خانی - بہادری اور ۲۳ ؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز محبوب یار جنگ - اور ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ناظم الدولہ - اور ۱۱ ؍ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو تقریب دربار عید الضحیٰ ناظم الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اڈیکانگ اور مہتمم بگیخانہ و تعمیرات علاقہ صرف خاص وغیرہ تھے +

مرزا محمد علی بیگ - ۷ ؍ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ ؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز افسر جنگ - اور ۷ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک افسر الدولہ اور ۱۱ ؍ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ کو تقریب دربار عید الضحیٰ افسر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ اڈیکانگ اعلیحضرت قدر قدرت

اور کمانڈر افواج باقاعدہ سرکار عالی و گولکنڈہ برگیڈ و امپیریل سروس ٹرپس وغیرہ ہین -

وحید منور خان - ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر مقرب جنگ - اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مقرب الدولہ اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک تہور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سابق مین صدر محاسب سرکار عالی تھے - اور اب معتمد صرف خاص ہین -

سعید الدولہ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز سعید الملک کا خطاب عطا ہوا -

مستحکم جنگ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز محبوب یار الدولہ - اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک فیاض الملک کا خطاب عطا ہوا -

سردار دلیر جنگ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الدولہ - اور ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز دلیر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ہوم سکرٹری کے معتمد تھے - معذیات کے تقدمہ مین خدمت سے علحدہ کیے گئے -

میر تہور علی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور مختار یار جنگ - اور ۴ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک جلال الملک کا خطاب عطا ہوا -

میر اکبر علیخان بہادر - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز اکبر جنگ - اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک اکبر الدولہ - اکبر الملک - کا خطاب عطا ہوا - آپ کوتوال بلدہ تھے -

مولوی سید حسین بلگرامی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز علی یار خان بہادر عماد جنگ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار نوروز عماد الدولہ - اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک عماد الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ معتمد پیشی اعلیحضرت قدر قدرت اور معتمد صرف خاص اور ناظم تعلیمات رہ چکے ہین - اب وظیفہ یاب ہین -

مولوی مہدی علی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی - بہادری - منیر نواز جنگ اور

۲۷، جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز محسن الدولہ۔ محسن الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علاقہ سرکار عالی مین متعدد اعلیٰ خدمتون پر ممتاز تھے +

کلیم اللہ خان۔ ۲۳، جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ قادر جنگ۔ اور ۲۳، ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ قادر الدولہ۔ اور ۲۷، ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ قادر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہتمم تقسیم محلات مبارک کی خدمت پر رہ چکے تھے +

اعتصام جنگ۔ یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر صمصام الدولہ صمصام الملک کا خطاب عطا ہوا

مسلم جنگ۔ یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار عید الفطر۔ غالب جنگ۔ لایق الدولہ۔ اور ۷، جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک غالب الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی تھے +

مولوی مشتاق حسین۔ ۶، ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ انتصار جنگ اور ۲۶، ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک وقار الدولہ۔ وقار الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علاقہ سرکار عالی مین متعدد خدمتون پر رہ چکے ہین۔

عسکر جنگ۔ ۲۰، ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار خاص آفتاب الدولہ شیر الملک کا خطاب عطا ہوا +

سید عبد الرزاق۔ ۲۷، جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ کو بتقریب دربار نوروز۔ خانی۔ بہادری۔ آصف نواز جنگ اور ۲۶، ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ آصف نواز الدولہ۔ آصف نواز الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ معتمد مالگزاری۔ اور معتمد صرف خاص کی خدمت پر رہ چکے تھے +

میر لضاعت حسین۔ ۲، جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ نواز خان۔ فتح یار جنگ۔ اور ۲۶، ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ سہام الدولہ۔ شجاع الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب نظام یار جنگ۔ خان خانان کے فرزند ہین۔

سلطان نواز جنگ۔ ۲، جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک۔ شمشیر الدولہ شمشیر الملک کا

خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار عرب علاقہ نظم جمعیت سرکار عالی ہین -
رفیع الدولہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الملک کا خطاب عطا ہوا -
مرزا داور علیبیگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - داور یار جنگ
داور الدولہ - دار الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم مخارج علاقہ صرف خاص ہین -
میر رحمان علی صاحبزادہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تبقریب دربار سالگرہ - خانی - بہادری - کشور جنگ
شرف الدولہ - سیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شرف الدولہ کے فرزند ہین -
نواب مرزا داغ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - ناظم یار جنگ
دبیر الدولہ - فصیح الملک - بلبل ہندوستان - جہان استاد کا خطاب عطا ہوا - آپ شاعری مین اعلیحضرت قدر قدرت کے
استاد تھے +
نظام یار جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار عید الفطر نظام یار الدولہ - حسام الملک - خان خانان کا | خان خانان
خطاب عطا ہوا - آپ معین المہام متفرقات کی خدمت پر رہ چکے ہین - اور اب معین المہام فوج ہین - | خاندوران
تہور جنگ - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - اشرف الدولہ - اور ۲۷ ربیع الثانی
۱۳۱۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک رکن الملک - خان دوران خان کا خطاب عطا ہوا -
کشن پرشاد - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ | سلطنتہ
کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک راجایان راجا مہاراجہ بہادر - اور ۱۱ ذیحجہ ۱۳۲۰ھ ہجری کو
تبقریب دربار عید الضحیٰ یمین السلطنتہ کا خطاب عطا ہوا - آپ پیشکار و مدار المہام
سرکار عالی ہین -
میر لائق علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ
کو والد کے برسہ مین - سالار جنگ - منیر الدولہ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تبقریب دربار نوروز
مختار الملک - عماد السلطنتہ کا خطاب عطا ہوا - آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +
محمد فضل الدینخان بہادر - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تبقریب دربار سالگرہ مبارک - سکندر جنگ - اقبال الدولہ | امرا

اور ۱۲؍ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو والد کے برسہ مین اقتدار الملک ـ وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا ـ آپ مدار المہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

امتیاز الدولہ ـ ۲۳؍ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز ـ قیام الملک ـ اور ۲۶؍ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک مختار الامرا کا خطاب عطا ہوا ـ

محمد رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اقتدار الملک ـ ۲۲؍ جمادی الثانی ۱۲۹۴ھ کو عمدۃ الملک مرحوم کے برسہ مین امیر کبیر
ابو الخیر خان شمس الملک شمس الامرا ـ امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

خورشید جاہ ـ ۱۲؍ ربیع الثانی ۱۲۹۹ھ کو والد کے برسہ مین ابو الخیر خان شمس الامرا ـ امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

بشیر الدولہ ـ ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو خاص دربار کے تقریب مین ـ عمدۃ الملک ـ اعظم الامرا ـ امیر اکبر آسمان جاہ جاه
کا خطاب عطا ہوا ـ آپ خدمت مدار المہامی پر ممتاز تھے +

مسیح الدین خان ـ ۲۴؍ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک ـ خانی ـ بہادری ـ محبوب نواز الدولہ علماء
عمدۃ العلما کا خطاب عطا ہوا ـ آپ مفتی اول کی خدمت پر ممتاز تھے +

مولوی حمید اللہ ـ ۷؍ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ـ بہادری ـ سربلند جنگ افضل العلما ـ کا خطاب عطا ہوا ـ آپ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ تھے ـ اور اب میر مجلس عدالت العالیہ

آغا سید علی شستری ـ ۱۷؍ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ـ بہادری ـ سلطان العلما ادیب الدولہ ـ سناد الملک کا خطاب عطا ہوا +

میر حیدر علی ـ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی ـ بہادری ـ اشرف العلما شریعت اللہ خان کا خطاب عطا ہوا ـ آپ ناظم دار القضا بلدہ ہین ـ

حکیم محمد علی ـ ۶؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ـ بہادری ـ مسیح دوران کا حکماء
خطاب عطا ہوا ـ

سید باقر علی ـ ۶؍ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ـ بہادری ـ اور ۲۳؍ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک باقر نواز جنگ ـ عمدۃ الحکما کا خطاب عطا ہوا +

حکیم وزیر علی ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی ۔ خانی ۔ بہادری ۔ اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز سلطان الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔

حکیم فیض احمد ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری افضل الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔

حکیم مرزا علی ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی ۔ بہادری حکیم الممالک کا خطاب عطا ہوا +

حکیم شمس الدین ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری شمس الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا +

حکیم نیر فضل علی ۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار ۔ سالگرہ مبارک شفائی خان بہادر ۔ اور ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ شفا جنگ ۔ شفاء الدولہ ۔ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک شفاء الملک کا خطاب عطا ہوا ۔

حکیم محمد حیدر ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ فلاطون جنگ لقمان الدولہ ۔ اشرف الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ اعلیحضرت قدر قدرت کے اسٹاف سرجن ہیں ۔

رسول یار خان ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ محی الدولہ ۔ حکیم الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ صدر الدور صوبہ جات دکن تھے +

میر محمد سعید الدین ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری تفضل یاب جنگ اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۔ فیاض الدولہ ۔ انسر الحکما ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ ڈاکٹر کوتوالی اندرون و بیرون بلدہ اور اسٹاف سرجن مہاراجہ مدار المہام بہادر ہیں ۔

ڈاکٹر محمد عباس ۔ ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ انتظام جنگ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ نواب وقار الامرا مدار المہام کے اسٹاف سرجن تھے +

عزت یار خان ۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی ۔ بہادری ۔ محی الدولہ ۔ حکیم الحکما کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ محی الدولہ کے فرزند اور صدر الصدور ہیں ۔

حکیم محمد حسین ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۔ خانی ۔ بہادری ۔ سردار الحکما فیلسوف جنگ ۔ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ افسر الاطبا شفاخانہ یونانی تھے +

ڈاکٹر عباد الحسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - ارسطو یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ہوس سرجن شفاخانہ افضل گنج تھے -

حکیم الطاف حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - افتخار الحکما - حاذق جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شفاخانہ یونانی کے افسر الاطبا ہیں -

حکیم خورشید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - خورشید الحکما - شافی نواز جنگ - کا خطاب عطا ہوا آپ مددگار افسر الاطبا شفاخانہ یونانی ہیں -

ڈاکٹر مرزا کریم خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فدیو جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مددگار ناظم طبابت ہیں -

راجہ

کنداسامی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم بدعت تھے +

سوامی راؤ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ علاقہ سرکار عالی میں تعلقداری کی خدمت پر متقرر تھے +

شام راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ لچھمن راؤ رائے رایان بہادر امانت ونت کے فرزند ہیں -

رگھوتم راؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ گوپال راؤ راجہ بہادر کے فرزند ہیں -

رائے کیشو پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے فرزند ہیں

رائے سوامی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ جھنو لعل کے فرزند اور سررشتہ دار جمعیت عرب علاقہ نظم جمعیت ہیں -

راجنا نایک - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار گنگا گری ہیں

راجہ بہادر

بال گوبند - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ رام بخش کے فرزند تھے +

پرتھی راج - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - +

بجے راج - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

گجانن پرشاد - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

ایشوری پرشاد - ۲۳ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ھ کو بتقریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ سررشتہ دار
رسالہ خاص علاقہ نظم جمعیت تھے +

سری نواس راو - ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
مددگار معتمد فوج - اور مہتمم خزانہ عامرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے +

نانک پرشاد - ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا - آپ
راجہ گنگا پرشاد کے فرزند تھے +

چندا پرشاد - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ مہاراجہ
کشن پرشاد بہادر - پیشکار و مدار المہام کے فرزند تھے +

گرو سہائے - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا -

بھگوان سہائے - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ - بہادر کا خطاب عطا ہوا -

گردھر راج - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

لوبھن چند - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ
راجان شیوراج دھرم ونت بہادر کے بھائی ہین -

اندر کرن - ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجان
راجہ مرلیمنوہر کے فرزند - اور اول تعلقدار ہین -

سری پرشاد - ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

بنسی لعل - ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
سررشتہ دار افغانان مہدوی ہین -

شیولعل موتی لعل - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

بہگوانداس - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

بنسی لعل - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ فرزند شیولعل موتی لعل ہین -

گیانگیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - +

نرسنگ گیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ گیانگیر کے چیلہ ہین

بسویسر گیر - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا +

چتربہوج داس - ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

یلا ر ڈی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار - اونور لکھنور ضلع نظام آباد ہین -

رام کشن - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجان راجہ ہرکشن بہادر کے بہائی ہین -

شنکر راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ راجان راجہ شیوراج دہرم ونت کے فرزند ہین -

دہرم کرن - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ راجان مہاراج آصف نواز ونت کے فرزند ہین -

دیبی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ یمین السلطنتہ بہادر کے ہین -

گووند پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ برادر علاتی مہاراجہ یمین السلطنتہ بہادر کے ہین -

جوالا پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا

آپ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ یمین السلطنتہ بہادر ہین۔

گروکرن - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ چچازاد بھائی راجہ راجمان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر کے ہین۔

ہوش چند - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ راجہ گجانن پرشاد کے فرزند اور سررشتہ دار جمعیت عرب علاقہ نظم جمعیت ہین۔

ونایک راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ گجانن پرشاد کے فرزند ہین۔

للتا پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ نبیرہ راجہ لالہ بہادر اور ناظم اسٹیٹ سالار جنگ بہادر ہین۔

نرسنگ راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ گردہاری پرشاد محبوب نواز ونت کے فرزند اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہین۔

گیانی لعل - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا آپ راجہ رگھوناتھ رام کے فرزند ہین

ستت چتانند شاجی عرف بہادر راؤ اڈلی ساہوساکن قصبہ بیڑ کو ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو حسب فرمان اعلیحضرت ..... راجہ بہادر کا خطاب ملا

نارایِن پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ ہمشیرزادہ مہاراجہ یمین السلطنتہ بہادر ہین۔

سوامی راجہ رامیسر راؤ بہیری بلونت بہادر - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ال
مہابہوبال کا خطاب عطا ہوا - آپ زمیندار سمستان سنگور و نہرتی ہین۔

بھیم سین راؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ دہرم پال بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ سریدہر راؤ کے فرزند اور زمیندار جنیجولی ضلع گلبرگہ شریف ہین۔

شیوراج - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۲ جمادی الاول ۱۳۰۵ھ کو ونت
بتقریب دربار سالگرہ مبارک دہرم ونت - اور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک

راجہ راجان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر دار مال کہلاتے ہین

مرلیمنوہر۔ ۶؍ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر۔ اور ۲۷؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو
تقریب دربار سالگرہ مبارک مہاراج نوازونت اور ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک آصف نوازونت
کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجان مہاراج راجہ شیوراج کے بہائی ہین اور صدر محاسب سرکار عالی بھی رہی ہین۔

ہری کشن۔ ۷؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار
جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک راجہ راجان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار و مدار المہام یمین السلطنت
کے والد اور سررشتہ دار نظم جمعیت ہین۔

گردہاری پرشاد۔ ۷؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو
تقریب دربار سالگرہ مبارک محبوب نوازونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سررشتہ دار علاقہ نظم جمعیت اور مہتمم خزانہ
علاقہ صرف خاص تھے۔

سداشیوراؤ۔ ۲۹؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو
تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ مہاراندھیرونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سومیسر راؤ زمیندار دوم گنڈہ کے
فرزند ہین۔

راجلیسر راؤ۔ ۲۶؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو
تقریب دربار سالگرہ مبارک مہاجسونت کا خطاب عطا ہوا۔

راجہ سومیسر راؤ بہادر۔ ۲۷؍ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک مہابلونت کا خطاب عطا ہوا

لچھمن راؤ۔ ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ رائے رایان بہادر رامانت ونت کا
خطاب عطا ہوا۔

کھنڈے راؤ۔ ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ راؤ رنبھا۔ اور ۱۴؍ رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ کو
حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت جیونت کا خطاب عطا ہوا۔

آپا راؤ۔ ۷؍ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر مہابلونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سومیسر راؤ

زمیندار دوم کنڈہ کے فرزند کلان ہین ۔

سوریہی راجہ وینکٹ لچھما راو بہادر ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک نظام ونت کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندار سمستان جٹپول ہین

راجہ پارت سارتھی آپا راو سوائی ایشور راو بہادر ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک محبوب سرفراز ونت کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندار سمستان پالونچہ بہدراچلم ہین ۔

راجہ یان راجہ نرندر بہادر نیپکار ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ کو بتقریب دربار حکمرانی مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ مہاراجہ

چیلم جانکائی ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو بتقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک رانی کا خطاب عطا ہوا ۔ آپ زمیندارنی سرنا پلی ضلع اندور حال نظام آباد ہین ۔ رانی

مسٹر رابرٹ فرانسس ولیم ہلیر ۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو کپتان کا خطاب عطا ہوا آپ صدر افسر کشتیان دودخانی سرکار ہین ۔ متفرق

مسٹر ینک بارکر ۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو لفٹنٹ کا خطاب عطا ہوا ۔ آپکا تعلق کشتیان سرکار سے ہے ۔

اخراج

ذیل مین اُن لوگون کی فہرست درج کی جاتی ہے جنکا وقتاً فوقتاً اخراج عمل مین آیا ہے ۔ یا وہ کسی وجہ سے ہمیشہ کیلیے حیدر آباد سے رخصت کردیے گئے ہین ۔ فصل ۸

۱ ۔ ۱۲۷۱ھ مین سوناجی پنڈت متصدی علاقہ راجہ رائے رایان بہادر امانت ونت خارج البلد کیے گئے اور اپنے وطن جاگیر قصبہ تلواڑہ ضلع بیڑ پہونچائے گئے ۔

۲ ۔ ۱۱ رمضان م ۱۵ اپریل ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ کو حکیم ابراہیم صاحب اور باز خان جمعدار شہر بدر کیے گئے ان لوگون کو اپنی جاگیر مین رہنے کا حکم دیا گیا ۔ مگر ۹ رمضان م ۲۶ مارچ ۱۸۶۰ء ۱۲۷۶ھ کو بلدہ مین آنے کی اجازت دی گئی ۔ چنانچہ باز خان ۱۶ ماہ مذکور کو داخل حیدر آباد ہوے ۔

۳ ۔ ۱۲ رمضان م ۱۶ اپریل ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ کو محمد چاند نامی مرد ہاسر کردہ چوبداران متعلقین خارج البلد کیا گیا ۔ اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلایا گیا ۔

۴ ۔ ۲۰ رمضان م ۲۴ اپریل ۱۸۵۹ء ۱۲۷۵ھ کو نواب عظمت جنگ بہادر اول شہر بدر کیے گئے اور ۱۷ رمضان ۱۲۷۶ھ کو واپس بلائے گئے ۔

۵ - ۱۹ محرم م ۱۹ اگست ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء کو کپتان شکلنس سرکار انگریزی کے پنشن خوار جو چند سال سے مضافات شہر میں رہتے تھے بمصالح ملکی خارج البلد کیے گئے۔

۶ - ۲۴ رمضان م ۱۱ اپریل ۱۲۷۶ھ/۱۸۶۰ء کو باز خان جمعدار اور محمد جان مرہٹہ دونوں دوبارہ خارج البلد ہوئے ان کی تاریخ واپسی معلوم نہیں۔

۷ - ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء میں نواب سر سالار جنگ اعظم کا حکم ہوا کہ اکبر علیخان داکبر الملک کوتوال اپنی جاگیر چندائی (متصل آنبہ جوگائی) کے حدود میں رہا کریں حسب حکم تعمیل بھی کی گئی۔ مگر بعد کو انگریزی حکام کی سفارش پر نواب سر سالار جنگ مرحوم نے اُن کا قصور معاف فرمایا اور وہ ۱۲۹۶ھ میں داخل حیدرآباد ہوئے۔

۸ - ۲۹ ذیحجہ م ۲۷ جنوری ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۶ء کو باز خان۔ جنید خان۔ نبیرہ ملند خان اور پسر نصیب خان شہر بدر کیے گئے ان کی واپسی کی تاریخ معلوم نہیں۔

۹ - ۱۱ رجب م ۱۹ مئی ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء کو دستور آساجی ہوشنگ چاندہ ریلوے کے مخالف ہونے کے باعث قلمرو سرکار عالی میں رہنے کی ممانعت کی گئی مگر بعد میں اُن کا قصور معاف کیا گیا۔ اُسی موقع پر ڈاکٹر اگھور ناتھ صاحب کے نسبت بھی وہی حکم ہوا تھا لیکن اعلیحضرت حضور پرنور نے اپنی حکمرانی کے ایک سال بعد ۷ رجب م ۲۳ اپریل ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء کو اُنھیں بھی طلب فرمالیا۔

۱۰ - جس زمانہ میں نواب رشید الدین خان بہادر وقار الامرا اور نواب شبیر الدولہ بہادر میں خانگی نزاع کے باعث کشیدگی تھی نواب وقار الملک مشتاق حسین معتمد مالگذاری ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ کو رخصت لیکر کلکتہ گئے اور وہاں اس واقعہ کا حال کسی جلیل القدر انگریز سے کہدیا۔ اس پر حسب تحریک نواب رشید الدینخان بہادر۔ سر سالار جنگ اعظم نے اُنھیں اُنکی خدمت اور ریاست سے علیحدہ کر دیا تھا۔ مگر جب نواب صاحب نے انتقال فرمایا تو سر سالار جنگ بہادر نے ماہ صفر ۱۲۹۹ھ میں انہیں حیدرآباد طلب فرماکر اُنکی خدمت عطا فرمائی۔ ۵ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء کو وہ اپنی خدمت سے سبکدوش اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد چھوڑنے پر مجبور کیے گئے اور ۱۴ فروری ۱۳۰۲ف کو اُن کے نام خزانہ شاہی سے سات سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہوا۔

۱۱ - ۷ محرم ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء کو حکم ہوا کہ مولوی مسیح الزمان خان (استاد حضور پرنور) برادر مولوی محمد زمان خان صاحب شہید

اپنے وطن چلے جائین اُسکی تعمیل مین وہ وطن چلے گئے اور اُن کے بیٹون کے نام دفتر محلات سے تنخواہین جاری ہوئین۔

۱۳- ۱۰ محرم ۱۳۰۲ھ کو نواب سلطان نواز جنگ جمعدار کے عربون اور کوتوالی بلدہ کے جوانون مین ایک جوان لین کے متعلق (واقع پل قدیم) جو فساد ہوا اُسکے متعلق کونسل آف اسٹیٹ سے یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ (جریدہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵- ۱۸ صفر ۱۳۰۲ھ) ۱- سلطان نواز جنگ بہادر سے ایک لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کیا جائے ۲- سلطان نواز جنگ بہادر اپنی خدمت سے موقوف کردیے جائین اور اُنکی جگہہ پر اُنکا بیٹا موافق شرائط جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین اس فیصلہ کی تعمیل کے بعد مقرر کیا جائے۔ ۳- سلطان نواز جنگ بہادر ہمیشہ کے لیے اپنی ولایت کو چلے جائین اور وہ اس مہلت مین جو اُنھین رعایتاً دیجاتی ہی اپنی روانگی کا پورا بندوبست کرلین اور یہہ مہلت اس حالت مین دیجائیگی کہ سلطان نواز جنگ بہادر اس امر کے نسبت ایک اقرارنامہ لکھدین کہ مجھہ سے اس مدت مین کوئی اور جرم یا بغاوت یا سرکشی سرزد نہ ہوگی۔ اگر ہو تو سرکار جو سخت سزا میرے نسبت تجویز کرین مین اُسکا مستحق ہون۔

۱- اُن کا بیٹا باپ کی خدمت سے سرفراز ہونے کے بعد سرکار سے کسی قسم کی مخالفت اور سرکشی نہ کرے- ۲- اگر ان کے علاقہ کے عربون سے کسی قسم کا جرم سرزد ہو تو اُس کے ذمہ دار ہونگے- ۳- دوسرے جمعدارون کی طرح اُن کے علاقہ کے عربون کا داخلہ بھی نظم جمعیت مین ہوا کریگا- اور اُنکی تنخواہ وہین سے تقسیم ہوا کرے گی- اس فیصلہ کے بعد وہ حکم جو سالگذشتہ عربون کی نسبت جاری ہوا تھا وہ منسوخ سمجھا جائے گا- اور اسکی تعمیل مین نواب سلطان نواز جنگ بلدہ سے راہی وطن ہو چکے تھے مگر بعد مین ۲۵ رجب ۱۳۰۴ھ کو اُنکا قصور معاف کیا گیا- اس لیے وہ بلدہ مین واپس آگئے-

۱۴- یکم محرم ۱۳۱۱ھ م ۱۸۹۳ء کو نواب محسن الملک سید مہدی علی خان معتمد فینانس اپنے خدمات سے علحدہ ہوکر اور ہمیشہ کے لیے حیدرآباد کو چھوڑکر بمبئی تشریف لے گئے اور ۲۳ شہریور ۱۳۰۳ف کو اُن کے نام آٹھہ سو روپیہ ماہوار وظیفہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوا-

۱۵- ۱۵ شعبان ۱۳۱۱ھ م ۱۸۹۴ء کو مولوی جوادحسین بلدہ سے خارج کیے گئے-

۱۵ - ۳۰ شعبان ۱۳۱۴ھ (۱۸۹۷ء) کو نواب سرور الملک بہادر معتمد پیشی حضور پر نور اپنی خدمت سے علحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیرباد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہین ۔

۱۶ - ۲۸ محرم ۱۳۱۵ھ (۱۸۹۷ء) کو مہرجی صاحب معتمد عدالت و کوتوالی کو حکم ہوا کہ وہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے حدود سے چلے جائین اسکی تعمیل مین وہ یہان سے روانہ ہوئے ۔

۱۷ - ۲۳ شوال ۱۳۱۵ھ (۱۸۹۸ء) کو فرمان خسروی مصدرہ ۱۹ شوال ۱۳۱۵ھ کے مطابق عظیم الدین مالک و ایڈیٹر اخبار مظلوم دکن اور عبد العلیم سابق مددگار معتمد انتظاماً خارج البلد کیے گیے ۔ (جریدہ مطبوعہ ۲۴ اردی بہشت ۱۳۰۷ف جلد ۲۹ نمبر ۲۵ صفحہ ۱۸۴ جزو اول)

۱۸ - ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ (۱۸۹۸ء) کو حسب فرمان اعلیحضرت مصدرہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ جریدہ غیر معمولی نواب سکندر نواز جنگ (احمد رضا خان) ناظم عدالت بیدر اپنے خدمات سے سبکدوش کیے گئے اور ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ کو حیدر آباد سے ہمیشہ کے لیے وطن روانہ ہوئے ۔ اُن کے نام ۲ تیر ۱۳۰۷ف سے دو سو روپیہ ماہوار وظیفہ جاری ہوا ۔ اُن کے اخراج کی خاص وجہ یہہ ہے کہ اُنہون نے مجلس امرا کی ہتک کی تھی ۔

۱۹ - ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۱۸ھ (۱۹۰۱ء) کو مولوی سید علی حسن صاحب کمشنر بندوبست اپنے خدمات سے سبکدوش ہوئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد چھوڑا ۔ ۱۳ خورداد ۱۳۱۰ف سے اُن کے نام چار سو روپیہ وظیفہ سرکار عالی سے جاری ہوا

۲۰ - ۱۷ محرم ۱۳۱۹ھ (۱۹۰۱ء) کو بعد ورود فرمان اعلیحضرت نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبد اللہ خدمت کمشنری گروگیری سے سبکدوش کیے گئے اور ۲۷ محرم کو بلدہ سے ہمیشہ کے لیے پونا روانہ ہوئے ۔ ۱۳ مہر ۱۳۱۰ف سے اُن کے نام پانچسو روپیہ بطور وظیفہ جاری ہوا ۔

۲۱ - اسی فرمان مین راجہ سری نواس راؤ کو بھی ہمیشہ کے لیے اپنی جاگیر مین رہنے کا حکم ملا ۔

۲۲ - ۴ محرم ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۴ء) کو مسٹر ٹیمپل ٹن ایڈیٹر اخبار حیدر آباد کرانیکل ۔ اور مسٹر نیوٹن بیرسٹر ایٹ لا سرکار عالی کی نوٹس پر خارج البلد ہوئے ۔

۲۳ - ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۵ء) کو صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد نے پولس اضلاع علاقہ سرکار عالی کے ذریعہ سے جنرل [illegible] مسمی [illegible] اُسکی دختر اور داماد کو خارج البلد ہونے کا حکم دیا ۔ اور وہ سب ۱۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے چلے گئے ۔ جنرل [illegible] کی

لڑکی کی شادی پہلے حسن بن عبداللہ عماد نواز جنگ سے ہوئی تھی لیکن اُن کے انتقال کے بعد اُس نے کسی انگریز سے شادی کرلی - اس عورت کا دوسرا نام جمیلہ بیگم تھا -

۲۴ - ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ (۱۹۰۵ء) کو حسب الحکم سرکار عالی نارائن راؤ معتمد خانگی علاقہ نواب شمس الملک مرحوم شہر بدر کیے گئے - اور بمبئی روانہ ہوئے -

۲۵ - ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ (۱۳۱۶ف) کو بذریعہ جریدہ غیر معمولی حسب فرمان اعلیحضرت مشتہر شدہ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ سید عبدالرشید خان سید الدولہ بہادر کی اُس گستاخی آمیز درخواست پر جو اُنہوں نے ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو پیش کی تھی - حکم ہوا کہ ان کے جملہ خطابات موقوف اور ماہوارات دیوانی و صرف خاص مسدود کیے جائیں اور شہر کے باہر رہیں -

۲۶ - ماہ شوال ۱۳۲۶ھ میں مولوی حیدر اللہ خان سررشتہ دار پیشی سکریٹری اعلیحضرت .... خدمت سے و ظیفہ پر علحدہ کیے گئے - اور ۳۰ ذیحجہ ۱۳۲۶ھ کو خارج البلد کیے گئے -

باب ۶

رزیڈنسی حیدرآباد

فصل ۱ رزیڈنسی بلدہ سے شمال مشرق کے جانب قریباً ایک میل کی مسافت پر رود موسی کے کنارے واقع ہے اسکے متعلق ایک بہت بڑا قطعہ آراضی بھی ہے - اسکا رقبہ چار میل سے کسی صورت مین کم نہ ہوگا - اس علاقہ مین ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۱۶۹۰۴ آدمی آباد ہین -

رزیڈنسی دراصل ایک مکان کا نام ہے - جو صاحب رزیڈنٹ بہادر کی قیام گاہ ہے - اور عام طور پر تمام علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہی - رزیڈنسی معہ اپنے علاقہ کے گورنمنٹ انگلیشیہ کے ماتحت ہی - اور یہان کا انتظام وغیرہ سب صاحب رزیڈنٹ بہادر کے زیر نگرانی ہوتا ہی -

رزیڈنسی مین تین بڑے بڑے بازار ہین - بازار علی میان حشمت گنج - قیصر گنج - علاوہ ازین ترپ بازار کا بہت بڑا حصہ بھی اس مین شامل ہی - بازار علی میان مین ہر قسم کے ضروری اشیاء کی تجارت ہوتی ہے

حشمت گنج مین منقولات فروخت ہوتے ہین - اور بہت سے مہاجنون کے کوٹھیان بھی ہین قیصر گنج مارکیٹ ہے - ترپ بازار مین شامین ہین - اسی علاقہ مین بنک آف بنگال بھی ہی -

جہان اب رزیڈنسی کا بنگلہ ہے کسی زمانہ مین نواب شمشیر جنگ بہادر کا باغ تھا کمپنی اور دولت آصفیہ کے مابین ابتدائے تعلقات کے زمانہ مین جب کمپنی کے طرف سے یہان سفیر اور رزیڈنٹ آتے تھے وہ کسی شاہی مکان مین مقیم ہوا کرتے تھے - کیونکہ اُس وقت تک اُن کے لیے کوئی مخصوص قیام گاہ مقرر نہ تھی - نواب نظام علیخان غفران مآب نے سر کرکپاٹرک کو خاص اُنکی فرمایش پر صاحبان رزیڈنٹ بہادر کے لیے نواب شمشیر جنگ بہادر کا باغ اور وہ قطعۂ آراضی جو علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہی عنایت فرمایا - یہان سنہ ۱۸۰۰ء مین صاحب رزیڈنٹ موصوف کی فرمایش سے رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی - اور سنہ ۱۸۰۶ء مین ۶ سال بعد اسکا اختتام ہوا - یہہ تمام کام مدراس کے مشہور انجنیر مسٹر ایکاڈیمی کے لڑکے مسٹر پی - رسل کے زیر اہتمام ہوا اسکی نگرانی مین راجہ کنداسامی کے والد بھی شریک تھے -

اس علاقہ مین سنہ ۱۲۵۰ھ تک صرف رزیڈنسی کا بنگلہ ہی بنگلہ تھا - انہین مسٹر الیس فریزر کے زمانہ مین اس بنگلہ کے اطراف حصار تعمیر کیا گیا - اور اس کے متعلق جو قطعہ آراضی افتادہ پڑا ہوا تھا - وہ عام طور پر لوگون کو آباد ہونے کے لیے دیدیا گیا - سنہ ۱۸۹۱ء مین یہہ حصار پختہ بنایا گیا - اور چارون ستون پر برج بھی تعمیر کیے گئے اسکے احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہی جس مین علاوہ دوسرے عہدہ دارون کی قبرون کے رزیڈنٹ کرنل لنسی - و کرنل ڈیوڈس - و مسٹر رابرٹس کی قبرین بھی ہین جو سنہ ۱۸۵۶ء و سنہ ۱۸۶۱ء و سنہ ۱۸۶۸ء کو فوت ہوگئے تھے - پامر کمپنی کے ایک شریک یعنی سر ولیم رمبولڈ کی بھی قبر اسی مین ہی جن کا انتقال سنہ ۱۸۳۲ء مین ہوا تھا

ایک بڑی سڑک رزیڈنسی کے مغربی پھاٹک سے ملی ہوئی مشرق کی طرف بازار عیسیٰ میان کو جاتی ہی حسب اعلان صاحب رزیڈنٹ کرنل یار بہادر مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء ۱۳۱۹ھ سے اس سڑک پر سے گاڑیون وغیرہ کی آمد و رفت روک دی گئی - اور اسکے دونون طرف کٹہیرہ لگا دیا گیا - جہان سے صرف آدمیونکی آمد و رفت ہو سکتی ہے -

علاقہ مذکور کے علاوہ رزیڈنسی کے متعلق ممالک محروسہ سرکار عالی مین اور بھی بہت سے علاقہ جات ہین

جن کے اسمار حسب ذیل ہین -
سکندرآباد - بلارم[1] - پیدا انٹپا - تپالوکلملد - توانی پورہ - کاکا گوڑہ - سیتارام پورہ - ٹریمپلی -
سکنان - ترمل گری - رسول پورہ - بالمرائی - چلکل گوڑہ - ان علاقون کے تفصیلی حالات برار کے ضمن مین
تحریر کی گئی ہی -

باستثناء بلارم - اور سکندرآباد - باقی مقبوضات مین ہر قسم کے عدالتی اقتدارات سرکار عالی کو حاصل تھی
لیکن بذریعہ جریدہ جلد ۳۶ نمبر ۳ صفحہ ۲۲۴ - مورخہ ۱۹ - آذر ۱۳۱۴ف ان علاقون مین عدالت و کوتوالی
سرکار انگلیشیہ کو اقتدارات دیدیے گئے - اسی ضمن مین مالگذاری کے طرف سے ۱۷ - آذر ۱۳۱۴ف کو
ایک گشتی شائع ہوئی جس مین حسب فرمان مصدرہ - ۹ - جمادی الثانی ۱۳۲۲ھ یہہ حکم دیا گیا کہ مواضعات
متعلقہ رزیڈنسی مین سرکار عالی اور دیگر جاگیرداروں وغیرہ کے جو علاقہ جات ہین اُن مین تعمیر و مرمت مکانات
وغیرہ کی منظوری دینے کا مجاز جاگیرداروں یا سرکار عالی کو نہ ہوگا - بلکہ ایسی منظوری کنٹنمنٹ کمیٹی سکندرآباد سے
دی جایا کرے گی - اب ہم رزیڈنسی چادرگھاٹ کے متعلق چند مختلف واقعات قلمبند کرتے ہین -

۲۴ ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ م ۱۷ جولائی ۱۸۵۷ء کو جمعہ کے روز چار بجے دن کے علاء الدین جو حافظ شجاع الدین کا
رشتہ دار تھا اور روہیلون کا سرغنہ طرہ باز خان - دونون باہم ملکر اور شہر بدعان اور اوباشون کی ایک
کثیر جماعت ساتھ لیکر رزیڈنسی پر حملہ آور ہوئے - انگریزی فوج نے توپون سے اس مجمع کو منتشر کر دیا
رات ہوجانے کی وجہ سے یہہ لوگ گرفتار نہ ہو سکے - ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۷۳ م ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء کو اکثر لوگ
جو مجروح ہو گئے تھے گرفتار کیے گئے - اور نواب سالار جنگ اعظم کی بارہ دری مین ان کو قید کیا گیا
علاء الدین منگل پلی مین گرفتار ہوا - اور ۲۶ ماہ مذکور کو کالے پانی بھیجدیا گیا - اور طرہ باز خان وغیرہ ۱۹
جمادی الثانی ۱۲۷۵ھ کو قتل کر دیے گئے -

انگریزی باؤٹا (جھنڈا)، رزیڈنسی حصار کے باہر یعنی رزیڈنسی ہاسپٹل کے روبرو نصب تھا - ۶ صفر ۱۲۸۳ کو

---

[1] بلارم مین بھی صاحب رزیڈنٹ کے قیام کے لیے ایک کوٹھی موجود ہے جسکو بلارم رزیڈنسی کہتے ہین -

حصارہ کے اندر نصب کیا گیا۔

جون ۱۹۰۴ء ۱۳۲۲ھ کو مسٹر ہیسٹن مجسٹریٹ رزیڈنسی کے حدود سے کسبیون کو خارج کردیا۔ ۲۴ اکتوبر ۱۸۶۵ء سے تنخواہ جوانان رزیڈنسی کا علاقہ کروڑگیری سے دیا جانا شروع ہوا۔ اسکے قبل بمعاوضہ زمینداری وتہہ بازاری حشمت گنج دیجایا کرتی۔

رزیڈنٹ گورنمنٹ انگلیشیہ کیطرف سے دیسی ریاستون مین رہتا ہی کہ اُسکی توسط سے مابین سرکارین رسل رسائل وغیرہ ہون۔

دولت آصفیہ مین ابتداءً رزیڈنٹ کا عہدہ نہین تھا۔ بلکہ کمپنی کے طرف سے سفیر مقرر ہوا کرتا تھا۔ یہہ لوگ ملکی امور مین دخل نہین دیا کرتے تھے۔ انکا کام یہہ تھا کہ کمپنی کے طرف سے جو کچھہ پیغامات والیان دولت آصفیہ کے نام وصول ہوا کرتے تھے اُنہین سناکر اور ان کے جواب لیکر بھیجدیا کرتے تھے۔

دولت آصفیہ اور سرکار کمپنی مین چونکہ غایت درجہ کا اتحاد تھا۔ اس لیے ان لوگون کو یہان سے خطابات بھی دئے جاتے تھے۔ اور یہہ لوگ اُن کو نہایت فخر سے قبول کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے پہل کپتان کناوی کو دلاور جنگ کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ اسکے بعد کرک پیاٹرک کو حشمت جنگ موتمن الملک افتخار الدولہ۔ اور راسل کو ثابت جنگ اور مٹکاف کو منتظم الدولہ کے خطابات عطا ہوئے۔

۱۶ اپریل ۱۷۷۹ء ۱۱۹۳ھ مین مسٹر ہالینڈ بطور سفیر سب سے پہلے مقرر ہوئے اور اُنہون نے گنٹور (جو سرکار نظام کے چھوٹے بھائی نواب صلابت جنگ کی جاگیر تھی۔ اور مدراس گورنمنٹ کے کفالت مین تھی) کو سرکار انگریزی کی کفالت مین کردینے کی کارروائی شروع کی لیکن نواب نظام علیخان بہادر نے مجوزہ انتظام منظور نہین کیا۔ اسکے بعد مسٹر ہالینڈ واپس ہوئے اور سنہ ۱۷۸۰ء ۱۱۹۵ھ سے ۱۷۸۴ء ۱۱۹۹ھ تک مسٹر گرینٹ رزیڈنٹ رہے۔ اور بعد انتقال نواب صلابت جنگ انہون نے بھی گنٹور کے معاملہ کو دوبارہ تازہ کیا۔

جیسے جیسے سرکار کمپنی کو ترقی ہوتی گئی ویسے ہی ویسے ان لوگون کے اثرات بھی بڑھتے گئے یہان تک کہ انہون نے امور سلطنت مین بھی دخل دینا شروع کیا۔

۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۴ء کو سرکار عالی سے بمصالح انتظامی حکم صادر ہوا کہ کوئی عہدہ دار سرکار عالی بدون اجازت مدار المہام سرکار عالی صاحب رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات نکرے۔

یکم رمضان ۱۳۲۶ھ م ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء کو رود موسی مین طغیانی ہوئی جسکی وجہ سے حدود رزیڈنسی مین بھی نقصان ہوا۔ جانب رود موسی دیوار سنگ بستہ شکست ہوگئی۔ اور برج بھی ٹوٹ کر بہہ گیا۔ تارگھر مین پانی بھر گیا۔ اور ڈاکخانہ جو اسی سے ملا ہوا تھا وہ بھی غرق ہوگیا تھا۔ اور اسطرف کی دیوار بھی جابجا سے شکست ہوگئی۔ اندرون احاطہ بھی عمارات کو نقصان پہونچا اور دفتر وغیرہ بھی خراب ہوگیا۔

تختہ ذیل مین مستقل و منصرم رزیڈنٹون کے نام اور آمد و رفت کی تاریخ وغیرہ صراحت کے ساتھ لکھدی گئی۔

تختہ آمد و رفت صاحبان رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد دکن ۱۷۷۹ء تا ۱۹۰۸ء۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	مسٹر ہالینڈ ؎۱	۱۶ اپریل سنہ ۱۷۷۹ء	-	۱۰	مسٹر ایچ۔ رسل۔ ؎۵۲	۷ اپریل سنہ ۱۸۱۱ء	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ء
۲	مسٹر جی گرانٹ۔	سنہ ۱۷۸۰ء	سنہ ۱۷۸۴ء	۱۱	مسٹر سی۔ ٹی میٹکاف ؎۵۳	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ اگسٹ سنہ ۱۸۲۵ء
۳	مسٹر آر۔ جانسن۔	فروری سنہ ۱۷۸۴ء	سنہ ۱۷۸۶ء		(بعد کو سر ہوئے)		
۴	کپتن کناوے ؎۵۴ (بعد کو سر ہوئے)	سنہ ۱۷۸۸ء	یکم اپریل سنہ ۱۷۹۴ء	۱۲	کپتن ایچ۔ ایس۔ بارٹ	۱۴ اگسٹ سنہ ۱۸۲۵ء	۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء
۵	میجر ڈبلیو کرک پیاٹرک	سنہ ۱۷۹۴ء	سنہ ۱۷۹۸ء		(منصرم)		
۶	جی۔ اے۔ کرک پیاٹرک ؎۵۴	سنہ ۱۷۹۸ء	سنہ ۱۸۰۵ء	۱۳	مسٹر ڈبلیو۔ بی۔ مارٹن	۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء	سنہ ۱۸۳۰ء
۷	مسٹر اے۔ رسل (منصرم)	یکم دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء	ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۵ء	۱۴	مسٹر اے۔ سی۔ ریون شا	۷ اگسٹ سنہ ۱۸۳۰ء	نومبر سنہ ۱۸۳۰ء
۸	کپتن ٹی۔ سیڈن ہیام	۳ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۸۱۰ء		(منصرم)		
۹	لفٹنٹ ٹی۔ رسل (منصرم)	۱۰ مئی سنہ ۱۸۱۰ء	مارچ سنہ ۱۸۱۱ء	۱۵	کرنل جے۔ اسٹوورٹ	۲۶ نومبر سنہ ۱۸۳۰ء	جنوری سنہ ۱۸۳۸ء

؎۱ آپ سب سے پہلے سفیر کی حیثیت سے آئے ؎۵۲ آپ کو دربار آصفیہ سے دلاور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔
؎۵۳ آپ کو حشمت جنگ مؤتمن الملک افتخار الدولہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ آپ کے عہد مین رزیڈنسی کا رنگ محل بنا۔ اور حشمت گنج آپ کے نام سے آباد ہوا۔ انکے زمانہ مین نظام کا وہ سفیر جو کلکتہ مین رہا کرتا تھا موقوف ہو کے رزیڈنسی ہی مرجع سلطنت بنگئی ؎۵۴ آپ کو ثابت جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا ؎۵۴ آپ کو منتظم الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۱۶	میجر - جی - کیمبرن منصرم	۱۲ جنوری ۱۸۳۸ء	مئی ۱۸۳۸ء
۱۷	برگیڈ یر ویب - جی - سی آی - منصرم -	۱۶ جون ۱۸۳۸ء	جولائی ۱۸۳۸ء
۱۸	میجر - جی ٹامکنس منصرم	۸ جولائی ۱۸۳۸ء	ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء
۱۹	کرنل - جی - ایس فریزر	یکم دسمبر ۱۸۳۸ء	۲۸ دسمبر ۱۸۵۲ء
۲۰	میجر سی - ڈیوڈسن منصرم	۱۱ دسمبر ۱۸۵۲ء	فروری ۱۸۵۳ء
۲۱	کرنل لو - سی - بی -	۸ فروری ۱۸۵۳ء	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء
۲۲	میجر سی - ڈیوڈسن منصرم	۵ ستمبر ۱۸۵۳ء	ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء
۲۳	مسٹر جی - ای - بشبی ۱؎	یکم دسمبر ۱۸۵۳ء	۳۰ دسمبر ۱۸۵۶ء
۲۴	کپتان - ای - آر تہارسٹ ہل منصرم	۳۱ دسمبر ۱۸۵۶ء	۱۸۵۷ء
۲۵	کرنل سی - ڈیوڈسن - ۲؎	۱۹ اپریل ۱۸۵۷ء	یکم اگست ۱۸۶۳ء
۲۶	میجر ای - آر - تہارسٹ ہل منصرم	۱۳ اگست ۱۸۶۲ء	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء
۲۷	سر جی - لو - یول - سی - بی کے سی - ایس - آئی -	۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء	۱۵ اپریل ۱۸۶۷ء
۲۸	سر رچرڈ ٹمپل - کے - سی ایس - آئی -	۱۴ اپریل ۱۸۶۷ء	۴ جنوری ۱۸۶۸ء
۲۹	مسٹر جے - جی - کارڈری منصرم	۵ جنوری ۱۸۶۸ء	ماہ مارچ ۱۸۶۸ء

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۳۰	انڈری بل اے ای - ابر ڈینس ۳؎ منصرم	۲۸ مارچ ۱۸۶۸ء	ماہ مئی ۱۸۶۸ء
۳۱	مسٹر جے - جی - کارڈری	۱۴ مئی ۱۸۶۸ء	جون ۱۸۶۸ء
۳۲	مسٹر سی - بی - سانڈرس	۱۰ جون ۱۸۶۸ء	جولائی ۱۸۷۲ء
۳۳	کرنل بی - ایس لمسڈن	۱۶ جولائی ۱۸۷۲ء	ماہ اکتوبر ۱۸۷۲ء
۳۴	مسٹر سی - بی - سانڈرس	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۲ء	دسمبر ۱۸۷۵ء
۳۵	کرنل سر رچرڈ میڈ کے سی ایس - آئی - سی - آئی - ای	۵ دسمبر ۱۸۷۵ء	۲۴ مارچ ۱۸۸۱ء
۳۶	مسٹر - ایس - سی - بیلی کے سی - ایس - آئی -	۲۴ مارچ ۱۸۸۱ء	۱۳ اپریل ۱۸۸۲ء
۳۷	میجر جی - ایچ ٹریور منصرم	یکم جون ۱۸۸۲ء	جولائی ۱۸۸۲ء
۳۸	مسٹر ڈبلیو بی - جونس سی ایس منصرم -	۳۰ جولائی ۱۸۸۲ء	ماہ اپریل ۱۸۸۳ء
۳۹	مسٹر جے جی - کارڈری منصرم	۲۱ اپریل ۱۸۸۳ء	ماہ اپریل ۱۸۸۴ء
۴۰	مسٹر اوسٹ جان - کے سی - ایس - آئی -	۱۰ اپریل ۱۸۸۴ء	ماہ اپریل ۱۸۸۶ء
۴۱	کرنل - آئی - سی - راس سی - ایس - آئی منصرم	۱۳ اپریل ۱۸۸۶ء	اکتوبر ۱۸۸۶ء

۱؎ اسی تاریخ کو رزیڈنسی الوال مین انتقال ہوا ۲؎ آپ کا بعارضہ مرض رزیڈنسی مین انتقال ہوا - ۳؎ ۱۱ مئی ۱۸۶۸ء مین آپ کا انتقال ہوا -

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۴۲	مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری	۱۴ اکتوبر ۱۸۸۶ء	نومبر ۱۸۸۷ء
۴۳	میجر ڈی۔ رابرٹس (مرحوم)	یکم نومبر ۱۸۸۷ء	مارچ ۱۸۸۸ء
۴۴	مسٹر اے۔ پی ہوول (مرحوم)	۱۴ مارچ ۱۸۸۸ء	۲ اگست ۱۸۸۹ء
۴۵	مسٹر ڈی فیٹز پیٹرک کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔	۲ اگست ۱۸۸۹ء	۱۱ نومبر ۱۸۹۱ء
۴۶	مسٹر جی۔ ای۔ سی۔ پچلی پلوڈن سی۔ ایس۔ آئی۔	۱۲ نومبر ۱۸۹۱ء	۲۶ سپٹمبر ۱۸۹۴ء
۴۷	کرنل سیکنزی (منصرم)	۶ سپٹمبر ۱۸۹۴ء	۱۴ اکتوبر ۱۸۹۵ء
۴۸	مسٹر جی۔ ای۔ سی پچلی پلوڈن۔	۱۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۔
۴۹	کرنل سیکنزی (منصرم)	۔	۲۰ مارچ ۱۸۹۸ء

نمبر	نام رزیڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۲	۳	۴
۵۰	مسٹر کراوفورڈ دکشنر برادرم (منصرم)	۲۱ مارچ ۱۸۹۸ء	یکم نومبر ۱۸۹۸ء
۵۱	مسٹر جی ٹی سی پچلی پلوڈن۔	۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء	۲۴ فروری ۱۹۰۰ء
۵۲	لفٹننٹ کرنل سر ڈیوڈ بار کے سی ایس۔ آئی۔	۲۴ فروری ۱۹۰۰ء	۲ مارچ ۱۹۰۵ء
۵۳	مسٹر آنریبل بیلی	۲۵ فروری ۱۹۰۵ء	۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء
۵۴	مسٹر اوڈوائر منصرم	۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء	۱۶ جون ۱۹۰۷ء
۵۵	مسٹر آنریبل بیلی۔	۱۶ جون ۱۹۰۷ء	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء
۵۶	مسٹر اوڈوائر منصرم۔	۱۳ مئی ۱۹۰۸ء	۹ نومبر ۱۹۰۸ء
۵۷	مسٹر آنریبل سر چارلس بیلی۔	۲۷ نومبر ۱۹۰۸ء	موجود

آمد و رفت شہزادگان یورپ۔ وایسرایان و کمانڈر ان چیفان ہند

فصل ۲

سیر و سیاحت یون تو ہر شخص کے لیے مفید ہے لیکن والیان ملک یا ان کے سفیرون یا قایم مقامون کی سیاحت پولیٹیکل غرض سے خالی نہین ہوتی۔ اور مناسب وقت پر وہ اپنے مطلب کی کوئی نہ کوئی بات نکال ہی لیتے ہین ہم ذیل مین شہزادون۔ وایسرائون اور کمانڈر انچیفون وغیرہ کی تشریف آوری کے مختصر حالات درج کرتے ہین

۱۴ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ (۱۸۶۲ء) کو جنرل ہیوروز کمانڈر انچیف ہند سکندر آباد تشریف لائے۔ مدارالمہام کے یہان ڈنر ہوا۔ اس موقع پر ان کا قیام چار پانچ روز سے زیادہ نہیں ہوا۔

۲۵ ؍ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء کو لاٹ صاحب موصوف دوبارہ بلدہ مین تشریف لائے حسب قاعدہ سلامی ہوئی۔ ۲۰ ؍ جمادی الثانی ۱۲۷۹ھ کو وہ پرایوٹ طور سے برار روانہ ہوئے۔

یکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ ۱۸۶۸ء کو صبح کے سات بجے سر کیالین کیا مبل لارڈ کلائیڈ کمانڈر انچیف نہایت تزک و احتشام کے ساتھ داخل رزیڈنسی ہوئے۔ سر سالار جنگ اعظم نے اپنی دیوڑہی مین ڈنر دیا۔ آہین شہر کے عمائدین اور امرا کے علاوہ افسران انگریزی بھی شریک تھے اسوقت سٹر کین اسقدر ہموار اور مصفا نہ تھیں اسلیے انہون نے مع انگریزی افسرون کے ہاتھیون پر سوار ہو کر مشہور مقامات کی سیر کی۔

۴ ؍ شوال ۱۲۸۶ھ ۱۸۷۰ء کو جنرل لابرٹ کرنیکس لارڈ بیرن نیپیر آف میکڈالا کمانڈر انچیف ہند بلدہ تشریف لائے اور رزیڈنسی مین قیام فرمایا۔ سلامی ہوئی۔ دعوت کھائی۔ اور ۹ ؍ ذیقعدہ الیسہ کو مدراس روانہ ہوئے۔

۱۱ ؍ ذیحجہ ۱۲۹۰ھ ۱۸۷۴ء کو لارڈ نیپیر میکڈالا بہادر کمانڈر انچیف بنگلور سے تشریف لائے حسب قاعدہ سلامی ہوئی اور ۱۷ ؍ ذیحجہ کو سرکار عالی کے جانب سے باغ عامہ مین دعوت دی گئی۔ دعوت مین ضرورت سے زیادہ تکلف تھا۔ باغ آراستہ کیا گیا تھا اور روشنی کا خاص طور سے انتظام تھا۔ لاٹ صاحب نے چندروز بلدہ مین قیام کیا۔

ماہ ذیحجہ ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۶ء مین ڈیوک آف سدرلینڈ بطور تفریح بلدہ میں تشریف لائے اور خاطر مدارات سے بہت خوش ہوئے۔ یہہ پرنس آف ویلز بہادر (موجودہ ملک معظم) کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے۔

۲۶ ؍ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء کو ڈیوک جان آف میکبر البورن تفریحاً بلدہ تشریف لائے۔ نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی نے تالاب میر عالم پر ایک پر تکلف دعوت دی۔

۴ ؍ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء کو مغرب کے پانچ بجے لارڈ رپن بہادر وایسرائے گورنر جنرل بذریعہ اسپشل تشریف فرمائے بلدہ ہوئے۔ انکی پیشوائی کے لیے گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے عمائدین اور امرا کے ساتھ اعلحضرت اسٹیشن تشریف لے گئے تھے۔ سلامی سر ہوئی اور جو کڑے مین بیٹھکر ایوال رزیڈنسی تشریف لے گئے جہان انہون نے قیام فرمایا اُن کے قیام کے زمانہ مین اعلحضرت

حضور پر نور کی حکمرانی کے رسومات ادا ہوئی تھین اسلیے شہر اور بھی آراستہ کیا گیا تھا۔ اور سڑکون پر
مصنوعی کمانین بنائی گئین تھین۔ ۷ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو دس بجے حضور پر نور کی تخت نشینی کے
رسومات ادا کرنے کے لیے لاٹ صاحب دربار مین تشریف لائے۔ اور بعد ادائی مراسم انہون نے
بندگان حضور کو گرج مع پیٹی، ۲ راس گھوڑے ایک دوربین ایک گھڑی وغیرہ اشیاء بطور ہدیہ دین
اور ایک ایک عدد گرج مع پیٹی نواب میر لائق علیخان بہادر سالار جنگ ثانی نواب سر خورشید جاہ بہادر
اور مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار کو مرحمت فرمائی۔ اسی روز اعلیحضرت حضور پر نور کی جانب سے ۸ بجے
شب کے لاٹ صاحب کی دعوت گل پیران کے مکان مین ہوئی۔ اس مین سرکار عظمت مدار اور
سرکار عالی دونون کے عمائدین اور رؤسا مدعو تھے۔ ڈنر کے بعد آتش بازی چھوڑی گئی اور
خلوت سے الوال تک گلاسون کی دو رویہ روشنی کی گئی۔ ۱۰ ماہ مذکور روز جمعہ کو وہ بذریعہ
اسپشل ٹرین کلکتہ روانہ ہوئے۔ روانگی بہ یوٹ تھی آپ سب سے پہلے ویسرائے تھے جو حیدرآباد مین تشریف لائے۔
۲۷ صفر ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء کو شام کے ۵ بجے لارڈ ڈفرن بہادر ویسرائے
و گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے حسب دستور اعلیحضرت مع عمائدین و امرائے سرکار مین
کے اسٹیشن پر تشریف لیجا کر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی۔ اور لاٹ صاحب قیام فرمانے کے لیے
رزیڈنسی بلدہ تشریف لے گئے۔ دوسرے روز ۸ بجے صبح کے اعلیحضرت حضور پر نور لاٹ صاحب کی
ملاقات کے لیے رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے لارڈ ممدوح بازدید کی غرض سے
بندگان والا کی دیوڑھی مین تشریف لائے۔ تہنیت محل مین دربار ہوا۔ دونون گورنمنٹون کے
امراء اور عمائدین اس موقع پر موجود تھے۔ عطر و پان تقسیم ہونے کے بعد دربار برخواست ہوا۔
شب کے ۸ بجے لاٹ صاحب موصوف کو مع اُن لوگون کے جو متذکرہ بالا دربار مین شریک تھے
دعوت دی گئی۔ اور گل پیران کے مکان مین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد لاٹ صاحب نے
ایک اسپیچ مین اعلیحضرت کے خاص اوصاف بیان کیے پھر آتش بازی چھوڑی گئی۔ اس
شب کو دعوت کے مقام سے رزیڈنسی تک سڑکون پر دو رویہ روشنی کی گئی تھی۔ اور جابجا

کمانین لگائی گئی تھین ۔ ۳۰ ۔ صفر کو ۱۱ بجے شب کے لاٹ صاحب حیدر آباد سے تشریف لے گئے آپ آنے والے ویسرائون مین دوسرے ویسرائے تھے ۔

۲۰ ۔ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ع کو ہز رائل ہائنس ڈیوک وڈچز آف کنیاٹ کمانڈر انچیف افواج احاطہ بمبئی مع اسٹاف بذریعہ اسپشل ٹرین بلدۂ تشریف لائے ۔ اعلحضرت بندگانعالی نے مع اپنی گورنمنٹ اور گورنمنٹ انگریزی کے عہدہ دارون کے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا ۔ سلامی سر ہوئی ۔ اور دی رائل ہائینس بشیر باغ مین ٹھرائے گئے حسب پروگرام دربار ڈنر اور دیگر مراسم ہوئے ۔ ڈنر کے روز تمام شہر آراستہ کیا گیا تھا ۔ اور خلوت سے بشیر باغ تک دونون جانب روشنی ہوئی تھی جس سے شہر بقعہ نور نظر آتا تھا ۔ ڈیوک وڈچز نے ہاتھیون پر سوار ہو کر بلدہ کی سیر کی ۲۳ ۔ ماہ مذکور کو رات کے وقت پرایوٹ طور سے دونون رخصت ہوئے ۔

۲۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ع کو ۱۰ بجے دن کے ہز رائیل ہائنیس پرنس البرٹ وکٹر بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے ۔ اعلحضرت قدر قدرت نے غیر معمولی طور پر انکی پیشوائی کی ۔ اس موقع پر تمام امرائے دربار اور افسران انگریزی موجود تھے ۔ پروگرام کے مطابق اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا ڈنر کے دن ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کا خاص انتظام تھا ۔ ہز رائیل ہائنیس ۳ روز مقیم رہ کر بلدہ سے تشریف لے گئے ۔

اوائل رجب ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۱ع کو جنرل رابرٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدر آباد تشریف لائے ۔ ایوان شاہی مین ملاقاتی دربار اور ڈنر ہوا ۔ ۴ ۔ ۵ روز بلدہ مین قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے ۔

۷ ۔ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ع کو لارڈ لینسڈون بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند غارہای الورا ۔ اور روضۂ خلد آباد کے ملاحظہ کے لیے ریاست مین تشریف لائے ۔ وہان سرکاری طور پر انکی پیشوائی نواب وقار الامرا بہادر اور نواب سلطان الملک بہادر نے کی ۔ سب چیزون کے ملاحظہ فرمانے کے بعد لاٹ صاحب پونہ تشریف لے گئے ۔ وہان سے اسی مہینے کی ۱۲ کو ۴ بجے دن کے مع اسٹاف اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے داخل بلدہ ہوئے ۔ بندگان خدا وندی

نے مع امرائے شہر و عمائدین سرکار ریلوے اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی اور لاٹ صاحب رزیڈنسی بلدہ میں ٹھہرائے گئے۔ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک شہر بقعہ نور بنایا گیا تھا۔ لاٹ صاحب نے یہان ۳ روز مقام فرمایا اور چوتھے روز روانہ ہوئے آنے والے وایسراؤن مین یہ تیسرے وایسرائے تھے۔

۵ ؍ رجب ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کو اسٹریا کے شہزادہ امپیریل رائل ہائنیس فرانس فرڈیننڈ آرچ ۱۰ بجے دن کو بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ مین داخل ہوئے۔ شہزادون کی طرح ان کی بھی سلامی ہوئی اور رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ حسب قاعدہ ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ دربار مین شہزادہ صاحب اعلیٰحضرت سے ملے۔ شہزادہ صاحب نے یہان چندہی روز قیام فرمایا۔

۲۰ ؍ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء کو ہزاکسلنسی لارڈ وین لاک گورنر مدراس یہان تشریف لائے۔ حسب دستور سلامی ادا ہوئی۔ اور قیام کے لیے رزیڈنسی بلدہ تجویز ہوئی۔ اعلیٰحضرت نے ملاقاتی دربار مین اُن سے ملاقات کی۔ اور ڈنر دیا۔ لاٹ صاحب بلدہ کے مشہور مقامات کی سیر فرما کر ۲۶ ؍ ماہ مذکور کو بلدہ سے مدراس تشریف لے گئے۔

۸ ؍ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۵ء کو شام کے ۵ بجے ہزاکسلنسی لارڈ الجن بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند غار ہائے الورا دیکھنے کے لیے اسٹیشن نانڈگاون سے گاڑی مین سوار ہوکر روضہ خلد آباد تشریف لے گئے۔ سرکار عالی کی جانب سے مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار (مدار المہام) اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر انتظام اور استقبال کے لیے وہان موجود تھے۔ ۱۹ ؍ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب نے معہ لیڈی صاحبہ کے غار ہائے الورا ملاخطہ فرمائے۔ اور ۲۰ ؍ تاریخ کو صبح کے ۸ بجے وہان سے قلعہ دولت آباد دیکھنے تشریف لے گئے۔ اور وہین سے مغرب کے قریب نانڈگاون کے اسٹیشن پر پہونچے کسی وجہ سے علاقہ انگریزی مین بعض مقامات پر تشریف لے گئے اور وہان سے ۲۵ ؍ جمادی الاول کو صبح کے ۸ بجے پونہ سے بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل شہر ہوئے اعلیٰحضرت حضور پر نور نے مع اپنی گورنمنٹ اور انگریزی گورنمنٹ کے عمائدین اور امراء کے اسٹیشن پر

لاٹ صاحب کو اسٹیشن پر "خوش آمدید" کہا۔ سلامی سر ہوئی اور وہ رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے
اسٹیٹ ڈنر اور دربار ہوا۔ ڈنر کے روز ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک دو رویہ روشنی کا
انتظام کیا گیا تھا۔ اُن کے آنے کی خوشی مین ۲۵ سے ۲۸ تک تمام دفاتر کو تعطیل دی گئی۔ ۲۹ کو شب کے
۱۰ بجے یہان سے بنگلور تشریف لے گئے۔ حیدر آباد آنیوالون مین یہ چوتھے ویسرائے تھے۔

اوایل رجب ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۹ء مین سر جارج اسٹورٹ وہائٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدر آباد تشریف
لائے۔ سلامی ہوئی۔ اور رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے۔ انہون نے سکندر آباد کا فوجی انتظام
بھی ملاحظہ فرمایا۔ غالباً آنے کی یہی وجہ ہو۔ ملاقاتی دربار مین اعلیٰحضرت سے ملے۔ اسٹیٹ ڈنر ہوا
اور ۳ روز کے بعد وہ حیدر آباد سے تشریف لے گئے۔

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۹ء کے میل مین اسٹریلیا کے کاونٹ ٹوران بلدہ مین تشریف فرما ہوئے۔ اُن کی
پیشوائی اور سلامی سرکاری طور پر ہوئی اور گرینگ کوٹھی مین ٹھہرائے گئے ملاقاتی دربار مین اعلیٰحضرت کا
شرف حضوری حاصل کیا۔ بعد ازین اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ کاونٹ موصوف ۳ روز تک حیدر آباد مین مقیم رہکر
بغرض شکار نرسم پیٹھ تشریف لے گئے اور چند روز شکار کھیل کر وہان سے واپس گئے۔

۲۶ رجب ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۱ء کو سر جارج ویل زلی احاطہ مدراس کے کمانڈر انچیف مع اسٹریلیا کے ایک اعلیٰ
عہدہ دار لارڈ و لیڈی جرزی حیدر آباد آئے ملاقاتی دربار مین شرف حضوری حاصل کیا۔ اسٹیٹ
ڈنر بھی ہوا۔ اور ۲۔۳ روز قیام کر کے واپس گئے۔

۱۸ ذیحجہ ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۲ء کو صبح کے ۸ بجے ہز اکسلنسی لارڈ و لیڈی کرزن بہادر گورنر جنرل ہند بجواڑہ لین سے
داخل حیدر آباد ہوئے۔ بندگانعالی نے مع عمائدین اور امرا و انگریزی عہدہ دارون کے
اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ اور رزیڈنسی مین ٹھہرایا۔ ملاقات و بازدید کے مراسم ادا ہوئے۔ ملاقاتی
دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر کے دن شہر مین ایوان شاہی سے رزیڈنسی تک روشنی کی گئی
اور اُسکی آراستگی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا گیا۔ جا بجا کمانین بنائی گئین تھین اور ان مین
بجلی کی روشنی کا انتظام ہوا تھا۔ چونکہ لاٹ صاحب ایران کے دربار اور وہان کی شان و

شوکت دیکھہ چکے تھے اور خود بھی نفاست پسند تھے اس لیے پہلے گورنرون کے خلاف ان کی
تشریف آوری کے موقع پر ہر طرح کا سامان کیا گیا تھا - ۲۱ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب مع اپنی
لیڈی صاحبہ کے شکار کی غرض سے بذریعہ اسپیشل ٹرین مانکوٹہ روانہ ہوئے - مختصر اسٹاف ان کی
ہمراہ تھا - شکارگاہ مین بھی خاص انتظام تھا وہان انہون نے خوب شکار کھیلا اور ۴ محرم ۱۳۲۲ھ کو
شام کے ۴ بجے داخل بلدہ ہوئے - داخلہ پرایوٹ تھا - ۵ ماہ مذکور کو انہون نے مع اپنی لیڈی صاحبہ
اور اسٹاف کے ایوان وزارت مین دوپہر سے پہلے لنگر کا نظارہ فرمایا - اس موقع پر بھی خاص طور پر انتظام تھا
لنگر ملاحظہ فرمانے کے بعد شب کے ۱ بجے پرایوٹ طور پر کوہ اجنٹا دیکھنے کے لیے روانہ ہوئے - حیدرآباد
آنیوالے وایسراؤن مین یہہ پانچوین وایسرائے تھے -

۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۴ء کو صبح کے ۸ بجے لارڈ کچنر بہادر کمانڈر انچیف افواج ہند بذریعہ اسپشل ٹرین
کلکتہ سے سکندرآباد تشریف لائے اور اُسیوقت فوج ملاحظہ کرنے کے بعد رزیڈنسی بلدہ مین مقیم ہوئے
گورنمنٹ نظام کیجانب سے انکا داخلہ پرایوٹ تھا - مہاراجہ مدارالمہام کے یہان انہین اسٹیٹ ڈنر دیا گیا
یہان انہون نے قلعہ گولکنڈہ دیکھا اور تشریف آوری کے تیسرے دن رات کیوقت پرائیوٹ طور سے
بذریعہ اسپیشل بلدہ سے جانب پونہ روانہ ہوئے -

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء کو شام کے ۴ بجے لارڈ ایمپتھل بہادر گورنر مدراس مع اپنی لیڈی صاحبہ
اور مختصر اسٹاف کے داخل بلدہ ہوئے مہاراجہ مدارالمہام اور افسران سرکارین نے اسٹیشن پر
استقبال کیا حسب دستور اسٹیشن سے رزیڈنسی تک سرکار عالی کی فوج سڑک کے دونون جانب
متعین کی گئی تھی چونکہ لارڈ کرزن بہادر کی عدم موجودگی مین وہ وایسرائے کی خدمت انجام دے چکے
تھے اسلیے غیر معمولی طور پر یہان انکا اعزاز کیا گیا - لاٹ صاحب رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرائے گئے - پروگرام
کے مطابق ملاقاتی دربار اور اسٹیٹ ڈنر ہوا - ۲۰ ماہ مذکور کی ڈاک گاڑی مین لاٹ صاحب مع لیڈی صاحبہ
اسٹیشن بیگم پیٹھہ سے جانب مدراس روانہ ہوئے -

۱۴ ذیحجہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۶ء کو صبح کے ۸ بجے ویر ہزرائیل ہائنیز شہزادہ و شہزادی ویلز بذریعہ اسپشل مدراس سے

حیدر آباد تشریف لائے۔ اعلیحضرت بندگانعالی مع امرائے دربار و افسران سرکار انگریزی کی اسٹیشن پر
بغرض استقبال تشریف فرما تھے۔ اسٹیشن سے اترنے کے وقت حضور پر نور نے نہایت ہی تپاک کے ساتھ
اپنے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا۔ شاہی حیثیت سے حضور پرنس آف ویلز کی پیشوائی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا
تھا۔ اعلیحضرت اور شہزادہ معظم ایک گاڑی مین بیٹھکر ایوان فلک نما تشریف لے گئے اور بندگان
حضور نے اپنے شاہی مہمان کو وہان فروکش کرایا حسب پروگرام بازدید وغیرہ کی رسومات ادا ہوئین
اور دوسرے روز صبح کو سکندر آباد مین فوجی داخلہ ہوا۔ چونکہ اعلیحضرت کی بڑی صاحبزادی حضرت
نظام النسا بیگم صاحبہ ۲ ماہ سے سخت علیل تھین اسلیے حضور انور کی صاحبزادی صاحبہ کی علالت بھی کاہش
جان تھی میدان پریڈ مین اطلاع ہوئی کہ انہون نے انتقال فرمایا اسلیے بندگان دالا فورا وہان سے
حویلی قدیم کو تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے شہزادی ویلز صاحبہ نے وکٹوریہ زنانہ ہسپتال
کا این باغ مین سنگ بنیاد رکھا مگر اس واقعہ جانگاہ کے باعث دربار اسٹیٹ ڈنر اور تمام مراسم ترک
کر دئے۔ معزز مہمان نے صاحبزادی صاحبہ کی تجہیز و تکفین مین اپنی جانب سے اسٹاف کے چند ہندو
اور مسلمان لوگون کو بھیجا خود تعزیت فرمائی اور شہزادی صاحبہ کو محل مبارک مین تعزیت کی غرض سے
روانہ کیا۔ ۱۶ ماہ مذکور کو شبکے ۱۱ بجے شاہزادہ صاحب اپنے مختصر اسٹاف کے ساتھ شکار کھیلنے کے
لیے بذریعہ اسپشیل ٹرین مانکوٹہ روانہ ہوئے۔ اور شہزادی صاحبہ ایوان فلک نما مین تقیم رہین مگر دھتے
اپنے زمانہ قیام مین اس نمایش گاہ کو کئی مرتبہ ملاحظہ فرمایا جو اعلیحضرت ..... کے جشن چہل سالہ کی خوشی
مین باغ عامہ کے اندر قایم کی گئی تھی۔ اس کے سوا شہر کے مشہور مقامات بھی دیکھے۔ ۲۱ ماہ مذکور کو
شبکے ۱۱ بجے بذریعہ اسپشیل ٹرین وہ واڑی جنکشن کیجانب روانہ ہوئین اور ۲۲ تاریخ کو صبح کے وقت
شہزادہ بہادر کے ہمراہ وہان سے بنارس روانہ ہوئین۔ شہزادہ بہادر کے اعزاز مین دفاتر سرکاری کو
۳ روز کی تعطیل دی گئی۔

۱۱ رمضان ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء کو سر ڈینزل اِبٹسن بہادر ممبر کونسل وایسرائے حال لفٹنٹ گورنر پنجاب
حیدر آباد تشریف لائے۔ اسٹیشن پر مہاراجہ مدار المہام۔ عمائدین سرکار عالی۔ اور سرکار عظمت مدار نے

استقبال کیا۔ اور انھین رزیڈنسی بلدہ مین ٹھہرایا۔ دوسرے روز ملاقاتی دربار اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ اور ممبر موصوف سے دربار مین اعلیحضرت سے ملاقات فرمائی اُن کے یہان تشریف لانے کی غرض یہہ تھی کہ ہز مجسٹی شاہ کابل کی تشریف آوری حیدرآباد کے متعلق بندگان حضور سے مشورہ کرین۔ ۲ روز مقیم رہکر تیسرے روز پنجاب روانہ ہوئے۔

۲۳۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء کو بمبئی میل سے پرنس انگز آف ہنس حیدرآباد تشریف لائے۔ سلامی کی ۲۱۔ توپین سر ہوئین اور ایوان فلک نما مین ٹھہرائے گئے۔ ۲۵۔ رمضان کو اعلیحضرت نے کل پیران کے مکان مین ڈنر دیا۔ اور اُسی روز صبح کو ملاقاتی دربار منعقد ہوا۔ ۲۔ شوال کو شہزادہ صاحب بلدہ سے تشریف لے گئے۔

یکم شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء صبح کے ۹ بجے نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو وائسرائے ہند اور لیڈی منٹو غارہائے ایلورا کو بغرض ملاحظہ تشریف لائے حسب معمول سرکار عالی کی طرف سے صوبہ دار صاحب صوبۂ اورنگ آباد نے دعوت وغیرہ ادا کی۔ اور بعد ملاحظہ یہان سے احمدنگر تشریف لے گئے۔ وہان سے ۴۔ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کو صبح کے ۹ بجے بلدہ مین تشریف لائے حسب معمول سلامی ہوئی اعلیحضرت اور عمائدین و عہدہ داران سرکار عالی و سرکار انگریزی پیشوائی کی غرض سے اسٹیشن پر تشریف لے گئے تھے۔ اور حسب پروگرام فلک نما پر ٹھہرائے گئے۔ ملاقات اور بازدید کے مراسم ادا ہوئے اور اُسی روز مغرب کے ۵۔ بجے دربار ہوا بعدازان خلاف پروگرام افسران فوج لیوی کی غرض سے بلارم تشریف لے گئے۔ دوسرے روز لیڈی منٹو نے صبح کے ۱۰ بجے زنانہ ہسپتال ملاحظہ فرمایا سہ پہر کو تالاب میر عالم اور گولکنڈہ کی سیر کی اور شب کے ۸ بجے کل پیران مین ڈنر ہوا بروز چہارشنبہ صبح کے ۹ بجے سکندرآباد مین فوج کا ریویو ملاحظہ فرمایا۔ اور دن کے ۱۰ بجے میجر جنرل سر جے اولف مرے کے۔ سی۔ آئی کے ساتھ بریکفاسٹ تناول فرمایا۔ اور دوپہر کو مہاراجہ مدار المہام کے یہان لنچ مین تشریف لائے اور سہ پہر مین امپریل سروس ٹروپس وغیرہ کی اسپورٹ فتح میدان مین ملاحظہ فرمایا۔ اور شب کے ۸ بجے رزیڈنسی مین ڈنر ہوا۔ بروز پنجشنبہ دن کے ۱۱ بجے اعلیحضرت سے

پرایوٹ طور پر ملاقات فرمائی - اور شام کے ۵ بجے رزیڈنسی مین گارڈن پارٹی ہوئی - بروز جمعہ سہ پہر کو ہز اکسلنسی نے معہ لیڈی منٹو سکندر آباد مین جدید سول ہسپتال کا سنگ بنیادی نصب کیا اور فلنسی نیر کا افتتاح فرمایا - بموجب پروگرام آج ہی شام کے ۵ بجے روانگی کی تاریخ مقرر تھی مگر کسی وجہ سے اُس روز تشریف نہ لیجا سکے ۹ شوال ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء بروز شنبہ شام کے ۶ بجے پرایوٹ طور پر جانب بجواڑہ تشریف لے گئے - حیدر آباد آنیوالون مین آپ چھٹو وایسرائے ہین -

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء روز پنجشنبہ کو ہز اکسلنسی لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند پرایوٹ طور پر بلدہ مین تشریف لائے حسب معمول، اتو ہین سلامی کی سر ہوئین اور رزیڈنسی بلدہ مین قیام کیا اُسی شب کو آپ کے آنر مین ڈنر ہوا - امرا و عہدہ داران سرکار عالی اور سکندر آباد وغیرہ موجود تھے اعلیحضرت بھی تشریف فرما ہوئے تھے - اور دوسرے روز سہ پہر کو طغیانی رود موسی کی برباد شدہ مقامات کا معہ صاحب رزیڈنٹ بہادر معائنہ کیا اور شب مین اعلیحضرت . . . کی طرف سے فلک نما ڈنر ہوا - جس مین امرا اور عہدہ داران سرکار عالی - و برٹش گورنمنٹ شریک تھے - ۲۴ ذیقعدہ روز شنبہ کو شب مین پرایوٹ طور پر بذریعہ اسپشل کلکتہ روانہ ہوئے -

عہد نامجات فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار وغیرہ

فصل ۳ صوبہ[۱] دکن کا تعلق شاہان مغلیہ کے زمانہ مین تخت دہلی سے تھا مگر یہان کے صوبہ دار اُن یورپین طاقتون سے جو ہندوستان مین آگئی تھین کبھی کبھی مدد حاصل کیا کرتے تھے یا خود انھین مدد دیتے تھے اس لیے ان مین اور اُن مین معاہدات ہوا کرتے تھے - نصف سترہوین صدی گذرنے کے بعد دیولی صاحب گورنر (علاقہ فرانس) کو سب سے پہلا واسطہ مظفر جنگ سے پڑا - اُنکا خیال تھا کہ اس ذریعہ سے فرانس کا اثر ہندوستان مین قایم ہو جائیگا - مگر انگریزی فرانسیسیون کے اس سازباز سے غافل نہ تھے - اُنہون نے مظفر جنگ کے مامون ناصر جنگ کو مدد دی اور

[۱] یہ مضامین عہد نامجات جلد پنجم مطبع منشی نولکشور لکھنو مطبوعہ ۱۸۶۹ء سے اخذ کیے گئے ہین - رشید الدین خانی

مظفرجنگ اپنے مامون کے ہاتھہ گرفتار ہوئے لیکن دوسری سال جب پٹھانون نے ناصرجنگ کو قتل کیا تو
مظفرجنگ آزاد ہوگئے اور فرانسیسیون کی مدد سے اس ملک کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ انہون نے
مسندنشین ہوتے ہی بشی صاحب کی سرکردگی قایم کی اور نواح پانڈیچری کا بہت سا علاقہ دیدیا اور
کریکال مچھلی پٹن وغیرہ بھی فرانس کے حوالہ کیا۔ مگر مظفرجنگ تھوڑے ہی دنون کے بعد فوج کی سرکشی کے
باعث قتل کیے گئے۔ فرانسیسیون نے آصف جاہ بہادر کے دوسرے فرزند صلابت جنگ کو دکن کا
صوبہ دار مقرر کرایا۔ انہون نے کئی مواضع اور سرکاران شمالی کے بعض اضلاع فوج کی بود و باش اور
تنخواہ کے لیے مقرر کیے مگر بہت جلد یہہ سب انگریزون کے ہاتھہ مین چلے گئے۔
صلابت جنگ کو اُن کے بہائی نواب نظام علیخان بہادر نے قید کیا اور کرناٹک کو اپنے ملک مین شامل کرلیا
مگر یہہ علاقہ بہت جلد انگریزون کے قبضہ مین چلا گیا۔ ساتہہ ہی اسکے انگریزون نے نظام عالیمقام سے
ضرورت کے وقت فوج سے مدد کرنیکا وعدہ کیا اور جب فوج کی ضرورت نہ ہو تو ایک لاکھہ روپیہ سالانہ
دینے کو کہا۔ مگر اُس زمانہ کی مصلحتون نے کسی کو اپنے عہد پر قایم رہنے نہ دیا کبھی صوبہ دار دکن حیدرعلی کے
ساتھہ ہوجاتے تھے اور کبھی انگریزون کے۔ آخر ۱۷۶۶ء مین جو عہدنامہ ہوا اُسمین گورنمنٹ انگریزی
اور نواب کرناٹک ایک جانب اور نظام ثانی دوسری جانب تھے جسکے روسے کرناٹک کے بالائی گھاٹ
کی دیوانی انگریزون کو ملی اور انہون نے فوجکی مدد کے علاوہ ۷ لاکھہ روپیہ سالانہ خراج دینے کا وعدہ
کیا۔ اس عہدنامہ کے روسے دو پلٹنین اور کچھہ توپین انگریزون نے بقیمت نظام کو دین۔ جب
حیدرعلی نے نظام کو دہمکایا تو اُنہون نے ۱۷۷۹ء مین انگریزون سے مدد مانگی۔ اسکے ساتہہ ہی
ضلع گنٹور مستاجری مین دیئے اور فوج فرانس کو اپنی ملک سے خارج کرنے کا وعدہ کیا۔ ۱۷۸۲ء مین
جب بصالت جنگ نے قضا کی تو گنٹور جو انگریزون کی مستاجری مین تھا نظام کے علاقہ مین
شامل ہوگیا۔ ۱۷۸۸ء مین ایک انگریز اس لیے حیدرآباد آیا کہ وہ ضلع مذکور کو واپس طلب کرے
اور جو خراج نظام کو دیا جاتا تھا اُس کے متعلق کہے ضلع گنٹور کے متعلق تو تصفیہ ہوگیا مگر خراج کی
بابت کوئی فیصلہ نہوا۔ اور میر ابوالقاسم میر عالم اس کام کے لیے کلکتہ روانہ ہوئے۔ اور ایک

عہد نامہ ہوا جس کی رو سے نظام نے جو کچھ وصول کیا تھا اُس کے علاوہ قریب [illegible] روپیہ انگریزی گورنمنٹ نے اُنہین دیا ٹیپو سلطان کے پہلے جنگ مین لارڈ کارنوالس نے بہت چاہا کہ نظام اُن کے ساتھ متفق ہون اور غنیمت مین معقول حصہ لین مگر یہہ امر طے نہوا سنہ ۱۷۹۵ء مین چوتھ کے متعلق نظام اور پیشوا مین کچھ ان بن ہو گئی اور نظام کو [illegible] لاکھ روپیہ کا علاقہ بابتہ ادائی تین کروڑ روپیہ پیشوا کو دینا پڑا مگر مادھوراؤ پیشوا کی وفات کے بعد چوتھ کا حصہ نظام کے علاقہ مین پھر شامل ہو گیا۔

اس جھگڑے مین انگریزون نے نظام کو مدد دینے سے انکار کیا تھا اس لیے وہ ناخوش ہو گئے اور انگریزی فوج کے بجائے فرانسیسی فوج رکھی لیکن پوری طور پر ابھی اس امر کا ظہور نہوا تھا کہ نظام انگریزی فوج رکھنے کے لیے مجبور ہوئے۔ اسکے سوائے انگریزون کو بھی ٹیپو سلطان کا خوف لگا ہوا تھا اس لیے انہون نے بھی نظام کو ملائے رکھنے کی کوشش کی۔ اور چھ پلٹنین کمک کے لیے بنائی گئین سنہ ۱۷۹۹ء مین فوج نظام ملکی فوج اور انگریزی فوج نے ٹیپو سلطان پر فتح پائی اور از روے عہد نامہ نمبر ۹ نظام کو میسور کا علاقہ دیا گیا اور جو علاقہ پیشوا کو دیا گیا انہون نے اُس کے لینے سے انکار کر دیا اس لیے اس کے دو ثلث اور نظام کو دئے گئے۔ اس سے مرہٹون کو رشک ہوا۔ مگر انگریز بھی اس سے بے خبر نہ تھے۔ انہون نے ملکی فوج مین دو پلٹنین پیادون کی اور ایک رجمنٹ سوارونکی اور بڑھائی اسکے خرچ کے لیے نظام نے قریب [illegible] کا علاقہ فوج کی درستی کے لیے انگریزون کو دیدیا۔ اس موقع پر ایک عہد نامہ کے ذریعہ سے انگریزون کو حق حاصل ہوا کہ وہ نظام اور دوسری ریاستون کے درمیان ثالث مقرر ہوئے اور دوسری ریاستون سے رسل رسائل کے اختیارات نظام کو تھے وہ سب جاتے رہے۔

نظام نے مرہٹون سے پہلی لڑائی کی انگریزی زخمی سپاہیون کو ضلع دولت آباد اور ضلع درور مین آنے سے انکار کیا تھا۔ اس سے ایک عہد نامہ سنہ ۱۸۰۰ء مین اور تیار ہوا۔ اسکے رو سے نظام کو عند الضرورت دوسرے کے قلعون مین فوج رکھنے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین جو عہد نامہ

ہوا اسکے روسے تجارت کی توسیع ہوئی اور اشیار درآمد پہ پانچ روپیہ سیکڑہ محصول قرار پایا اسکے ساتھہ ہی سب طرح کے محصول کالعدم ہوگئے۔ حیدرآباد سے غلہ بھی باہر جانے لگا اور اُس سے محصول اُٹھادیا گیا۔

نواب میر نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ بہادر اُن کی جگہہ مسند نشین ہوئے اور شہنشاہ دہلی سے اپنے لیے منظوری حاصل کی۔ اُن کے مسند نشین ہونے پر عہد نامہ جدید کی روسے پچھلے عہد نامون کی منظوری ہوئی۔ ایک اور عہد نامہ ہوا جو ۲۸ اپریل ۱۸۰۴ء کو ہوا اور نظام کو علاقہ جات دکن مہاراجہ سیندھیا بہادر اور والی ناگپور سے فتح مین ملے تھے حاصل کئے۔ ۱۸۰۸ء مین میر عالم وزیر حیدرآباد نے انتقال کیا بڑی ردوقدح کے بعد منیر الملک نامزد ہوئے مگر ریاستی اختیارات راجہ چندو لعل کے ہاتھہ مین رہی۔ انہون نے ایک فوج مرتب کی جس نے جنگ ہائے مرہٹہ اور پنڈارا مین بڑی مردانگی ظاہر کی پیشوا کی شکست کے بعد بموجب عہد نامہ جدید ان فوجی خدمات پر نظام کو بہت سا علاقہ ملا۔ اور پیشوا کی مال گذاری کا جس قدر بقایا تھا وہ انھین معاف کیا گیا اس عہد نامہ کی روسے حد بندی ہوئی

نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین وفات پائی۔ نواب ناصر الدولہ بہادر اُن کے جانشین ہوئے ان کے حکمرانی پر ایک عہد نامہ ہوا جسکے روسے پچھلے عہد نامے تسلیم کیے گئے راجہ چندو لعل کے انتظام سے ملک مین بدامنی پیدا ہوگئی تھی اس لیے ہر ضلع مین حفاظت کی غرض سے انگریزی افسر تعین ہوئے۔ مگر نواب ناصر الدولہ بہادر کے مسند نشین ہوتے ہی اُنہون نے اس انتظام کو بدل دیا۔ اور راجہ چندو لعل نے بھی ۱۶ ستمبر ۱۸۴۳ء کو وزارت سے استعفا دیا۔ راجہ صاحب کے زمانہ وزارت مین شمالی سرکار کے سالانہ ادائی سرکار انگریزی نے ایک کروڑ سات لاکھ روپیہ منظور کرلی۔ اب نواب ناصر الدولہ بہادر نے خود کام انجام دینا شروع کیا اور سراج الملک کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اور نواب شمس الامرا ایکے بعد دیگرے وزیر ہوئے لیکن ان دونون کے زمانہ مین خزانہ شاہی مین کچھہ بھی جمع نہ ہوا۔ اور کنٹنجنٹ فوج کی تنخواہ ماہ بماہ زیادہ

ہوتی گئی اس لیے کچھ علاقے مکفول کرنے پڑے سنہ ۱۸۵۳ء مین فوجی معاملات کے متعلق ایک فوجی عہدنامہ ہوا۔ اور فوج کی کفالت کے لیے اس ملک کے بعض اضلاع انگریزون کو سپرد کیے گئے۔ شرط یہہ ٹھیری کہ خرچ سے زاید جو آمدنی ہو وہ نظام کو دی جائے اور سالانہ حساب بھی پیش ہوتا رہے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر نے سنہ ۱۸۵۷ء مین قضا کی اور نواب افضل الدولہ بہادر اُن کے جانشین قرار پائے نواب صاحب کی مسند نشینی سے پہلے سالار جنگ اعظم سنہ ۱۸۵۳ء مین وزیر ریاست ہو چکے تھے۔ اُنہون نے ملک کے انتظام کو پہلے سے اچھا کر دیا تھا۔ اُنہون نے چاہا کہ انگریزون سے برار کا حساب لیا جائے۔ جو منظور ہوا۔ اور اسی سال ایک عہدنامہ ہوا اور ایک جدید عہدنامہ مورخہ ۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء کی رو سے کچھ علاقہ نظام نے انگریزون سے پایا اور کچھ اُنہین سپرد کیا۔ اسکے علاوہ نظام کو ۵۰ لاکھ روپیہ معاف کیا گیا۔ یہہ روپیہ گویا سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے فرو کرنے پر معاف ہوا تھا۔

نواب صاحب کے عہد معدلت مہد مین دو آخری عہدنامے ہوئے وہ عہدنامے نہین کہے جا سکتے بلکہ دونون سند کہلائے جا سکتے ہین۔ ایک مین تو نظام نے رزیڈنٹ کو انگریزون کے مقدمات کے انفصال کی منظوری دی ہی اور دوسرے مین دولت انگلشیہ کی جانب سے نظام سے اقرار کیا گیا ہی کہ آصفیہ خاندان کا جو شخص از روئے شرع محمدی مستحق ہو وہی والی ریاست قرار پائے۔

اعلیحضرت بندگانعالی میر محبوب علیخان آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک خلد اللہ ملکہ سنہ ۱۸۶۹ء مین مسند نشین ہوئے۔ آپکا عہد ہر طرح طمانیت بخش رہا۔ اس لیے کچھ زائد عہدنامے نہ ہوئے۔ بہرکیف ہم بندگان حضرت کے عہد کے بعض اور عہدہائے سابق کے مخصوص عہدنامون کا اقتباس یہان درج کرتے ہین جو خالی از دلچسپی نہین۔

عہدنامہ نظام سنہ ۱۷۵۹ء

درخواست کرنل فورڈ صاحب بحضور نواب صلابت جنگ بہادر

آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جانب سے چاہا گیا ہی کہ صوبہ دار دکن فرانسیسی فوج کو اپنے علاقہ سے نمبر ۱

نکال دین اور جس طرح فرانسیسیون کو عطائے علاقہ جات کی سند مرحمت فرمائی ہی اسیطرح انگریزون کو بھی دین - اسکے ساتھہ شہنشاہ دہلی کا فرمان بھی شامل ہی:-

نواب صلابت جنگ بہادر افواج فرانس کو اپنے علاقہ سے ۱۵ دن کے عرصہ مین دریائے گنگا سے عبور کرا کر نکال دین - یا پانڈےچری ہو بہجا دین یا حدود دکن سے باہر کر کے دریائے کرشنا روانہ کر دین - اور آیندہ اپنے ملک مین کسی وجہ سے نہ تو آباد ہونے دین اور نہ ملازم رکھین - اور نہ اُنکی مدد کرین - اور نہ نواب صاحب کسی حال مین دشمنان انگلشیہ کی مدد کرین اور نہ اُن کی حمایت اور حفاظت کرین اسی طرح کمپنی انگریزی بھی نواب صاحب کے دشمنون کی حمایت اور حفاظت نہ کرے گی

المرقوم رمضان م ۱۴ مئی ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ء

اس پر نواب صلابت جنگ بہادر نے مندرجۂ ذیل عبارت لکھی -

"مین قسم خدا - اُسکے رسول اور قرآن پاک کی کھاتا ہون کہ مین بخوشی درخواست مندرجہ کاغذ ہذا کو منظور کرتا ہون اور ہرگز اس سے سرمو فرق نکرون گا"

عطائے علاقہ جات کی سند مین جو فرمان شہنشاہ دہلی سے انگریزون کو دیا گیا یہ ہی -

خلاصہ فرمان شہنشاہ دہلی بنام سرکاران شمالی سنہ ۱۷۶۵ع

چونکہ صلابت جنگ صوبہ دار دکن نے سرکار سکاکول وغیرہ کمپنی فرانس کو دئے اور اس وجہ سے ماہدولت نے اُسکی منظوری بذریعۂ فرمان اور کسی ذریعہ سے نہین فرمائی تھی - لہذا انگریزی کمپنی نے فوج جرار بھیجکر فرانس کو وہان سے خارج کیا - حضور ماہدولت نے بہ نظر خیر خواہی انگریزی کمپنی کے صدر مقام کو بلا شرکت احدے عطا کیا ہی کسی طرح کی مزاحمت اُنکی نہ ہو - اور فرمان عالی کو حکم محکم خیال کر کے بلا تفاوت تعمیل کی جائے - المرقوم ۲۴ صفر سنہ ۶ جلوس م ۱۲ اگسٹ ۱۷۶۵ء -

اسکے ساتھہ ہی دو حکم نامے جاری ہوئے - پہلا فرمان خاص شہنشاہ دہلی کی دستخط سے شہزادہ میرزا محمد اکبر شاہ کے تھا کہ وہ اس فرمان کی تعمیل کرین اور دوسرا قاضی عنایت اللہ کی مہر اور تصدیق سے جاری ہوا کہ نقل مطابق اصل ہی اور اسکے رو سے انگریزی کمپنی زیر حکم اور شامل رسالہ شاہزادہ رہی -

عہد نامۂ نظام ۱۷۶۶ء

اسمین چودہ شرطون کے سوائے چند رقعے ہین جو آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر سپہ سالار اور نمبر ۲
انگریزی افسرون کے جانب سے آپس مین لکھے گئے۔ عہد نامہ کے فریق ثانی ایسٹ انڈیا
کمپنی کی جانب سے جان کالیسرو صاحب برگیڈیر جنرل تھے یہان اُنکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔
۱- فریقین وعدہ کرتے ہین کہ ایک دوسرے کی اعانت کرینگے۔ اور ایک فریق کے دوست یا دشمن کو
دوسرا اپنا دوست یا دشمن سمجھیگا۔ ۲- ایسٹ انڈیا کمپنی سرکاران سکاکول- ایلور- راجمندری مصطفی نگر اور
مرتضی نگر کے عوض مین فوج مستعد رکھے گی۔ ۳- اگر فوج کی ضرورت نہ ہوئی تو راجمندری- ایلور اور
مصطفی نگر کے عوض مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب صاحب کو دہ لک سالانہ اور سکاکول- اور مرتضی نگر کی
بابت دو لک روپیہ سالانہ دیگی۔ ۴- مرتضی نگر چونکہ بموجب عہد نامہ نواب صاحب نے اپنے بھائی کو
جاگیر مین عطا کیا ہے اسلیئے تاحصول رضامندی نواب صاحب یا تا حین حیات برادر نواب بسالت جنگ بہادر
ایسٹ انڈیا کمپنی اُس پر قبضہ نکرے گی۔ ۵- لیکن سرحد پر واقع ہونے کے باعث اگر نواب بسالت جنگ بہادر
یا اُن کے ملازمین کوئی فساد کرینگے تو کمپنی مرتضی نگر پر قبضہ کرلے گی۔ ۶- اگر فوج کا خرچ مقررہ تعداد سے
زیادہ ہوگا تو کمپنی نواب صاحب کو حساب سمجہا کر اُسے اپنے ذمہ لے گی۔ نواب صاحب از راہ عنایت
سکاکول- اور مرتضی نگر کا بقایا معاف فرماتے ہین۔ ۸- درصورت عدم ضرورت فوج کمپنی نواب صاحب کو
شرط سوم کا روپیہ ۳ قسطون مین ادا کریگی۔ ۹- موسم سرما مین انگریزی فوج کو مثل دوسری فوجون کے رخصت
دی جائے گی۔ ۱۰- نواب صاحب ضرورت کے وقت ۳ مہینے پہلے فوج کی تیاری اور تعداد کی اطلاع
دینگے اور فریقین ایک دوسرے کا راز افشا نہ کرینگے۔ ۱۱- کان الماس بدستور نواب صاحب کے
قبضہ مین رہیگی۔ ۱۲- قلعہ کنڈر اپلی مین نواب صاحب کی جانب سے بالکل انگریزی فوج رہیگی اور
قلعہ دار نواب صاحب کے طرف سے (خاص ہندوستانی یا مغل) ہوگا۔ ۱۳- حسب ضرورت نواب صاحب
اپنی فوج سے کمپنی کی مدد کیا کرینگے۔ ۱۴- فریقین شرائط مندرجہ بالا پر قایم رہینگے۔ مرقوم ۱۹ جمادی الاول
م ۱۲- نومبر سنہ ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء مقام حیدرآباد۔

خلاصہ سند مہری نواب میر نظام علیخان بہادر بابت پانچ سرکاران۔

راجمندری۔ ایلور۔ مصطفی نگر۔ سکاکول۔ اور مرتضی نگر متعلقہ صوبہ حیدرآباد باستثنای مصطفی نگر انگریزی کمپنی کو دوامًا انعام مین دے جاتے ہین مقدمان اور کاشتکاران کو لازم ہی کہ کمپنی کی اطاعت کیا کرین اور اوقات معینہ پر واجبی مالگزاری ادا کرتے رہین۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء

خلاصہ درخواست جو نواب عمدۃ الملک بہادر کے وکیل نے پیش کی۔

ایک فارغخطی بابتہ مبلغ ۵ لاکھ روپیہ کے خاص۔ حال۔ اور استقبال کے لیے عمدۃ الملک بہادر انکی اولاد اور ورثاء کو کرناٹک کے متعلق جو سرحد ملک ملتاڈ سے آخر سرحد ملک ملاوارتک واقع ہی مرحمت ہو۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء۔

خلاصہ فارغخطی مہری نواب میر نظام علی خان بہادر۔

بنام عمدۃ الملک سراج الدولہ فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ از سرحد ملک ملتاڈ تا کنارہ آخر ملک ملدوار۔ نیز بنام اولاد ورثار عمدۃ الملک۔ "عمدۃ الملک بہادر نے ہمارے دربار سے جنرل کلاڈ کی معرفت وفاداری کا اقرار کیا ہی۔ بالعوض مبلغ ۵ لاکھ روپیہ حسب درخواست یہہ فارغخطی عمدۃ الملک کو اور انکی ورثار اور اولاد کو عطا کی جاتی ہی"۔

خلاصہ ضمانت نامہ جو منجانب سراج الدولہ بہادر جنرل کلاڈ نے نواب نظام علیخان بہادر کو لکھدیا۔ "مین اقرار کرتا ہون کہ کوئی امر خلاف خیرخواہی نواب صاحب۔ دوستی اور اتفاق کے برعکس ہو۔ عمدۃ الملک بہادر سے سرزد نہ ہوگا۔ کمپنی اسکی ضامن ہوتی ہی"۔

ایضاً مین اقرار کرتا ہون کہ میرے مدراس پہونچنے کے ایک مہینے بعد نواب عمدۃ الملک بہادر نو لکھ حضور کے خرچ کے لیے دین گے۔ المرقوم ۱۱ جمادی الثانی م ۱۴ نومبر ۱۱۸۰ھ ۱۷۶۶ء مقام حیدرآباد۔

نمبر ۳ خلاصہ عہدنامہ اتفاق دوامی مابین نواب صاحب کرناٹک و صوبہ دار بہادر

یہہ عہدنامہ فورٹ سینٹ جارج مین ایسٹ انڈیا کمپنی نواب والاجاہ عمدۃ الملک فوجدار کرناٹک پائین گھاٹ آصف جاہ میر نظام علیخان بہادر صوبہ دار دکن کے درمیان آنریبل

چالس بورتیر صاحب پریسیڈنٹ و گورنر فورٹ سینٹ جارج و کونسل کی معرفت لکھا - اس مین
صوبہ دار دکن کیجانب سے نواب رکن الدولہ دیوان خیر یک عہدنامہ تھی شرائط مندرجہ ذیل ہین -
۱ - سکاکول - راجمندری مصطفی نگر - مرتضی نگر - اور کنداویر جو بطور انعام ایسٹ انڈیا کمپنی کو
دئے گئے تھے اب پھر دئے جاتے ہین - ۲ - مرتضی انگر حسب شرائط سابقہ تاحین حیات یا جب تک
نواب نظام الملک بہادر چاہین اُن کے بھائی امیر الامرا بسالت جنگ بہادر کے قبضہ مین رہیگا
۳ - قلعہ کنداپلی مین فوج بھی انگریزی رہیگی اور اُسکا افسر بھی انگریز ہوگا - ۴ - سرکاران سکاکول
راجہ مندری مصطفی نگر - اور ایلور کے زمیندار و کاشتکار حسب دستور انگریزی کمپنی کی اطاعت
کرینگے - ۵ - سرکاران کے معاوضہ مین جو روپیہ ادا کرنے کا اقرار ہوا ہی وہ حسب عہدنامہ سابق
بالاقساط نواب آصف جاہ کو دیا جائیگا - ۶ - کمپنی اور صوبہ دار دکن وقت ضرورت ایک دوسرے کی
مدد کرینگے - اور ضرورت پر کمپنی اُنھین ۲ پلٹنین اور ۶ توپین بشرط مہلت دیا کریگی - ۷ - حسب فرمان
شاہ عالم بادشاہ دہلی کرناٹک کی حکومت کلیتاً نواب والاجاہ اور اُن کے فرزند نواب معین الملک
اور ورثار کو نسلاً بعد نسل دیجاتی ہی - یہہ بھی قرار پایا کہ نواب آصف جاہ اور نواب والاجاہ سوائے
آپس کے کسی دوسرے سے خط و کتابت نکرینگے - یہہ خط و کتابت بھی پریسیڈنٹ و کونسل مدراس کی
معرفت ہوگی - کمپنی انگریزی بھی دکن مین سوائے اُن دونون کے کسی سے خط و کتابت نہ کریگی
۸ - نواب والاجاہ اور انکی نسل کے ساتھ نواب آصف جاہ مندرجۂ ذیل باتون کا خیال رکھین گے
اور عہدنامہ کی خاص شرط سمجھین گے -
۱ - سند آل تمغہ بابت کل ملک کرناٹک - ۲ - سند آل تمغہ بابت کل پرگنہ امن گندیلا مع گداگھن پور - ۳
۳ - سند آل تمغہ بابت کل مواضع کیتاسر او غیرہ - ۴ - سند آل تمغہ بابتہ قلعہ داری قلعہ کلور - ۵ - سند آل تمغہ
بابت کل موضع سوتی داب اور سند مکمل البور فارغخطی کل مطالبہ گذشتہ و حال و استقبال بابت کرناٹک وغیرہ
۹ - حیدر علی کو جو رتبہ پہلے صوبہ داران دکن سے حاصل تھا ساقط ہوگیا - اور بالائین گھاٹ جو پہلے
حیدر علی کے قبضہ مین تھا اب بغرض انصاف انگریزی کمپنی کے قبضہ مین دیا گیا - کمپنی ہر سال ۱۰ تی

دیوانی جب تک اسکے پاس دیوانی کی آمدنی رہیگی ۵ لک روپیہ سکہ ارکاٹ مع اخراجات دربار بہ قسط
مین ادا کریگی۔ ۱۰۔ نواب آصف جاہ کوشش کرینگے کہ چوتھ جو کرناٹک سے مرہٹون کو دی جاتی تھی اب کہان
اور کس طرح دی جائے۔ ۱۱۔ فریقین معاہدہ نے شرائط بخوشی منظور کیے۔

اس عہدنامہ پر مندرجہ ذیل اشخاص کے دستخط بحیثیت ضامن کیے گئے ہین۔ ۱۔ رکن الدولہ۔ خدا آگاہ ہے
کہ مین اپنی خوشی سے ضامن ہوتا ہون۔ ۲۔ رام چندر راؤ۔ مین قسم و نکاتش و بیل بہنڈار کی کھاتا ہون کہ
مین برضا و رغبت ضامن ہوتا ہون۔ ۳۔ بیر بہادر۔ مین قسم سکتا شاہ و بیل بہنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین
فی الحقیقت ضامن ہون۔ ۴۔ فندا اور رام۔ قسم و نکاتش اور بیل بہنڈرا کی کھاتا ہون کہ مین ونڈا اور رام
وکیل مہادیو راؤ پنڈت پردہان منجانب مہادیو راؤ برضا و رغبت ضامن ہوتا ہون۔ اسکے بعد کچھ
سندین اور فارغخطی ہین جنہین ہم یہان بطور خلاصہ درج کرتے ہین۔

سند مہری صوبہ۔ مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۸۱ھ م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء

مطابق فرمان شہنشاہ عالم بادشاہ غازی ایسٹ انڈیا کمپنی کو راجہ مندری۔ ایلور مصطفی نگر۔ مرتضی نگر اور
سکاکول کلیۃً مع حقوق قلعہ و جاگیر کندا پلی بطور دوامی انعام عطا ہوئے ہین۔ لہذا زمینداران۔ مقدمان و
کاشتکاران کمپنی مذکور کی اطاعت کرین۔

ایضاً دیوانی کرناٹک بالاگھاٹ جو حیدر علی کے قبضہ مین تھی مع تمام حقوق کمپنی کو عطا ہوئی ہے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ
کہ وہ ہمارے خزانہ مین ہر سال ۷ لک روپیہ مع حقوق دربار پیش کیا کریگی۔ لہذا زمینداران کمپنی مذکور کی
اطاعت کیا کرین۔ مرقوم ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۸۱ھ م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء

ایضاً بموجب فرمان والاحضرت شاہ عالم بادشاہ غازی ممالک کرناٹک پائین گھاٹ و بالاگھاٹ کنارہ دریائے
کرشنا سے بجانب میسور تا بحدود دمبئی مع ملک ملاوار مع قلعہ جات و جاگیر زمینداری و پٹہ داری متعلق
ممالک مذکور بطور آل تمغہ تمامہ بلا شرکت احدے عمدۃ الامرا حسین علیخان بہادر کو عطا ہوئے ہین۔ لہذا
جاگیرداران و زمینداران اطاعت کیا کرین۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۱۸۱ھ م ۱۲ مارچ ۱۷۶۸ء

نقل سند اکوپ جو نور الدولہ محمد انور خان بہادر کو دیا گیا تھا اُسکی نسبت بھی اس قسم کی ایک سند تاریخ

مذکور کو دربار آصفی سے جاری ہوئی - اس قسم کی ایک سند بطور آل تمغہ تاریخ مذکور کو حسین الملک محمد عبد اللہ خان بہادر کے نام سے دی گئی - اسمین پرگنہ امن کنڈلا متعلقہ سرکار جمبوره انھین دربار آصفی سے مرحمت ہوا ہی بموضع گنگا کھیڑ متعلقہ پرگنہ حویلی حیدر آباد وغیره سرکار محمد نگر صوبہ داری امیر الہند والا جاہ کو ان کے والد کے صرفہ کے متعلق عطا ہوا - اسکی بھی ایک سند دی گئی - اسکے ساتھ ہی امیر الہند والا جاہ کو ایک فارغخطی لکھدی کہ ان کے والد کے زمانہ سے تاریخ مذکور تک اُن سے کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا جائیگا -

قلعہ جن پوره ماتحت صوبہ حیدر آباد مع جاگیر متعلقہ کی سند اس شرط پر بطور آل تمغہ نصیر الملک بہادر کو دیا گیا - کہ وہ اُسکی نگرانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے اور فوج کی دلشکنی کا بھی خیال رکھینگے -

قلعہ کالور متعلقہ صوبہ دریا آباد کی قلعہ داری مدام الملک محمد منور خان بہادر کو دی گئی اسکی بھی سند عطا ہوئی -

یہہ عہدنامہ نواب امیر الامرا شجاع الملک میر محمد شریف خان بہادر - اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ۲۷ اپریل ۱۷۷۹ء کو ہوا - اسکا زیاده حصہ پچھلے عہدناموں سے ملتا ہوا ہی اور اسمین چہہ شرطین ہین سوائے پہلی شرط کے جو سرکار مرتضیٰ نگر کی سربندی کے متعلق ہی باقی تمام شرطون کا فوجی معاملات سے تعلق ہے - اس عہدنامہ کے رو سے قلعہ کنداویر مین انگریزی فوج کا زیر انگریزیا افسرون کے رہنا قرار پایا - یہہ عہدنامہ امیر الامرا شجاع الملک سید محمد شریف خان بسالت جنگ کی مہر سے فورٹ سینٹ جارج مین مرتب ہوا - نمبر ۴

ہم اسے عہدنامہ نہین لکھہ سکتے بلکہ سیف جنگ کے نام دربار حیدر آباد سے جو حکم دیا گیا تھا اُسکا خلاصہ ہے یہہ حکم ۱۵ ستمبر ۱۷۸۸ء کو دیا گیا - اسمین سوای اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ نواب سیف جنگ سرکار گنتور ملازمان کمپنی کے سپرد کرین - اور اسکی وصل باقی دیگر اپنا اور سرکاری اسباب لیکر دار الصدر کو روانہ ہون - نمبر ۵

یہہ بھی کوئی عہدنامہ نہین بلکہ اُس چٹھی کا خلاصہ ہی جو لارڈ کارنوالس گورنر جنرل نے نظام عالیمقام کے نام اُن کے خریطہ کے جواب مین لکھی تھی - اس خریطہ کو لیکر میر ابو القاسم میر عالم کلکتہ روانہ ہوئے تھے تاکہ گنتور کی خرچ کی متعلق جسکی مقدار ساٹھ لاکھ روپیہ تھی تصفیہ کرین - ہم اسکا خلاصہ درج کرتے ہین " میرا یہہ اراده مصمم ہی کہ ۱۷۶۸ء کے عہدنامہ کی پوری پابندی ہو اور ہمیشہ آپ کے ساتھ اتحاد قایم رہے ہم اپنے ملک اور قانون کے رواج کے مطابق کوئی جدید عہدنامہ نہین کرنا چاہتے - آپ اس تحریر کو ہی عہدنامہ نمبر ۶

تصور فرمائین - سرکار گنتور کے پیشکش کے متعلق ہمارا ارادہ ہی کہ بقایا واجبی پیش کرین اور آیندہ بھی پیش کرتے رہین "- اس چٹھی مین چہند فوجی معاملات کا ذکر ہی - مگر وہ ایسا اہم نہین کہ ہم یہان اُنکا ذکر کرین

نمبر ۷ یہہ عہدنامہ ۲۰ شوال م ۱۲۰۴ھ - ۴ جولائی سنہ ۱۷۹۰ع کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور نظام عالی مقام (سوائے مادہوراؤ نارائن پنڈت پردہان) سے ہوا کمپنی کی جانب سے کپتان جان کیناڈی کو ارل اف کارنوالس نے اختیارات عطا فرمائے تھے - اس عہدنامہ کی خاص غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کو دنیا سے نابود کردیا جائے - اس مین ۱۱ شرطین ہین - اور ہر ایک نتیجہ سے خالی نہین ہم اُنکا خلاصہ یہان درج کرتے ہین -

۱- اسمین پہلے عہدنامون کی تصدیق کی گئی ہی - ۲- ٹیپو سلطان کے عہدنامجات معاہدہ کے تینون فریقون کے ساتھ تھے - مگر وہ بے ایمانی کے ساتھ پیش آئے اس لیے تینون اُسکی قوت چھین لینے کی حتی المقدور کوشش کرینگے - ۳- نواب آصف جاہ بہادر اور پنڈت پردہان ٹیپو کے مقابلہ مین کمپنی کی امداد کرین گے - ۴- نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان حسب ضرورت کمپنی کو دس ہزار سوار بلا عذر دینگے - ان سوارونکی تنخواہ کمپنی بشرایط ضروری ادا کریگی - ۵- اگر دشمن ایک فریق پر غالب آجائے تو باقی ۲ فریق مغلوب کی مدد کرینگے - ۶- اگر کوئی مقام مجموعی فوج فتح کرے گی تو اُسکی تقسیم تینون مین مساوی ہوگی لیکن اگر صرف انگریزی فوج نے فتح کیا تو وہ کمپنی کی ملک ہوگی تقسیم مین اس امر کا لحاظ کیا جایگا کہ جو مقام جس شخص کی سرحد سے قریب ہوگا وہی اُسے ملے گا - ۷- اس شرایط مین اُن پولیگار اور زمیندارون کا ذکر ہی جو نواب نظام اور پنڈت پردہان کے ماتحت رہتے تھے - جن پر دونون کو اس شرط کی رو سے کامل اقتدار حاصل ہوا - ۸- ہر فریق کا وکیل دوسرے فریق کی فوج مین آسانی کی غرض سے رہی - ۹ اگر کسی فریق سے ٹیپو سازش کرنا چاہے تو اسکی اطلاع باقی فریقون کو بھی ہونا چاہیے - ۱۰- اگر ٹیپو بعد صلح کسی فریق پر حملہ کرے تو باقی فریق اُس کو سزا دین گے - ۱۱- یہہ شرط غیر ضروری ہی - اسمین عہدنامہ پر دستخط و مہر کا ذکر ہے - اسکے سوائے ایک عہدنامہ خاص نواب نظام سے اس تاریخ کو ہوا - اسکی غرض بھی فوجی تھی - اسمین ۶ شرطین ہین ہر شرط پر دستخط ہوئے - خلاصہ یہہ ہی -

۱- فوج بنگالہ کی چار پلٹنون سے چھہ پلٹنون تک مع ولایتی توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر کی کمان مین

نواب نظام کے پاس بہیجی جائے گی تنخواہ اسیقدر پائے گی جو کمپنی سے باقی ہی۔ ہر حال مین نواب
نظام کی اطاعت کریگی۔ مگر محاصرہ یا جنگ کے موقع پر باہمی مشورہ ضروری ہی۔ ۲۔ وا کٹور پہونچو
یا نواب نظام کی فوج مین شریک ہونے کے وقت سے فوج کی تنخواہ نواب صاحب کے ذمہ ہوگی
۳۔ تنخواہ ٹیپو کے حاصل شدہ ملک سے دیجائے گی۔ اگر ملک کے حاصل ہونے مین توقف ہو تو اُس
پیش کش سے منہا کیجائے گی جو کمپنی کے ذمہ بابتہ سنہ ۱۲ف ہی۔ زر پیش کش سے جو باقی رہیگا اُسے
نواب صاحب نقد ادا کرینگے۔ ۴۔ اگر فوج جنگ سے فارغ ہو۔ اور نواب نظام تصور کرین تو فوج
رخصت ہو جائے گی۔ ۵۔ خزانہ تینون فریق معاہدہ مین تقسیم ہوگا اور باقی مال نواب نظام کو ملیگا۔ ۶۔
نواب صاحب سوارون کا ایک دستہ فوج کے ہمراہ رکھینگے۔

چونکہ آئے دن دولت انگلشیہ کو ٹیپو سلطان کی جنگ اور لڑائیون کا کھٹکا لگا رہتا تھا اس لیے نمبر ۸
یہہ عہدنامہ منعقد ہوا۔ اصل یہہ کہ بقایا چوتھائی کی نسبت نواب نظام سے مرہٹون نے اپنا دعوی
پیش کیا۔ اور یہہ قرار دیا کہ زر باقی ادا نہونے کی صورت مین جنگ ہوگی۔ نظام نے گورنمنٹ انگریزی
سے مدد چاہی مگر اُدہر سے کچہہ تساہل ہوا۔ اور جنگ چہڑ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۳ کرور روپیہ کے مطالبہ مین
نظام کو ۳۵ لک روپیہ کا علاقہ علیحدہ کرنا پڑا لیکن مادہوراو پیشوا کی وفات کے بعد اُنہین ۳ ربع علاقہ
واپس ملا۔ نواب نظام نے انگریزون سے ناراض ہوکر فرانسیسی فوج مقرر کی۔ مگر نتیجہ ظاہر ہونے سے
قبل ہی دونون سرکارون مین دوستی قایم ہوگئی۔ کمپنی کے جانب سے رایٹ آنریبل ہوزنکٹن نے
کپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات عطا کیے تھے اسمین ۸ شرطین ہین۔ ہر شرط کا خلاصہ درج ہی۔
۱۔ اگر پیشوا اور نواب کوئی تبدیلی اور منظوری ظاہر نہ کرین تو سابق کے طریقون پر حسب ہدایت
لارڈ کارنوالس فوج مقرر ہوگی۔ ۲۔ حسب دستور کمپنی گورنمنٹ انگریزی کی فوج کی تبدیلی جب
اور جتنے مرتبہ چاہے کریگی مگر نواب صاحب کے مقررہ ہمراہیون مین کمی ظاہر نہ ہوگی۔ ۳۔ فوجکی
تنخواہ اور دیگر اخراجات مین ۲۴۱۷۱۰۰ روپیہ صرف ہوگا۔ اس کو نواب نظام چار قسطون مین ادا
کرینگے۔ اگر اسمین کمی واقع ہوئی تو اُس پیش کش مین سے مجرا ہوگی جو کمپنی سرکاران شمالی کی بابت نواب صاحب

کو دی ہے - ۴- ایک خاص چھاؤنی مین فوج رکھی جائیگی اور بڑے موقعون پر کل یا جزو فوج کام دیگی - اس وقت رسد رسانی کے لیے ایک کارندہ مقرر ہوگا جو کمانداروں کا مناسب لحاظ کریگا - ۵ - سوائے بڑے بڑے کامون کے جزوی امور مین فوج کام نہ دے گی - ۶ - انگریزی فوج کے پہونچنے پر فرانسیسی فوج علیحدہ کردی جائیگی - اور کوئی فرانسیسی یا یورپین ریاست مین بغیر اطلاع کمپنی نہ رہنے پائیگا - ۷ - فرانسیسی یا ہندوستانی سپاہی جنھون نے انگریزون کی نوکری چھوڑ کر فرانس والون کی نوکری کی ہوگی - رزیڈنٹ کے حوالہ کیے جائین گے - اسیطرح جس سپاہی نے نواب صاحب کی ملازمت ترک کی ہوگی وہ اُن کے حوالہ کیا جائیگا - ۸ - نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان مین اگر کسی معاملہ کے متعلق اختلاف ہو تو اُسکا فیصلہ انگریزی گورنمنٹ کریگی - ۹ - نواب آصف جاہ - پنڈت پردہان اور کمپنی کے درمیان جو عہدنامے اس سے پہلے ہوئے وہ بدستور تسلیم کیے جائنگے - اگر پنڈت پردہان نیا عہدنامہ کرینگے تو نواب نظام کو بلا تامل قبول کرنا ہوگا - ۱۰ - اس شرط مین عہدنامہ کے لینے کا ذکر ہے - مرقوم ۱۹ - ربیع الاول ۱۲۱۳ھ یکم ستمبر ۱۷۹۸ء بمقام حیدرآباد -

مندرجہ بالا عہدنامہ کمپنی - نواب نظام اور پنڈت پردہان کے درمیان ہوا تھا - اس تاریخ کو نواب نظام سے ایک تحریر علیحدہ لی گئی - اسمین وہی باتین ہین جو متذکرہ بالا عہدنامہ کی شرط ۶ مین دکھائی گئی ہین - فرانسیسی قیدیون کے متعلق یہہ قرار پایا کہ اُن کو بخرچ کمپنی انگلستان بھیجا جائے گا اور وہان سے انگریزی قیدیون کے عوض مین فرانس کے سپرد کیے جائینگے - کسی طرح کی تحریرات امور عظیمہ کے متعلق بلا استرضا فریقین نواب آصف جاہ یا کمپنی پنڈت پردہان یا اُن کے ماتحت نہ کرینگے

نمبر ۹ اس عہدنامہ کی غرض یہہ تھی کہ ٹیپو سلطان کے علاقہ جات کا انتظام کیا جائے - اور خرچہ جنگ کا معاوضہ ہر ایک فریق کو ملے - یہہ عہدنامہ نواب آصف جاہ بہادر - پنڈت پردہان بہادر پیشوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا - اس عہدنامہ مین اتحاد اتفاق کی بھی تحریک کی گئی ہے گو اس جنگ مین فوج انگریزی اور فوج نظام نے بہت بڑی کارگذاری دکھائی تھی لیکن پنڈت پردہان بہادر کی فوج بھی شریک جنگ رہی تھی - کمپنی کے جانب سے کپتان کرکپاٹرک اور لفٹنٹ

کرنل بیری کلوز کو ارل آف مورنگٹن سے اختیار کلی عطا کیے تھے اور نواب نظام الملک بہادر کیجانب سے نواب میر عالم فریق معاہدہ قرار پائے تھے۔ ہر شرط کا خلاصہ درج ہی۔

۱۔ اضلاع فہرست الف مع ابتدائی علاقہ گجرات انگریزی علاقہ مین شامل ہونگے کمپنی ٹیپو سلطان کے خاندان کی پرورش کو ۲ لاکھ سٹار پگوڈا سے کم نہ دیگی۔ قلعہ جات متصل و بالائے گجرات کمپنی کے قبضہ مین رہینگے۔ ۲۔ اضلاع مندرجہ فہرست ب نواب آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آئے ہین۔ نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی اضلاع مذکور معقول رقم پرورش میر قمر الدین خان بہادر اور اُن کے خاندان کی پرورش کے لیے دینگے۔ گویا اُس کے معاوضہ مین ضلع گرم کنڈہ کی جاگیر جسکی جمع ۲ لاکھ ہوتی ہی میر صاحب کو عطا کرینگے۔ اسکے سوائے دستہ فوج رکھنے کیلیے ایک جاگیر میر صاحب کو نواب صاحب اور بھی دینگے۔ ۳۔ قلعہ سرنگاپٹم مع جزیرہ۔ وقطعہ زمین ہمیشہ کمپنی کے زیر حکومت رہیگا۔ ۴۔ میسور مین ایک جدا حکومت کرشنا راجہ اوڈیار بہادر کے تحت مین قایم ہوگی۔ اور کچھہ ملک (جسکی تفصیل دی جائے گی) اُن کو ملے گا۔ ۵۔ اضلاع مندرجہ فہرست ث[۱] مہاراجہ میسور کو دئے جائین اور وہ ایک جدا ریاست قایم ہو۔ ۶۔ کمپنی کو اختیار ہوگا کہ ٹیپو سلطان کے خاندان کے ایک رکن کی وفات کے بعد اُس کی اولاد کے وظیفہ مین کچھہ کمی کرلے۔ ۷۔ اگرچہ پنڈت پردہان بہادر مصارف جنگ مین شریک نہین ہوئے ہین لیکن ان کو بھی ملک کا کچھہ حصہ دیا جاوے۔ مگر شرط یہہ ہی کہ وہ اس وقت اُس حصہ کے مستحق ہونگے جب شرایط عہدنامہ کو قبول کرینگے۔ ۸۔ اگر پنڈت پردہان شرایط کو قبول نکرینگے تو علاقہ کمپنی اور نواب نظام کے درمیان تقسیم ہوگا۔ ۹۔ مہاراجہ میسور کی عملداری مین اُن شرایط کے روسے جو اُن کے اور کمپنی کے درمیان قرار پائینگے ایک دستہ فوج کا رکھا جائیگا۔ ۱۰۔ اس شرط مین عہدنامہ کے لینے دینے کا ذکر ہی فقط۔ حیدرآباد۔ نواب نظام الملک بہادر نے ۱۳ جولائی ۱۷۹۹ء کو تصدیق کی۔

دستخط۔ جی۔ ای کرکپاٹرک۔ رزیڈنٹ۔	مہر نظام

[۱] اصل معاہدہ مین بھی ابجد کے خلاف ث ہی۔ حرف ت ہونا چاہیے تھا۔

حصہ نظام کو ملی

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
فیض حصہ کہال	[illegible]	۰	۰	۰	باقی ماندہ کونگور	[illegible]	۰	۰	۰
کونا کملا۔	[illegible]	۰	۰	۰	باقی ماندہ کشن خندکو ندی	[illegible]	۰	۰	۰
پمری۔	[illegible]	۰	۰	۰	کل اضلاع گرم کونڈا	[illegible]	۰	۰	۰
وید جر کردر۔	[illegible]	۱	۰	۰	جو سنہ ۱۷۹۲ء میں نہیں دیے گئے		۰	۰	۰
پرستی مزاج جیرو	[illegible]	۰	۰	۰	پین گنگا ہجہ داندر نگ پٹن	[illegible]	۰	۰	۰
یہیم راپا۔	[illegible]	۰	۰	۰	بربدرگ رو (جہہ تعلقہ)	[illegible]	۰	۰	۰
ستور	[illegible]	۰	۰	۰	کرنول پیشکش	[illegible]	۰	۰	۰
پیریولی سنی مونگ	[illegible]	۳	۰	۰	ایک تعلقہ چتپل درگ		۰	۰	۰
خیم پلی۔	[illegible]	۸	۰	۰	جبری ملا۔	[illegible]	۰	[illegible]	۱۰
ملکیرا کولو	[illegible]	۵	۰	۰	رقم مجرائی بابتہ جاگیر				
کورتی	[illegible]	۰	۰	۰	ذاتی قمر الدین خان		۰	[illegible]	۰
پرکی	[illegible]	۱	[illegible]	۱۰	و رشتہ داران				
یبنیا کوندا	۰	۰	[illegible]	۰	ہے۔				
مرگسرا	[illegible]	۰	[illegible]	۰					
ہندی تنانت پو	[illegible]	۰	۰	۰	باقی حصہ نظام		۰	[illegible]	۰

یہ بوجہ انکار پیشوا حسب عہدنامہ جداگانہ دو ثلث نواب نظام کو اور ایک ثلث کمپنی کو ملا۔

حصہ پیشوا

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہہ تعلقہ پرینبلے	[illegible]	۵	۰	۰	سونڈا بالا گھاٹ	[illegible]	۰	۰	۰

نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام دیہات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
ناکونڈی	[illegible]	.	. .	. .	میکندا -	[illegible]	۹ .	.	. .
دو تعلقہ از		.	. .	. .	ایک تعلقہ از بدلوز	.	. .	[illegible]	۳ .
خیل دروگ					ہری ہر	[illegible]	. .	.	. .
مولب کھیرا	[illegible]	۴ .	. .	. .	کل کنٹر یا گوٹا			[illegible]	۲ .

اس عہد نامہ کی شرط پنجم کی رو سے کرشنا راجہ کو (غیر متعلق تھا ترک کیا) علاقہ دیا گیا اور میسور کے نام سے ایک جداگانہ ریاست قرار پائی جو اسوقت ملک کی مہذب ترین ریاستون مین شمار ہوتی ہے -

نواب نظام بہادر سے اس عہد نامہ کے قبل کچھہ اور شرطین بھی ہوئی تھین مگر اُنکا خلاصہ اس عہد نامہ مین نظر آتا ہی اس لیے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین -

یہہ عہد نامہ نواب آصف بہادر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان کپتان کرکپاٹرک کی معرفت منعقد ہوا - اسکی غایت صرف یہہ تھی کہ عام اعانت اور حفاظت باہم کر لی جائے اور ایک دوسرے کے ملک مین دخل انداز نہ ہو - اور نہ اُسکے ماتحت اور رفقا سے کسی قسم کا تعلق رکھے - بلکہ دشمنون کے مقابلہ مین ایک دوسرے کی مدد کرے - شرایط کا خلاصہ یہہ ہے - نمبر ۱۰۱

۱ - دونون سرکارون کے اتفاق کے باعث پچھلے عہد نامے اس عہد نامہ کے خلاف منشا نہ ہونگے اور ایک کا دوست دوسرے کا دوست اور دشمن - دشمن ہوگا - ۲ - کسی حکومت یا ریاست کی مخالفت پر نظام اور کمپنی دونو ملکر اُسے سزا دین گے - کمپنی کسی ریاست کو بلا وجہ نظام کے ساتھہ دشمنی نہ کرنے دیگی ۳ - کمپنی نواب نظام کو ۸ ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار معہ اتو اپ اور دیگر گولہ اندازون کے دیگی - اسکے سواے اور بھی معمولی لشکر دیا جاسکیگا - یہہ فوج دواماً نواب نظام کے ملک مین رہیگی - ۴ - فوج کی تنخواہ نظام دینگے - ۵ - فوج متذکرہ بالا کے اخراجات کے لیے نواب آصف جاہ بہادر

دہ علاقہ جات جو سرنگاپٹم کے عہدنامہ ۱۸۔ مارچ ۱۷۹۲ء اور عہدنامہ میسور ۲۲ جون ۱۷۹۹ء
کی رو سے اُنھین ملے کمپنی کو دوام کے لیے دیتے ہین۔ ۶۔ حدبندی کے وقت رفع کرنے کے لیے
نواب نظام کمپنی کو کویل وگنبدرگڈہ کے بجائے ضلع اودنی مع تعلقات ملحقہ کے دینگے۔ ۷۔ جو علاقہ جات
شرایط ۵ کے رو سے کمپنی کو دے جائین گے وہ بالکل کمپنی کے قبضہ مین رہینگے۔ ۸۔ فوج کے اخراجات
کی بیشی کی حالت مین کمپنی نواب نظام سے کچھ نہ لے گی۔ اور نہ وہ علاقہ جات کی آمدنی کی بیشی کی
صورت مین کمپنی سے کچھ لین گے۔ ۹۔ علاقہ جات کی سپردگی فوراً عمل مین آئے گی اور نواب صاحب
اسکے متعلق احکام جاری کرینگے۔ ۱۰۔ اضلاع سپردشدہ کے تمام قلعہ جات نواب صاحب اُسی
حالت مین کمپنی کو دینگے جس حثیت سے وہ اُن کے قبضہ مین آئے۔ ۱۱۔ جبتک اہلکاران کمپنی اضلاع
پر قبضہ نہ کرینگے اُس وقت تک فوج کے اخراجات نواب صاحب اپنے خزانہ سے دینگے۔ ۱۲۔
بوقت جنگ حتی الامکان ایک دوسرے کی مدد کریگا۔ ۱۳۔ نواب نظام الملک جسقدر بنجارہ
لڑائی کے وقت جمع کرسکینگے اُسقدر جمع کر کے سرحدی مقامات پر غلہ جمع کرینگے۔ ۱۴۔ کمکی فوج کیلیے
جو چیز درکار ہوگی وہ محصول سے بری رہیگی۔ ۱۵۔ نواب صاحب بغیر اطلاع کمپنی کسی دوسری
طاقت سے رسل ورسائل نہ کرسکینگے۔ اور کمپنی بھی اُن کے متعلقین اور رعایا سے کچھ سروکار
نہ رکھیگی۔ ۱۶۔ اگر کوئی امرخلاف عہدنامہ نواب صاحب سے سرزد ہو تو اُنھین کمپنی کا فیصلہ
منظور کرنا ہوگا۔ ۱۷۔ اگر دونون مین سے کسی کے حدود مین کچھ فساد ہوگا تو ایک دوسرے کی
مدد کریگا۔ ۱۸۔ الیسٹ انڈیا کمپنی نواب آصف جاہ بہادر۔ پیشوا راو۔ پنڈت پردہان اور
راگھوجی بہونسلا مین چونکہ اتفاق ہے اگر آخرالذکر والیان الملک مین سے کوئی اس عہدنامہ سے
فائدہ اٹھانا چاہے تو فریقین معاہدہ فوراً اُن کے شرایط کو مناسب حثیت مین منظور کرینگے۔
۱۹۔ اگر مہاراجہ سیندہیا بتبہ ضمانت اس معاہدہ مین شریک ہونا چاہین گے تو اُنہین بھی شریک
معاہدہ شمار کیا جائیگا۔ ۲۰۔ اس شرط مین معاہدہ کے لینے اور دینے کے متعلق تحریر ہے۔

۲۲۔ جمادی الاول ۱۲۱۵ م ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۰۰ء مقام حیدرآباد۔

اُسی تاریخ ایک عہد نامہ آصف جاہ بہادر اور انگریزی کمپنی کے درمیان قرار پایا۔ اُسکا خلاصہ یہ ہے
۱۔ پیشوا راؤ پنڈت پردہان شرایط ذیل پر عہد نامہ ہذا سے مستفید ہونگے۔ الف۔ اُن پر مطالبہ آصف جاہ بہادر کا ہوگا اُسے قبول کرین۔ ب۔ پنڈت پردہان اور نواب صاحب کے درمیان چوتھہ کا جو دعوے تصفیہ طلب ہے یا آیندہ ہو اُسے انگریزی کمپنی فیصل کرے۔ اور جب تک وہ کمپنی کے فیصلہ کو قبول نہ کرین اس عہد نامہ سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ ج۔ راو صاحب اور کمپنی کے درمیان جو امور تصفیہ طلب ہین اُنکا اطمینان کمپنی کو دین۔ اگر پنڈت پردہان شرط ذیل کو منظور کرینگے تو کمپنی اور نواب نظام اُن کی واجبی حکومت ملک مرہٹان مین قایم کرادینگے۔ د۔ جس قدر فوج راو پنڈت پردہان کی حکومت دوبارہ قایم کرنے کے لیے درکار ہو وہ کمپنی سے لین۔ ۲۔ راگھوجی بھونسلا کے لیے یہہ شرطین ہوئین۔ الف۔ راگھوجی بھونسلا اور نواب نظام کے درمیان جو امور فیصلہ طلب ہون اُنکا فیصلہ انگریزی کمپنی کرے۔ اور وہ اُسے مانین۔ ب۔ کمپنی کو جن علاقہ جات کے تبادلہ کی ضرورت ہو اُن کو وہ بے چون وچرا کمپنی کے حوالہ کرین۔ ۳۔ اگر نواب آصف جاہ بہادر نے شرایط معاہدہ کی پوری پوری تعمیل کی تو اُن کو فتح شدہ ملک مین سے مساوی حصہ ملیگا مگر ابھی ملک کے فتح کرنے کی کوئی خواہش نہین۔

نواب نظام کو از روے عہد نامہ منعقدہ سرنگاپٹم مرقومہ ۱۸ مئی ۱۷۹۲ء اور عہد نامہ میسور مرقومہ ۲۲ جون ۱۷۹۹ء جو علاقہ ملا اور بعد کو ہمیشہ کے لیے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا اُسکی فہرست درج ذیل ہے

فہرست تعلقہ جات جو از روے عہد نامہ سرنگاپٹم کے ملے

نام دیہات	کنٹیر یا پگودا	.	.	.	نام دیہات	کنٹیر یا پگودا	.	.	.
سلہوت چھہ تعلقہ	[illegible]	۰۹	۱	-	مداؤر چھہ تعلقہ	[illegible]	۹	۰۲	-
چنورہ ”	[illegible]	۲۴	.	.	بدوبل تین ”	[illegible]	۰۱	۴	-
کملاپور چار تعلقہ	[illegible]	۱۳	۳	.	جمونل مرد سات ”	[illegible]	۷	۰۱	.

نام دیہات		کنٹیر پاگوڈا	٠	٠	٠	نام دیہات		کنٹیر پاگوڈا	٠	٠	٠
گم	سات تعلقہ	[illegible]	٠٢	١	٠	ورگودی	۳ تعلقہ	[illegible]	٥	٠	٠
گنگ گڈہی	تین "	[illegible]	٤	١		بلہاری دکرکور	۲ "	[illegible]	٠	٠	٠
جبت کنتا	ایک "	[illegible]	۹	٠	٠	فرلوتلاہ ویبلو	۱ "	[illegible]	٠	٠	٠
کدتور	"	[illegible]	٤	٠	٠	کوبال	۸ "	[illegible]	٠٣	١	٠
کویل کونتبا	"	[illegible]	۹	٠٣	٠	گنجندرگہن	۸ "	[illegible]	۹	٠	٠
اوپل پاہا	"	[illegible]	٠١	١	٠	کنگ کہری	۱ "	[illegible]	٠	٠	٠
نرساپورہ	"	[illegible]	٠٥	۳	٠	سنکاپٹن رویل ورا	۱ "	[illegible]	٠	٠	٠
لسپل	"	[illegible]	١١	٠	٠	ہنونت کند	"	[illegible]	٠	٠	٠
دوحتی پہروددوارم	"	[illegible]	٣	١	٠	لبسواہ پور	"	[illegible]			
پودتور	۲ "	[illegible]	٤	۲	۹	موکاہ	"	[illegible]	٠٦	۲	
چیتویل پالمتل مورہ	۸ "	[illegible]	٠٣	١	۹	کوکر	۵ "	[illegible]	٤	١	۹
موتیال پالو	۱ "	[illegible]	٠	٠	٠						
نسام	"	[illegible]	٠	٠	٠	میزان کل		[illegible]	٠٦	۲	٠
نیگم پلی ومونچین بلا	۲ "	[illegible]	٠٩	٠	٠						
اداک	۱ "	[illegible]	٠	٠	٠				٠		

فہرست تعلقات جو از روئے عہدنامہ میسور کے ملے ۔ گوتی (باقی ماندہ)۔

فیض حصار سے قلعہ و تعلقات		[illegible]	٥	٠	٠	باہری ۔		[illegible]	٠	٠	٠
گنڈندلا ۔		[illegible]	٠	٠	٠	واگرکرنور ۔		[illegible]	٠	٠	٠

نام دیہات	کنٹیڑ یا پگودا				نام دیہات	کنٹیڑ یا پگودا			
پرتی مرجیرو۔	[illegible]	.	.	.	گرم کنڈا۔	[illegible]			
بسیم راجہ۔	[illegible]	.	.	.	رتن گڑہی۔	[illegible]	.	٧	.
نستور۔	[illegible]	.	.	.	رک وروگ ۴ تعلقہ۔	[illegible]	.	.	.
بیالی متی مرہ۔	[illegible]	٣	.	.	کنول پیشکش	[illegible]	.	.	.
چرتم پلی۔	[illegible]	.	.	.	جنی بلا ایک تعلقہ	[illegible]	.	.	.
متی ہراہتور۔	[illegible]	.٩	.	.	امراپور لوماتی	[illegible]	.	.	.
گمہ ہتی۔	[illegible]	.	.	.	انینگو ندی	[illegible]	.	.	.
یرگھی۔	[illegible]	.	.	.	ہرپن کلے۔ چھ تعلقہ	[illegible]	.٥	.	.
پنکندا۔	[illegible]	.	.	.	ورنناپور ودیگر دیہات				
منگہ سرا۔	[illegible]	.	.	.	متفرقہ واقع ضلع	[illegible]	١	.	.
منڈی انت پور۔	[illegible]	.	.	.	چتل درگ۔				
کور کور (باقی ماندہ)	[illegible]	.	.	.	کل	[illegible]	.١٠	.	.
کنچن گوندی۔	[illegible]	.	.	.	میزان کل ہر دو فہرست	[illegible]	٥	٣	.

اضلاع شمالی دریائے تم بہدرا جو بموجب شرط ششم عہدنامہ نمبر ۱ انسلکہ نواب نظام کے پاس رہینگی بموجب تفصیل ذیل منہا ہونگے۔

نام دیہات	کنٹیڑ یا پگودا			نام دیہات	کنٹیڑ یا پگودا		
کوپل۔ متعلقہ	[illegible]	.٣	.	کنگ گڑہی۔ ا تعلقہ	[illegible]	.	.
کچروگڈہ۔ "	[illegible]	٩	.	دیہات متعلق انگوگوندی واقع شمال دریاے تم بہدرا۔	[illegible]	.	.

نام دیہات	کنٹیر یا پگودا			نام دیہات	کنٹیر یا پگودا		
دیہات ضلع گکل کوتا واقع	[illegible]	۰	۔	جو معہ دیگر علاقہ جات نواب			
شمال دریائے تم بہدرا۔				واقع جنوب تم بہدرا از روئے			
کل حصہ نظام	[illegible]	نصف	۰	شرط ششم عہد نامہ			
باقی حصہ آنریبل کمپنی	[illegible]	۴۰	۳	منسلکہ بالعوض علاقہ جات بالا			
ابہراد گرد علاقہ ادونی				حوالہ آنریبل کمپنی کے ہوئے۔	[illegible]	۱۲	۰

مہر و دستخط ہو کر بمقام حیدر آباد بتاریخ ۲۲ جمادی الاول م ۱۲۱۵ھ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ء کو باہم تقسیم ہوا۔
دستخط جی۔ ای۔ کرکپاترک رزیڈنٹ

تتمہ عہدنامہ نمبر ۱۰۔

اسکے روسے یہ قرار پایا کہ اثنائے جنگ مین فریقین کی فوجین دونون کے ملکون سے بلا روک ٹوک جایا کرینگی۔ اور ایک فریق کے ملازم ضرورت پر دوسرے کی مدد دہی مین ہمہ تن مصروف رہین گے اور رسد رسانی اور آرام دہی کی کوشش کرینگے۔

نمبر ۱۱ اس عہدنامہ کی غرض یہ تھی کہ اضلاع حیدر آباد اور اضلاع کمپنی مین تجارت کو ترقی ہو کپتان کرکپاٹرک انگریزونکی جانب سے باختیار مقرر کیے گئے تھے۔ نواب نظام الملک بہادر بطور خود فریق ثانی تھے اسمین بارہ شرطین تھین ہم ہر ایک شرط کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین۔

۱۔ کمپنی نواب صاحب کو مسلی پٹم مین کارخانہ تجارت قایم کرنے اور ایجنٹ رکھنے کی اجازت دیتی ہے ۲۔ نواب صاحب کے جہازون پر انھین کا جھنڈا نصب ہوگا اُن کی حفاظت انگریزی جہاز کرینگی اور ہندوستان کے تمام بندرگاہون مین وہ آزادی کے ساتھ آجاسکین گے۔ ۳۔ فریقین کے حدود مین وہ اشیا آسکین گی جو ہر ایک یہان پیدا ہوتی ہین یا جو شاہ انگلستان کے کسی ملک مین بنائی جاتی ہین۔ ۴۔ تمام محاصل راہداری موقوف ہونگے اور تاجرون پر سختی نہ کی جائیگی۔ ۵۔ حیدر آباد مین

واجبی طور پر فیصدی ۵ روپیہ تک اُن اشیاء پر محصول لگایا جاسکیگا جو نواب صاحب کے ملک مین آئین گی۔ ۶۔ نواب صاحب کے تاجرون کے ساتھہ بھی انگریز سختی نہ کرینگے۔ کوئی ناجائز محصول نہ لگائین گے اور اُن کی آمد و رفت مین آسانیان پیدا کرینگے۔ ۷۔ نواب صاحب کے تاجرون سے یا تو مسلی ٹہم مین محصول لیا جائیگا یا جہان انہین دینے مین آسانی ہو۔ محصول ایک مرتبہ سے زاید نہ لیا جائیگا ۸۔ فیصدی ۵ روپیہ کے حساب سے اہلکاران نواب صاحب اُن اشیاء پر محصول لینگے جو اُن کے ملک سے باہر لیجانے کے لیے خریدی گئی ہون۔ ۹۔ کمپنی کے کسی تاجر کو اختیار نہ ہوگا کہ وہ ملک نظام مین وہی شئے پھر فروخت کرے جو اُس نے وہان کی پیداوار یا تیار شدہ سے خرید کی ہو بغیر نواب صاحب کی اجازت کے غلہ باہر نہ جاسکیگا ضرورت پر فوراً دونون غلہ کی درآمد و برآمد کی اجازت دیدینگے ۱۰۔ تاجرون پر لازم ہوگا کہ وہ ایک مرتبہ محصول ضرور دین۔ ۱۱۔ یکم ماہ ستمبر ۱۸۰۲ء سے کوئی محصول سوائے محصول شرایط بالا کے نہ لیا جائیگا۔ ۱۲۔ اس شرط مین عہدنامہ کے لینے دینے اور صحت کے متعلق کچھ تحریر ہی۔

مہر نظام — دستخط جی۔ ای۔ کرکپاٹرک رزیڈنٹ ۸ ذالحجہ ۱۲۱۶ھ ۱۲ اپریل ۱۸۰۲ء مقام حیدرآباد

نمبر ۱۲ نواب نظام علیخان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین وفات پائی۔ اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ بہادر اُنکی جگہہ مسند نشین ہوئے۔ اُنھون نے اپنی منظوری شہنشاہ دہلی سے منگوائی تھی اسکے ساتھہ ہی کمپنی کے پچھلے عہدنامون کو بھی منظور کیا۔ اور دوستی کے استحکام کے متعلق کمپنی کو ایک اقرارنامہ ۱۷ اگسٹ ۱۸۰۳ء کو لکھدیا۔ اُسکی نقل کی چندان ضرورت نہین ہی۔

نمبر ۱۳ یہہ عہدنامہ تقسیم علاقہ کے متعلق قرار پایا۔ اسمین ۸ شرطین ہین بعض کا تعلق مہاراجہ سیندھیا صاحب صوبہ دار راجہ برار۔ مہاراجہ سیندھیا بہادر اور پنڈت پردھان بہادر سے بھی ہے۔ انگریزون کی جانب سے کپتان کرکپاٹرک کو عہدنامہ کے اختیارات دئے گئے تھے۔ ہر شرط کا خلاصہ یہہ ہی۔

۱۔ ضلع کٹک مع لنگرگاہ۔ ضلع بالاسور اور دیگر عطیات از روئے شرایط دوم عہدنامہ مہاراجہ سیندھیا صاحب صوبہ دار راجہ برار مقام دیوگاؤن منعقدہ ۱۷ دسمبر ۱۸۰۳ء ہمیشہ کے لیے کمپنی کے زیر اثر رہینگے۔ ۲۔ وہ علاقہ جات جن کا محصول مہاراجہ سیندھیا صاحب بشراکت نواب نظام تحصیل کرتے تھے

اور جو پہلے دریائے وردہا کی مغربی سمت سینا صاحب کے قبضہ مین تھے اور علاقہ جات واقع جنوبی کوہستان جن پر قلعہ جات نربلا اور گاول گڈہ واقع ہین نواب صاحب کے قبضہ مین ہمیشہ کے لیے رہینگے - وہ علاقہ جات مستثنی ہین جو سینا صاحب کو دیئے گئے - ۳ - تمام قلعہ جات و علاقہ جات اور حقوق مہاراجہ سیندہیا جو گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہین قلعہ جات علاقہ جات اور حقوق اس ملک کے جو بجانب شمال علاقہ راجہ جے پور - جودہ پور اور رانائے گوہد واقع ہین ہمیشہ کے لیے انگریزون کے قبضہ مین رہینگے - ۴ - قلعہ بروچ - سرجی - انجن گاؤن دواما کمپنی کے زیر اثر رہیگا - ۵ - قلعہ و لشکر احمد نگر مع جز و علاقہ متعلقہ کے ہمیشہ کے لیے مہاراجہ پیشوا کے اثر مین رہیگا - ۶ - تمام قلعہ جات سیندہیا جو کوہستان اجنٹہ کے جنوب مین واقع ہین مع قلعہ و جالنا پور و شہر و ضلع گندا پور و دیگر اضلاع واقع کوہستان و دریائے گوداوری دواما صوبہ دار دکن کے علاقہ مین رہینگے - ۷ - ان کے سوائے کمپنی کو جو علاقے کسی عہدنامہ کے روسے ملے ہین وہ بھی دواما اسی کے قبضہ مین رہینگے - ۸ - عہدناموں کا تبادلہ ہوا - ۱۸ - اپریل ۱۸۰۴ء م ۷ - محرم ۱۲۱۹ھ مقام حیدرآباد دکن -

نمبر ۱۴۱ اس عہدنامہ مین یہہ دکھایا گیا ہی کہ اُن علاقہ جات پر جو ناگپور اور ہلکر کے علاقون سے علیحدہ ہوئے یا پیشوا کے ملک کے قبضہ مین آنے کے بعد ملے - نظام کا کیا حق ہی اور کمپنی کا کیا - اس عہدنامہ مین چارلس مٹکاف صاحب با اختیار کئے گئے تھے - اس عہدنامہ کی ۱۱ شرطین ہین اُنکا خلاصہ یہہ ہے -

۱ - تمام پہلے عہدنامے جو عہدنامہ ہذا سے خلاف نہین اسکے روسے منظور ہونگے - ۲ - پیشوا کے جو دعوے نواب نظام پر چوتھ کے متعلق تھے وہ کالعدم مانے جائینگے - ۳ - سرحد کے علاقہ کو برابر کرنے کے لیے نواب نظام کچھہ علاقہ کا تبادلہ بھی کر سکینگے - ۴ - جو اضلاع پیشوا کے پاس تھے اور فہرست منسلکہ الف مین درج ہین - وہ دواما نظام کے پاس رہینگے - ۵ - جو اضلاع پہلے راجہ صاحب ناگپور کے پاس تھے اور جو فہرست ب منسلکہ عہدنامہ ہذا مین درج ہین مع قلعہ گاول گڈہ و نرنالہ و کوہستان جن پر وہ قلعہ واقع ہین دواما زیر حکم نواب صاحب رہین گے - ۶ - اضلاع ابروا ایلپور اجو پہلے مہاراجہ ہلکر کے قبضہ مین تھے اور جن کی آمدنی قریب [illegible] روپیہ

ہے دو اُمأز یر حکم نواب صاحب رہینگے - ۷- نواب صاحب اپنے تمام حقوق علاقہ جات واقع کنارہ مغربی دریائے سینا مندرجۂ فہرست ج کمپنی کو دیتے ہین - ضلع احمدنگر کے کل حقوق بھی کمپنی کو دیتے ہین - ۸- راجہ صاحب ناگپور کے زیر حکم دینے کے لیے نواب صاحب دریائے وردہا کے شرقی کنارہ کے علاقہ جات کے کل حقوق ہمیشہ کے لیے دیتے ہین - ۹- رقوم بابتہ چوتھہ (تخمیناً [illegible] روپیہ) جو آپادہسائی و تبور دہن کو دلائی گئی تھی اُس کے کل حقوق نواب صاحب کمپنی کو ہمیشہ کے لیے دیتے ہین - ۱۰- نواب نظام جن اضلاع سے پیشوا کو چوتھہ دیتے تھے یا اس قسم کے جو اضلاع اب اُن کے قبضہ مین آئے ہین اُن کی چوتھہ کو جاری اور قایم رکھینگے - ۱۱- نقول عہدنامجات کا تبادلہ مابین فریقین ہوا - ۱۲ دسمبر ۱۸۲۲ء م ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۸ھ بمقام حیدرآباد دکن -

فہرست الف
اس مین وہ اضلاع شامل ہین جو پہلے پیشوا کے قبضہ مین تھے اور بعد کو ازروئے شرط چہارم نواب نظام کو ملے -

ادمرتیر	رنتور	دیہات متفرقہ	گہال نندور
چل کام	[illegible] تعلقہ رمنبول سوایکی	شیولی پیر	دیہات متفرقہ
ویراپور سیوا ایج -	دہنسی سیوراج	ہرلوپر تعلقہ	جمع [illegible]

فہرست ب
تفصیل اضلاع جو سابق راجہ ناگپور کے تھے اور اب ازروئے شرط پنجم عہدنامہ منسلکہ نواب نظام کو ملے -

اکورل	یتہولی	منہائی بابتہ آمدنی موضع موں گام جو قبضہ سری دہر پنڈت اور جسونت رای	[illegible]
رگام	کلکال	رامچندر مین ہے اور بابتہ نصف موضع بلکہیر اجو قبضہ جسونت رای اور رام چندر مین ہے	[illegible]
ویس	کل جمع [illegible]	باقی کل	[illegible]

فہرست ث
تفصیل حقوق و علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقع بجانب کنارہ دریائے سیتیا و اندرون ضلع احمدنگر

جواب تمام ازروے شرط هفتم عہدنامہ منسلکہ آنریبل کمپنی کو دیدیے گئے ۔

بجانب مغرب دریای سیتا۔
واقعہ پرگنہ موہل سرکار پرینڈا
قصبہ وغیرہ
درول
کوردلی وغیرہ
رام ہگنا وغیرہ
پھول چرچولی ۔
واقعہ پرگنہ اسس سرکار احمدنگر
گورتی وغیرہ
واقعہ پرگنہ باندیا سرکار پیرگام
احمدنگر ۔ بیج گام ۔
سادرگام وغیرہ ۔ سرال وغیرہ
لوبی وغیرہ
واقعہ پرگنہ دانگی سرکار پرینڈا
سہواکندر ۔ کرشنا وغیرہ ۔ تنہورا
واقعہ پرگنہ مندروپ سرکار
شولاپور ۔ مندروپ وغیرہ ۔ میری وغیرہ
واقعہ پرگنہ نیم بہورنی سرکار ۔ پرینڈا
امرلا وغیرہ ۔ تہکام
درالی ۔ قصبہ نیم بہوررہے ۔
واقعہ پرگنہ جبار کوندا ۔

سرکار احمدنگر
پلے واری وغیرہ بسیت پہٹ
کرگت ۔ کوری کام
کندیرا ۔ گھات گام وغیرہ
واقعہ پرگنہ کنس ولیت
سرکار احمدنگر
قصبہ نندیج ۔ امباجل گام وغیرہ
ہرسولا ۔ سوگام وغیرہ
پرگام وغیرہ ۔ حمدگام وغیرہ
واقعہ پرگنہ بردول سرکار
وصوبہ بیجاپور
تانکلی وغیرہ ۔ خرد موضع مندرا
جمی سنی وغیرہ ۔ کودری کنور
چرچیرمن وغیرہ قم چوتھ ودیگر ابواب
جو پنہوا ایں کو دئی جاتے ہیں
واقعہ پرگنہ اوندر گام
سرکار پرینڈا ۔
میرا وغیرہ
واقعہ پرگنہ و سرکار پرینڈا
کوردو موضع م خالصہ

ادبلا ۔ بدلوتی موضع م دیگر
پنپاس
درمیان ضلع احمدنگر
واقعہ پرگنہ کمرداہ
اول گام ۔ کول گام
واقعہ پرگنہ جمکھیر
کرولا ۔ سونے کام
جمکھیر ۔ سونتانی متعلقہ قلعہ پرینڈا
لوانی ۔ ہیرہ گام
پتیل گام ۔
واقعہ طرف رنجن کام
انگورہ ۔ بہوسی
واقعہ تعلقہ کہیم
کہیم ۔ تمبوری
واقعہ تعلقہ احمدنگر
کوہرکام ۔ مندوی
مریدہرکام ۔ پرکام کولہوت
بلوانی ۔
واقعہ پرگنہ پیکیری

بہتم ری ۔ جکرود
واقعہ سرکار سنگم نیر
سہلی
واقعہ پرگنہ نواب
صلابت پور سلطان پور
برہانپور ۔ کرنبور
سسکن کام ۔ کنتا بھیل
چاندی ۔ نندولی
لوہور واری بست وار کونگ
ذہرکام ۔ دیولامی
سورگھان ۔ دنگری
بلی پوندری ۔ ماسوتی
نیم بکام ۔ نمیی
پردرامنگم ۔ بربکیر کام
بہتی ولے ۔ کہاندلے کہارے
کورتبت سنگوی امل نیر

کل اندرون ضلع احمدنگر و پرکنارہ مغربی دریاے سیتا ۵ للعہ للعہ ۳ ٭ر ۔ آدھ پائی

تفصیل علحدہ شدہ حقوق علاقہ جات مقبوضہ نواب نظام واقعہ کنارہ مشرقی اور دریائی وردہا جواب نواب نظام نے بفحوائے شرط ہشتم عہد مسلکہ واسطے منتقل ہونے بنام راجہ ناگپور علحدہ رکھے ہین ۔

واقعہ پرگنہ اردیس سرکار کوپل واقعہ پرگنہ اشٹی سرکار کوپل	دستخط جی سونٹن	فہرست د
واقعہ پرگنہ اشٹی سرکار کوپل کل مبلغ ۔۔۔	سکرٹری گورنمنٹ	

یہہ اشتہار مرہٹی مین ۱۱ فروردی ۱۸۱۸ء کو ایم الفنسٹن کمشنر کل نے پیشوا کے مفتوحہ علاقہ کے بندوبست کے متعلق دیا تھا ۔ خلاصہ اشتہار

باجی راؤ کے مسند نشین ہونے کے بعد اُسکا ملک نزاع اور سرکشی کے ہاتھون خراب ہونے لگا رعایا کی حفاظت کے لیے کوئی خوش انتظامی نہ تھی ۔ تھوڑے دنون مین باجی راؤ کا نشان بھی نہ رہیگا ۔ راجہ ستارا جو اُسکا قیدی تھا رہا کیا جائیگا ۔ اسکی پرورش اور شان شوکت کے لایق علاقہ دیا جائے گا ۔ اس لیے قلعہ ستارا پر قبضہ کیا گیا اور راجہ کے واسطے جھنڈا قایم ہوا ۔ اُسکی قوم کے اہلکار طلب ہوئے ہین تاکہ تمام دان انعام ۔ آراضی موروثی ۔ سالانہ تنخواہ اور مذہبی مقامات کی حفاظت ہو ۔ تمام مذہبی گروہ کی پاس داری رہیگی اور اُس کے رسوم وہان تک جاری رہینگے جہان تک درست اور قرین عقل معلوم ہونگے ۔ جو لوگ ملک کی تباہی کا خیال کرینگے وہ فوراً گرفتار ہوکر قتل کیے جائینگے ۔

نواب سکندر جاہ بہادر کی حکومت کے آخر سال ملک کے بہت بڑے حصہ مین راجہ چندو لعل کی نمبر ۱۵
بد انتظامی سے نقصان ہوا ۔ مالگزاری مستاجرون کے سپرد ہوئی جس سے ظلم شروع ہو گیا ۔ چندو لعل نے جو فوج انگریزی افسرون کی کمان مین ترتیب دی تھی وہ اکثر سرکشی فرو کرنے کے لیے جانے لگی ۔ اُسوقت راستے اسقدر خطرناک ہو رہے تھے کہ مسافر بغیر ہتیار بند سپاہیون کی ہمراہی کے نہ جا سکتے تھے ۔ اس بنیاد پر ہر ضلع مین انگریز افسر متعین ہوئے ۔ اگرچہ اُن کے انتظام سے

نوٹ ۔ ابجدی حروف مین قاعدہ کی روسے الف ۔ ب ۔ کے بعد ج ۔ آنا چاہیئے تھا مگر اصل عہد نامہ مین ث ہے لہذا مولف نے بھی بجنسہ لکھدیا ہے ۔

بد انتظامی رفع ہوگئی لیکن ملک پر قرضہ کا بار پڑ گیا۔ اسکے عوض مین سرکاران شمال کی تمام
پیش کش انگریزون نے ایک کرور [illegible] روپیہ پر خرید لی اور اسطرح دربار نظام کو
مشکلات سے نجات ملی۔ نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین وفات پائی اور اُن کے
فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جانشین ہوئے۔ ان کے ساتھ عہدنامہ ہوا۔ پچھلے عہدنامے نظامان
حیدرآباد سے ہوئے وہ برقرار رہین گے۔ گورنر جنرل منجانب کونسل اقرار کرتے ہین کہ افسران
انگریزی پابند اقرار ناموجات مذکورہ بالا کے رہین گے۔ دستخط ڈبلیو بنٹینگ۔

دستخط۔ ایچ۔ ٹی۔ پرنسپ سکرٹری مقام شملہ

نمبر ۱۶ تمادی ایام سے والیان ممالک اور ہمسایہ ریاستون مین تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ اور فوج کے
انتظام اور اخراجات مین تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اسکی آسانی کے لیے یہہ عہدنامہ مرتب ہوا۔
انگریزون کی جانب سے کرنل لو صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کو اختیارات دئے گئے تھے شرائط
عہدنامہ کا خلاصہ یہہ ہے۔

۱۔ پچھلے عہدنامے جو اسکے منافی نہون عہدنامہ ہذا کے رو سے منظور کیے گئے۔ اتفاق قایم
رہیگا۔ ۲۔ نواب صاحب کی اجازت کے بغیر (بخلاف سابق) ملکی فوج ۵ پلٹنین اور ایک
رجمنٹ سے زیادہ نہ رہیگی۔ باقی حسب ضرورت نواب صاحب طلب کر سکتے ہین یہ بھی قرار
پایا کہ کارہائے عظیمہ کے موقع پر فوج کام دیگی۔ اندرون ملک کے فتنے فرو کریگی مگر جزوی
کام انجام نہ دیگی۔ ۳۔ کمپنی کی جانب سے "کنٹنجنٹ فوج" کے بجائے "حیدرآباد کنٹنجنٹ" کے
نام سے فوج رہے گی۔ ۴۔ یہہ حیدرآباد کنٹنجنٹ قلمرو نظام سے باہر کمپنی کے ملک مین بھی کام
دیگی اور اگر ضرورت ہوئی تو فوج کے علاوہ کمپنی کی فوج بھی علاقہ نظام مین بھیجی جا سکے گی۔
۵۔ فوج ملکی مع فوج کنٹنجنٹ نواب صاحب کی طرف سے اسیطرح کام دیگی جس طرح گورنمنٹ
انگریزی مناسب خیال کرے۔ حیدرآباد کے قریب ایسی صورت پیش آنے پر ہر حالت مین
دو پلٹنین ضرور رہین۔ ۶۔ فوج کی ماہوار تنخواہ ۶ فیصدی سالانہ سود۔ بابتہ چوتھ اور تنخواہ

خاندان مہیبت رام وخاندان مرہٹہ جن کی رقم [illegible] سالانہ ہوتی ہی نواب نظام گورنمنٹ کے کارکن کو دیا کرینگے۔ اسکے عوض مین وہ اضلاع مندرجہ فہرست الف حوالہ سرکار انگریزی کرتے ہین - ۷ - سوائے فوج ملکی وکنٹنجنٹ کے گورنمنٹ انگریزی اور کوئی فوج نواب نظام سے طلب نہ کرے گی - ۸ - نواب نظام گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام کو عہدنامہ مصدقہ گورنمنٹ پہونچتے ہی اضلاع مندرجہ فہرست الف سپرد کردینگے - رزیڈنٹ حیدرآباد ہمیشہ نواب صاحب کو اُن اضلاع کے حسابات پیش کرتے رہینگے - ۹ - اس شرط مین عہدنامہ کی نقلین آپس مین تقسیم ہوئین - ۲۱ مئی م ۱۲ ماہ شعبان ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۳ء مقام حیدرآباد دکن -

فہرست الف

اسمین برار پائین گھاٹ کے اضلاع شامل ہین جو شمالی کوہستان - جنوبی کوہستان واقع اجنٹا - مشرقی مقام ڈون تک چلے گئے ہین جو مواضع اس فہرست مین درج نہ ہون وہ بھی بعد ازین اسی مین شمار کیے جائین گے -

انگولا -	[illegible]	بوکشی کہیر	[illegible]	پوسدا - +	[illegible]
حجول بالوگھاٹ	[illegible]	دہنیدی	[illegible]	رکالو (خرد) - +	[illegible]
ہندا	[illegible]	ممنبا	[illegible]	رکوتر -	[illegible]
بڑاگانو	[illegible]	بود نادابوکی	[illegible]	اورگانو -	[illegible]
نہوگانو	[illegible]	بونکی	[illegible]	جل گانو -	[illegible]
کرارہ بالوگھاٹ	[illegible]	دہمودی معروف دہموری	[illegible]	سرکہیرا -	[illegible]
پولد بالوگھاٹ	[illegible]	گولو	[illegible]	یادک معروف بادنہر محال	[illegible]
درگانو	[illegible]	بونبر +	[illegible]	کلم -	[illegible]
نرسی بالوگھاٹ	[illegible]	جلگا +	[illegible]	جلنب -	[illegible]
ماہور بالوگھاٹ	[illegible]	سیرالا	[illegible]	سناگانو	[illegible]

نرگانو	[illegible]	مل گھاٹ -	[illegible]	تکتال -	[illegible]
رلاگانو	[illegible]	دہول گھاٹ -	[illegible]	تنک پوری	[illegible]
بندر کورا -	[illegible]	برور -	[illegible]	راوجا	[illegible]
سون گانو	[illegible]	سورلے -	[illegible]	جنجوتا	[illegible]
موندگرم -	[illegible]	انجن گانو باری	[illegible]	کہیدبلورا -	[illegible]
جرور -	[illegible]	سربالامعروف تیرالا	[illegible]	شیونا -	[illegible]
کرند -	[illegible]	موسادی -	[illegible]	بنودا -	[illegible]
بھیل کہیڑا -	[illegible]	بکے -	[illegible]	بتہکولے	[illegible]
امراوتی -	[illegible]	اچپور -	[illegible]	پتہروت	[illegible]
پھسنوری شیخ بابو	[illegible]	کرنج گانو -	[illegible]	مال کہیرا -	[illegible]
برہنی کلی -	[illegible]	انجن گانوا	[illegible]	باس کہیر	[illegible]
بابن -	[illegible]	دہرور -	[illegible]	سورکانو تکلے	[illegible]
ہندگانو	[illegible]	اکولی - +	[illegible]	نیرپرسوبندت	[illegible]
پہنووا -	[illegible]	ہل گانو +	[illegible]	بندگانو قاضی	[illegible]
بنجر	[illegible]	بدنراکنکاہی -	[illegible]	دیوی کوٹ	[illegible]
پیبل کانو راجہ -	[illegible]	پنج کوار -	[illegible]	دہمن کو	[illegible]
بہیرابی بی -	[illegible]	سلود -	[illegible]	پرسولے	[illegible]
کولاپور -	[illegible]	بابومعروف پاپل -	[illegible]	منجکہیٹر	[illegible]
جموری -	[illegible]	پنج مہاگانو	[illegible]	امراوتی رانی	[illegible]
عورتے	[illegible]	رہتپور -	[illegible]	ہعدکہیر	[illegible]
پالا	[illegible]	تہلاگانون -	[illegible]	امن بر	[illegible]

سہریس گانو	[illegible]	اکوٹ	[illegible]	درسنگوی	[illegible]
داناپور	[illegible]	بالاپور	[illegible]	دریا	[illegible]
بنا	[illegible]	ہلکاپور	[illegible]	کرنجہ بی بی	[illegible]
کردلے	[illegible]	رنحور	[illegible]	کری دہنی	[illegible]
کورم	[illegible]	راجورا	[illegible]	کمرگانو	[illegible]
مرتضی پور	[illegible]	روہن کہیر	[illegible]		[illegible]
منگلور سر	[illegible]	جاندور	[illegible]	کل ضلع	[illegible]
کورزا	[illegible]	نندورا	[illegible]	منہا بابتہ جاگرات ذاتی	
منگلور وسنگیر	[illegible]	نندگانو	[illegible]	جنبیر + نشان بناہی	
قصبۂ کورم گہر وغیرہ	[illegible]	جی پور	[illegible]	[illegible]	
[illegible] ہیج وغیرہ	[illegible]	کوکلے	[illegible]	باقی -	[illegible]
اصل گانو	[illegible]	دیول گہاٹ	[illegible]	.	.

رقوم مذکورۂ بالا خارج از رقوم دیہہ صدر ورسوم دموکتا یومیہ وانعام ودیگرد ہرم آرتھہ وغیرہ سے ہے جواب تک قابضون کے قبضہ مین ہے اور رقوم صرف اُن دعویدارون کو دی جائے گی جو کوئی سند یا تحریر جسکو دربار نظام منظور کرے پیش کرینگے -

اضلاع جو صاحب رزیڈنٹ کے سپرد ہوئے ہین اُن کے حدود یہہ ہین - شمال جنوب اور مشرق مین دریائے کرتنا وتم بہدرا واقع ہے اور مغربی جانب علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی زیر اثر بمبئی پریسیڈنسی واقع ہی - کوئی تعلقہ یا موضع جسکا نام فہرست بالا مین درج نہین اور جو ان حدود کے درمیان واقع ہی بعد ازین شامل علاقہ ہو جائیگا -

پرگنہ دیوودرگ وغیرہ وتعلقہ کدپور وغیرہ	[illegible]	پرگنہ کویل وغیرہ	[illegible]

گدول پیشکش		پرگنہ مودگی ومودکل	[illegible]
پرگنہ حویلی رچور وغیرہ محلات	[illegible]	پرگنہ گنگاوتی	[illegible]
پرگنہ کانگھری وغیرہ وکوبروتہرانا	[illegible]	میزان	[illegible]

ان اضلاع مین کسی کا دعویٰ بابت جاگیر ذاتی جو اُن کے پاس تھی جائز متصور نہ ہوگا۔ جب تک کے اسناد پیش نہ ہون اور دربار نظام سے ثبوت نہ پہونچے۔ قاعدہ بالا حاوی رسوم مکتا ویومیہ وانعام ودیگر قسم خیرات کے بھی متصور ہوگا۔ اضلاع موقوعہ سرحد مغربی نواب جو ملحق کمپنی کے بمبئی کلکٹری۔ احمدنگر وشولاپور کے ہین۔

اول ۱۶ مواضع ضلع بیر واقعہ سرحد تعلقہ جام کہیڑ علاقہ آنریبل کمپنی

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
کاری گانو	[illegible]	درجر	[illegible]	جام	[illegible]
ہتولا	[illegible]	روپور	[illegible]	درنے	[illegible]
کہوٹی	[illegible]	گوتن	[illegible]	مدناپور	[illegible]
بہدکل	[illegible]	سیراپور وہوبالا	[illegible]	دودبے	[illegible]
ہورالا	[illegible]	تیلہا	[illegible]		
چندا	[illegible]	بادی	[illegible]	کل میزان	[illegible]

دوم تمام دیہات اضلاع ذیل۔

گاتی	بیراندا	بہوم	لاتور	تلجاپور	گنجوتی	افضل پور
مردی	وہارالیعہ	کلم	نل درگ	لوہارا	النّد	

اضلاع جو اندرون حدود شمالی و مشرقی منجرا و مغربی علاقہ کمپنی واقع کلکٹری احمدنگر و شولاپور متعلقہ احاطہ بمبئی و مغربی بہیما و مشرقی اُس خط استوا کے جو درمیان تہرنتور واقع منجرا و فضل پور واقع بہیما کے کہینچا جائے اُن کی جمع قریب ۸ لاکہہ روپیہ سالانہ کے ہے۔ اس مین سے جاگیرات ذاتی و یومیہ و رسوم و دیگر دہرم ارتہہ مستثنیٰ ہین۔ ان اضلاع مین کسی کا دعوی بابتہ جاگیر ذاتی کی جو اُس کے پاس ہو اُس وقت تک جائز متصور نہوگا جبتک کہ حقوق کے ساتھ صحیح سند جسکی صداقت دربار حیدرآباد سے ہو پیش نہ کرے۔

قاعدۂ بالا اوپر رسوم و مکتا و یومیہ و انعام و دیگر خیرات کے جاری ہوگا۔ تعلقہ جات مندرجہ ذیل متعلقہ صرف خاص و رئیسان مذکورہ ذیل کا انتظام مال اُن افسرون کے تعلق ہوگا جنہین گورنمنٹ حیدرآباد مامور کرے۔

بدنیر اکنکی	[illegible]	پتہروٹ	یک [illegible]	شنگلور بیر	[illegible]
ہیج گوہان	[illegible]	ملکہیرا	[illegible]	کورا	[illegible]
سلود	[illegible]	پلاس کہیڑا	[illegible]		
پاپو معروف پاپل	[illegible]	تعلقہ جات جاگیر		میزان کل	دو [illegible]
ہیج مہاگانو	[illegible]	سراج الملک بہادر		تعلقہ جات	
رنبہر پور	[illegible]	دہریا پور	[illegible]	دو آب متعلق	
چینچونا	[illegible]	سنا	[illegible]	صرف خاص۔	
کہیلہ یلورا	[illegible]	کرولے	[illegible]	مشکی و مدگل	[illegible]
سبونا	[illegible]	کورم	[illegible]		
نبودا	[illegible]	مرتضی پور	[illegible]	میزان	[illegible]
تنبہ کولی	[illegible]	نبگلور و سنگیر	[illegible]		

برار صرف خاص

تعلقات بجانب مغرب علاقہ نواب نظام متعلق کلکٹری احمدنگر و شولاپور۔

دیہات تعلقہ لوہارا۔ | دیہات تعلقہ گنجوٹی | دیہات تعلقہ الند | افضل پور تعلقہ نواب شمس الامرا صرف خاص

بالعوض کمی اصل آمدنی تخمینی اضلاع مغربی ہم سرحدی کلکٹری شولاپور و احمدنگر جو منتقل بنام انگریزی ہوئی اور نیز بالعوض کمی بعض صرف خاص دیہات واقع گھاٹی برار مندرجہ فہرست بالا و جاگیر بہوم متعلق راجہ ارجن بہادر حسب تفصیل ذیل۔

کمی تخمینی آمدنی نکاسی اضلاع مغربی	[illegible]	موم بہر	[illegible]	پرگنہ بہوم راجہ	[illegible]
صرف خاص بنام دیہات		پرگنہ بدنارا ابولجی	[illegible]	ارجن بہادر۔	
بندر کورا	[illegible]	سور کالو نکلے	[illegible]	میزان کل	[illegible]

نواب نظام نے سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد کے تعلقجات مذکورۂ ذیل واقع ضلع بالاگھاٹ برار کے کیے۔

پرگنہ بہکر	[illegible]	موضع ارسولی ودیگر	[illegible]	موضع کوار گانو	[illegible]
پرگنہ سندکھیر	[illegible]	دیہات پرگنہ کرور	.	موضع شولاپور پرگنہ	[illegible]
پرگنہ ہلکاپور رینگری	[illegible]	موضع جوہار	[illegible]	پتری۔	
پرگنہ سیولے۔	[illegible]	موضع سہ وغیرہ	[illegible]	دیہات پرگنہ کرار	[illegible]
پرگنہ لونہر	[illegible]	پرگنہ فتح کہلدا	[illegible]	دیہات تعلقہ کرار	[illegible]
پرگنہ وکمد	[illegible]	موضع کپتا	[illegible]	موضع چاندور پرگنہ	[illegible]
پرگنہ کپ توری	[illegible]	قصبہ ونار گانو	[illegible]	سرپور۔	
پرگنہ کرد متر گانو	[illegible]	سائر وغیرہ محالات بالا	[illegible]	موضع انتولی ودیگر	[illegible]
قصبہ شیوگانو	[illegible]	پرگنہ لبسم	[illegible]	دیہات پرگنہ چنپتور	.
موضع چکل تانا پرگنہ چرنالا	[illegible]	پرگنہ اوندا	[illegible]	پرگنہ کلم پوری	[illegible]
موضع دول گانو	[illegible]	پرگنہ سرپور	[illegible]	پرگنہ ادمر کھیر	[illegible]
پرگنہ لوہ گانو	.	موضع مونکلا	[illegible]	پرگنہ تما۔	[illegible]

پرگنہ مناتا	[illegible]	موضع دول گانو	[illegible]	پرگنہ ورسور دیہات	[illegible]
پرگنہ سوالا -	[illegible]	پرگنہ سندکہیر	.	موضع کنات	[illegible]
پرگنہ بچلاگانو	[illegible]	پرگنہ انسنکہ	[illegible]	کل	[illegible]
پرگنہ نندا پور	[illegible]	پرگنہ کیسور -	[illegible]		

فہرست پرگنہ جات و قصبہ جات و مواضع بالاگھاٹ برار بموجب اُن کے تخمینی آمدنی مندرجۂ فہرست الف عہدنامہ منعقدۂ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نظام مصدقہ تاریخ ۱۸ ماہ جون سنہ ۱۸۵۳ء جو نواب نظام کی حکومت خاص مین بموجب ہدایت مندرجۂ مراسلہ گورنمنٹ انگلشیہ نمبر ۴۰۹۴ - مرقومہ ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۳ء دئے گئے -

پرگنہ اوہرکہیر	[illegible]	موضع دہار	[illegible]	موضع چکلتانا	[illegible]
پرگنہ کلم پوری	[illegible]	موضع سہ وغیرہ	[illegible]	پرگنہ چرتانا -	.
پرگنہ نندا پور	[illegible]	قصبہ شیوگانو	[illegible]	مواضع ارسولی و	[illegible]
		پرگنہ کرار	[illegible]	دیگر مواضع پرگنہ کوروک	.
پرگنہ سوالا	[illegible]	مواضع پرگنہ کرار	[illegible]	مواضع مونگلا پرگنہ	[illegible]
پرگنہ اوندا	[illegible]	مواضع تعلقہ کرار	[illegible]	سرپور -	.
پرگنہ تمسا	[illegible]	موضع شولاپور	[illegible]	موضع چہندور	[illegible]
پرگنہ مناتا	[illegible]	پرگنہ پنتری		پرگنہ سرپور -	
پرگنہ محول	[illegible]	موضع کرارگانو	[illegible]		
پرگنہ جہاگانو	[illegible]	مواضع انتولی و دیگر	[illegible]	کل	[illegible]
پرگنہ بجلاگانو	[illegible]	مواضع پرگنہ چنتور	المرقوم ۲۲ ماہ نومبر م ۲۰ صفر ۱۸۵۳ء ۱۲۷۰ھ - مقام حیدرآباد دستخط سی ڈیوڈسن قایم مقام رزیڈنٹ -		

نمبر ۱۷ یہہ عہد نامہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ اور نواب افضل الدولہ بہادر کے درمیان ہوا ہز اکسلنسی چارلس جان ارل کیننگ گورنر جنرل ہند نے لفٹنٹ کرنل سی۔ ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدر آباد دربار نظام کو عہد نامہ کے اختیارات عطا فرمائے تھے ۔عہد نامہ کے شروط کا خلاصہ یہہ ہی ۔ ۱۔ جو عہد نامہ جات و اقرار نامجات اس عہد نامہ کے منشاء کے بالعکس نہین ہین وہ مستحکم ہوئے ۔ ۲۔ ویسرائے و گورنر جنرل ہند نواب نظام کو علاقہ شوراپور کے کل اختیارات و حکومت دیتے ہین ۔ ۳۔ نظام گورنمنٹ کے ذمہ گورنمنٹ انگریزی کا جو قرضہ تھا وہ معاف ہوا ۔ ۴۔ اضلاع سپرد شدہ حسب تفصیل مندرجہ عہد نامہ (۱۶) کل جمع خرچ نظام نے ترک کیا ۔ مگر بعد وضع اخراجات جو باقی رہیگا وہ گورنمنٹ انگریزی نظام کو دیگی ۔ ۵۔ تمام اضلاع عطا شدہ و بجور دو آب و سیبزدہ علاقہ جات جو سرحد مغربی علاقہ نواب نظام ملحقہ کلکٹری احمد نگر و شولاپور واقع ہین نواب نظام کو واپس ہوئے ۔ ۶۔ اضلاع برار جو عہد نامہ (۱۶) کی رو سے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد ہوئے ہین اُن کی ضمانت کے لیے بابتہ خرچہ فوج کنٹنجنٹ گورنمنٹ انگریزی جو تنخواہ آیا بیٹی و تنخواہ خاندان مہیپت رائے و بعض دیگر زر پنشن اپنے پاس رکھے گی ۔ ۷۔ تعلقہ جات صرف خاص و دیگر اضلاع مذکورہ شرط بالا بعد تصدیق عہد نامہ رزیڈنٹ حیدر آباد کے سپرد ہونگے ۔ ۸۔ وہ علاقہ جات جو بالائے دریائے گوداوری ۔ دو مین گنگا کے شمال واقع ہین نواب نظام گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین ۔ اُن کے نام یہہ ہین ۔ تعلقہ پر کاتلی ۔ تعلقہ بہدراچلم ۔ تعلقہ چرلا ۔ تعلقہ الباکا ۔ تعلقہ نوگور ۔ و تعلقہ سروچا ۔ ۹۔ دریائے گوداوری مین حدود سرکارین تک بلا مزاحمت جہاز رانی ہوا کریگی کیسی قسم کا محصول اور الواب فریقین تحصیل نہ کرینگے ۔ ۱۰۔ عہد نامہ کے نقول کا تبادلہ ہوا ۔ دستخط ۔ برٹ ڈیوڈسن ۔ رزیڈنٹ ۔ دستخط کیننگ ۔ مورخہ ۲۶ دسمبر م ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء مقام حیدر آباد دکن ۔

خلاصہ سند دربار نظام ۔

نمبر ۱۸ دربار نظام سے یہہ سند اس امر کے متعلق دی گئی کہ سوائے انگریز ملازمان ماتحتان ریاست کے اگر کسی ملکی اور یورپ زامین نزاع واقع ہوگی تو اسکے تصفیہ کے اختیارات رزیڈنٹ

حیدرآباد کو یعہ جسے وہ اختیارات عطا کرین - وہ اس سند کی رو سے مجرم کو سزا بھی دے سکین گے - مرقوم
۳۰ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ ۱۲ جولائی ۱۸۶۱ء

خلاصہ نقل سند عطیہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ بنام نواب نظام

نمبر ۱۹ ملکہ معظمہ کی خواہش ہی کہ ان راجگان و رئیسان ہند کی حکومت جو اسوقت حکمران ہین دوامی رہے
لہذا اطمینان رہی کہ درصورت موجود نہ ہونے وارث اصلی کے اُس شخص کو ریاست کی حکمرانی سپرد ہوگی
جو شرع محمدی کے رو سے جائز وارث ہو - یہ شرط اُس وقت تک قایم رہیگی جب تک حکمران ریاست
تاج شاہی کے ساتھ نمک حلال رہی - دستخط کیننگ ویسرائے و گورنر جنرل - ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء
مندرجہ بالا عہدناموں کے سوائے چند عہدنامے اور بھی ہوئے ہین جن کا تعلق پالٹیکس سے بالکل نہین
وہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ نظام کے جرایم پیشہ لوگون اور قیدیون سے تعلق رکھتے ہین - ان عہدنامونکی
زبان فارسی ہی اور نواب افضل الدولہ بہادر کے عہد مین ہوئے ہین لیکن وہ دستیاب نہ ہوسکے - اعلیحضرت
بندگان عالی کے زمانہ مین بہت کم عہدنامہ ہوئے ہین - جسقدر دستیاب ہوئے وہ لکھے جاتے ہین -

معاہدہ تحویل اسامیان

نمبر ۲۰ ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ کو عہدنامہ تحویل اسامیان فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار ہوا - اور
سابق کے عہدنامجات بحال و برقرار رہی -

معاہدہ تبادلہ خطوط

نمبر ۲۱ امپیریل گورنمنٹ اور اس گورنمنٹ کے پوسٹل ڈپارٹمنٹون مین باہمی مفصلہ ذیل تعلقات ہین
امپیریل گورنمنٹ کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ خاص مقامون پر سرکار عالی کے ملک مین پوسٹ آفس
کھولے - ۲۱ شہر اگست ۱۸۸۲ء کو سرکارین کے درمیان ایک معاہدہ تبادلہ خطوط و مراسلت کے
بابت ہوا جسکا خلاصہ یہ ہی - ۱ - مابین سرکارین خطوط کا تبادلہ ہوا کریگا - ۲ - جو مراسلات سرکار عالی کے
ملک سے عملداری سرکار ہند مین بھیجے جائینگے اُن پر محصول قبل روانگی حسب شرح جاریہ لیا جائیگا
۳ - خطوط مذکورۂ بالا کے نسبت ٹھیک سرکار عظمت مدار مین ایسی ہی کارروائی ہوگی گویا وہ خطوط سرکار موصوف

کے پوسٹ آفیس مین داخل ہوئے ہین اور سرکار عالی کے علاقہ مین اُن کا جو محصول آدا ہو چکا ہے
اُسکا لحاظ سرکار عظمت مدار مین نہ ہوگا۔ یہہ ٹکٹ چسپان خطوط سرکار عظمت مدار بلامطالبہ محصول کے
سرکار عالی کے ٹپہ خانہ مین دیدیئے جائینگے مگر بیرنگ خطوط کا محصول حسب ذیل سرکار عالی کے
علاقہ سے لیا جاویگا۔ الف۔ بیرنگ خطوط عملداری ہند سرکار عظمت مدار سے آگر آئینگے تو اُنکا
نصف محصول سرکار عالی کے جانب سے ادا کیا جاویگا۔ ب۔ اور جو خطوط بیرنگ دریاے
تشور کے اُس طرف سے آئینگے تو اُنکا پورا محصول سرکار عالی کو ادا کرنا پڑیگا۔ ۵۔ جو خطوط بیرنگ
یا ٹکٹ چسپان علاقہ سرکار عظمت مدار کے ٹپہ خانہ سرکار عالی سے تقسیم ہونگے اُن پر حسب دستور
ٹپہ سرکار عالی محصول لیا جاویگا۔ جو خطوط علاقہ سرکار عظمت مدار کے دریائے تشور کے اُس طرف سے
آوینگے اُن پر سرکار عالی سے کچھہ محصول نہ لیا جاویگا۔ ۶۔ لاوارث خطوط جس علاقہ کے ہون گے
اُسی علاقہ مین واپس کردئے جاوینگے اور ٹپہ خانہ سرکار عالی سے جن خطوط لاوارث کا محصول حسب
فقرہ (۴) دیا گیا ہو وہ واپس لیا جاویگا۔ ۷۔ جن مقام پر کہ دونون علاقہ کے ٹپہ خانہ موجود ہونگے تو خطوط
ٹکٹ چسپان بلا ترسیل چالان کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین دیدئے جائینگے۔ ۸۔ خطوط
محصول و رجسٹری و پارسل جو سرکار عظمت مدار سے سرکار عالی کے علاقہ مین آوینگے اُنکا لین دین صرف
صدر ٹپہ خانہ واقع حیدرآباد مین ہوگا۔ ۹۔ سرکارین مین سے اگر کسیکو اس انتظام مین رد و بدل
منظور ہو تو ایک سال کی نوٹس پر یہہ انتظام بند کردیا جاسکتا ہے۔

۱۵۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ م ۲۸۔ فبروری سنہ ۱۸۶۹ء کو رزیڈنٹ سانڈرس صاحب کے عہد مین اعلحضرت نمبر ۲۲
حضور پر نور میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی کی مسند نشینی کے بارہ مین نواب سالار جنگ اول کے
عہد مین برٹش گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا جسکا حال معلوم نہ ہو سکا۔

خلاصہ عہدنامہ ملک برار

یہہ عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے درمیان ہوا۔ ویسراے و گورنر جنرل نے نمبر ۲۳
کرنل سر ڈیوڈ بار رزیڈنٹ کو عہدنامہ کے اختیارات دئے تھے اور اعلحضرت نے مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و مدار المہام کو با اختیار کیا تھا۔ اس مین صرف دو شرطین ہین۔

۱۔ ہز ہائنس نظام کے اضلاع امانی پر جن کی فرمانروائی کا دوبارہ اقرار کیا جاتا ہی دائمی طور پر ان اضلاع کا اجارہ دیتے ہین جن کے معاوضہ مین برٹش گورنمنٹ اُن کو ہمیشہ کے لیے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی معین رقم دیتی رہیگی۔ ۲۔ برٹش گورنمنٹ اضلاع امانی پر پورے عدالتی اختیارات اور کامل اقتدارات رکھنے کے ساتھ اس بات کی مجاز ہوگی۔ کہ حسب دلخواہ انتظام کرے۔ نیز اُسے یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ حیدر آباد کنٹنجنٹ فوج کو جسطرح چاہے ترتیب دے۔ اور جسطرح چاہے اُنپر حکومت کرے اور کم کرے۔ شرح دستخط ڈبلیو۔ کی۔ بار۔ شرح دستخط کشن پرشاد (مدار المہام) ۵۔ نومبر ۴ شعبان ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء مقام رزیڈنسی حیدر آباد۔

ملک برار

فصل ۴ ۱۷۹۹ء ۱۲۱۴ھ مین جب سرنگ پٹن فتح ہوا اور ملک میسور کی تقسیم ہوئی اُسوقت سرکار عظمت مدار نے سرکار عالی کی حفاظت کرنا چاہی اور اقرار کیا کہ اُن کے دشمنون کی سرکوبی کو ۸ ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار کی ایک مستقل فوج رکھیگی۔ سنہ ۱۸۰۰ء ۱۲۱۵ھ مین ایک عہدنامہ ترتیب دیا گیا جسکی رو سے سرکار عالی نے سرکار عظمت مدار کو ریاست میسور کا بہت بڑا حصہ بدین وعدہ دیدیا کہ کم از کم ۹ ہزار مسلح اور مستعد فوج ہر وقت یہان رکھے۔ گویا حیدر آباد سبسیڈری یا ملکی فوج کی یہی ابتدا ہی۔ اس فوج کا یہہ مقصد تھا کہ وہ بیرونی دشمنون کے مقابلہ مین کام دے چنانچہ سنہ ۱۸۰۳ء مین کرنل اسٹیونسن کی ماتحتی مین اس فوج نے مرہٹون سے جنگ کی سنہ ۱۸۰۵ء ۱۲۲۰ھ مین یہی فوج مستقل کردیگئی لیکن مسٹر ہنری رسل رزیڈنٹ حیدر آباد نے اسے کافی نہ سمجھا اور سنہ ۱۸۱۲ء ۱۲۲۷ھ مین اسکی کئی پلٹنین قایم کین ان کے افسر انگریز تھے۔ اسکے بعد فوج مین سال بسال زیادتی ہوتی گئی اور آخر مین رسل برگیڈ کے نام سے اسکا تعلق رزیڈنٹ سے ہوگیا۔ سنہ ۱۸۱۷ء ۱۲۳۳ھ سے سنہ ۱۸۱۹ء ۱۲۳۵ھ تک اسکا شمار ۷ اور ۸ ہزار کے درمیان رہا۔ اس فوج نے جنگ پنڈارہ مین نہایت ہی دلیری سے کام کیا۔ اس زمانہ مین اس فوج کا سالانہ خرچ ۳۰ لاکھ تھا جو سرکار نظام دیتے تھے لیکن فوج صاحب رزیڈنٹ کے تحت مین تھی۔ اسی فوج کے اخراجات کا مالی انتظام ولیم پامر اینڈ کو

کے متعلق تھا۔ اور اسکے عوض اورنگ آباد اور اُس کے اطراف و اکناف کے تعلقہ کیفی مذکور کے سپرد دئے۔ اس کے سود کی شرح ۲۳-۲۴ روپیہ فیصدی تھی۔ سنہ ۱۸۳۰ء ۱۲۳۶ھ مین مسٹر رسل کا تبادلہ ہو گیا۔ اور سر چارلس مٹکاف اُنکی جگہہ مقرر ہوئے سنہ ۱۸۴۰ء ۱۲۵۶ھ تک جب اس فوج کا خرچ بتدریج ۴۰ لاکھ تک ہو گیا اور تنخواہین بھی باقی رہنی لگین تو گورنمنٹ نظام پر ۵۰ لاکھ روپیہ کا دعوے کیا اور ۱۳ سال تک اس پر جھگڑا ہوتا رہا۔

سنہ ۱۸۴۳ء ۱۲۵۹ھ مین جب مہاراجہ چندو لعل مدار المہام کی دیوانی ختم ہوئی تو اُس کے بعد مدار المہامون مین تغیر و تبدل ہوتا رہا اس سے مالی حالت ایک گونہ خطرہ مین پڑ گئی۔ گو اس عرصہ مین کچھہ قرضہ ادا ہوا لیکن باقی کا تقاضا برابر جاری تھا۔ سنہ ۱۸۴۸ء ۱۲۶۵ھ مین فوج کی تعداد معہ افسران اور ڈاکٹری عملہ کے ۹۰۷۳ تھی۔ اُسوقت اسکا نام بدل کر کنٹنجنٹ حیدر آباد رکھا گیا اور خرچ کا شمار ۴۰ لاکھ سالانہ ہوا۔

خرچ کی زیادتی کے باعث سرکار عالی گورنمنٹ انگریزی کی ۷۰ لاکھ کی مقروض ہو گئی لارڈ ڈلہوزی جو ۱۸۵۱ء ۱۲۶۸ھ مین گورنر جنرل تھے انہون نے جنرل فریزر رزیڈنٹ حیدر آباد کو لکھا کہ گورنمنٹ نظام سے قرضہ وصول کر لیا جاے۔ اور اُسکی تدبیر یہ بتائی کہ جب تک قرضہ ادا نہ ہو اُسوقت تک برار کے چند اضلاع گورنمنٹ انگلیشیہ کے تفویض رہین چنانچہ اس انتظام سے حضور نظام خوش نہ تھے انہون نے دور اندیشی سے کام لیکر نصف قرضہ فوراً ادا کر دیا اور باقی رقم کے لیے وعدہ فرمایا مگر رفتہ رفتہ یہ رقم پھر اُسی تعداد کو پہونچ گئی۔ اس پر سنہ ۱۸۵۲ء ۱۲۶۹ھ مین لارڈ ڈلہوزی نے گورنمنٹ نظام کو دوبارہ لکھا کہ اگر ختم سال تک مناسب تصفیہ نہ کیا جائیگا تو نہ صرف موجودہ قرضہ کے متعلق بلکہ آیندہ خرچ کی بابت بھی معتد بہ ضمانت لی جائیگی۔ اس سنہ مین قرضہ کی تعداد ۵۰ لاکھ تک ہو گئی تھی اس کے ساتھہ ہی کنٹنجنٹ کی بنیاد مستحکم کرنے کے لیے ایک جدید معاہدہ کی ضرورت محسوس ہوئی سنہ ۱۸۵۳ء ۱۲۷۰ھ مین کرنل فریزر کی جگہہ کرنل لو رزیڈنٹ مقرر ہو کر حیدر آباد آئے اور اپنے ساتھہ ہی عہد نامہ بھی لیتے آئے۔ اس عہد نامہ مین پہلا امر یہ تھا کہ سرکار نظام گورنمنٹ انگریزی کو علاقہ برار اور دوسرے اضلاع رائچور۔ دو آبہ ہمیشہ کے لیے دیدین جسکے عوض قرضہ منسوخ ہو جائے اور کنٹنجنٹ بھی قایم رہے۔ اِس عہد نامہ پر

حضور نظام کی دستخط ہونا تھی - ۲ شعبان م ۲۱ مئی ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۳ء کو حضور نظام نے عہد نامہ پر آخر دستخط کر دئے
اور اضلاع برار - رائچور - دوآبہ - شولاپور - احمد نگر وغیرہ سرکار نظام سے انگریزی عملداری
مین شریک ہو گئے - اُسوقت ان اضلاع کی آمدنی ۵۰ لاکھہ روپیہ سالانہ کی تھی اور خرچ کے مدات
یہ تھے - ۱- تنخواہ کنٹنجنٹ جسکی تعداد ۷ ہزار تھی - ۲- ادائی قرضہ ۸ ۴ لاکھہ - ۳- خرچ انتظام و تحصیل - اور
کرنل لو صاحب نے اخراجات کا حساب دو آنہ فی روپیہ کیا - ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء مین ایک عہد نامہ اور ہوا جسکی
رو سے سرکار عالی اور گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ جات مین کچھہ رد و بدل ہوا - ۳ شعبان ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء کو
ایک جدید عہد نامہ کی رو سے ہمیشہ کے لیے برار اس شرط پر سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا کہ وہ ۲۵ لاکھہ
روپیہ سالانہ سرکار نظام کو دیا کریگی - اور ہر سال سالگرہ کے موقع پر ایک مرتبہ سرکار نظام کا جھنڈا اڑا دیا جایگا
۲۱ محرم - م ۲۰ اپریل ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء کو بذریعہ انڈیا گزٹ یہ حکم جاری ہوا کہ ہنگولی - جالنہ - مومن آباد - اور
رائچور کی چھاؤنیان اٹھا دی جائین اور حدود چھاونی سرکار نظام کے قبضہ مین دئے جائین - چنانچہ اس
حکم کی تعمیل ہو گئی - ۲ صفر - م ۳۰ اپریل ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء کو کنٹنجنٹ کی دو بیاٹریان اور اسی سال کے ۱۴ ربیع الثانی
م ۴ جون سنہ مذکور کو دوسری دو بیاٹریان توڑ دی گئین اور جو سپاہی قابل ملازمت تھے وہ رسالون اور
اور پلٹنون مین شریک کر دئے گئے اور باقی فوج مین بعض کو انعام دیا گیا اور بعض اس سے محروم کر دئے
گئے - البتہ توپ مع سامان و اسپان موجودہ کے توپخانہ مین شامل کر دی گئین - (تمام ہندوستان
مین بھی ۴ باٹریان ہندوستانیون کی تھین) اس کنٹنجنٹ فوج کی چھاونیان مقامات صدر مین تھین جو
اٹھا دی گئین صرف اورنگ آباد اور الوال مین اب بھی انگریزی چھاونیان موجود ہین منجملہ چار رسالہ
فوج کے کنٹنجنٹ کے ۳ رسالہ کو توڑ کر اسکوارڈرن (یعنی مسلمان اسکوارڈرن) کو رسالہ اول نمبر ۲۰
دکن ہارس مین سکھہ اسکواڈرن کو رسالہ ۴ حال نمبر ۳۰ دکن ہارس مین جاٹ اسکواڈرن رسالہ
۲ کو حال نمبر ۲۹ دکن ہارس مین شریک کر دیا - سابق مین ہر ایک رسالہ ۳ اسکواڈرن کا تھا - جدید
انتظام کی رو سے ہر رسالہ مین ۴ - اسکوارڈرن ہین - باقی ۴ رسالون اور ۶ پلٹنون کو حسب
تفصیل ذیل نمبر دئے گئے -

نمبر	نمبر رسالہ سابق	نمبر رسالہ حال	نمبر	نمبر پلٹن سابق	نمبر پلٹن حال
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	فرسٹ لانسر حیدرآباد کنٹنجنٹ	۲۰ لانسر دکن ہارس	۱	فرسٹ انفنٹری	۹۴۔ رسل انفنٹری
			۲	سکنڈ "	۹۵ " "
۲	سکینڈ لانسر "	۲۹ لانسر "	۳	تہرڈ "	۹۶ ہوزار "
			۴	فورتھہ "	۹۷۔ دکن " "
۳	فورتھہ لانسر "	۳۰۔ لانسر "	۵	ففتھہ "	۹۸ " "
			۶	سکستھہ "	۹۹ " "

اس فوجی انتظام کے تغیر و تبدل کے بعد رجب م ستمبر ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء مین ملکی انتظام صوبہ برار کا یون کیا گیا کہ ۶ ضلع کے ۴ ضلع اس طرح قایم کیے گئے ۱- امراؤتی - اکولہ - بلڈانہ - ایوت محل - اور دو ضلع ایلچپور اور باسم شکست کردے گئے - ضلع ایلچپور سالم امراؤتی مین ضم کردیا گیا اور باسم کے ۳ تحصیلون مین باسم اور گردل ضلع اکولہ مین اور پوسہ ضلع ایوت محل مین شامل کردی گئین اور تحصیل مرزاپور ضلع امراوتی سے نکالکر ضلع اکولہ مین اور تحصیل جل گاؤن اور کہام گاؤن ضلع اکولہ سے خارج کر کے ضلع بلڈانہ مین ملحق کی گئین - ضلع امراؤتی اور اکولہ مین ۶ - ۶ تحصلین اور ایوت محل اور بلڈانہ مین ۵ - ۵ تحصلین قرار دی گئین - گویا اسطرح ۲۲ تحصیلین بحال اور برقرار رہین صیغہ عدالت کا تعلق پہلے مال سے تھا اسکو علٰحدہ کردیا اور براہ راست اسکا تعلق چیف کمشنر ممالک متوسط سے کردیا گیا اور اُن کی امداد کے لیے ۲ سیول و سشن جج مقرر کیے گئے - زاید جج دے گئے - جوڈیشل کمشنر کی عدالت ناگپور کو منتقل ہوگئی اور جوڈیشل کمشنر برار آیندہ سے جوڈیشل کمشنر ناگپور کے اجلاس پر اڈشنیل کمشنر کی حیثیت سے کام انجام دینے لگے -

حصہ اول تمام ہوا

اشتہار

مندرجۂ ذیل کتابونکی نسبت اکثر اخبارات - رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہی - اُن مین سے چند کے نام درج کیے جاتے ہین - بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بُک کمیٹی نے اُنھین پسند کرکے بہت سی جلدین خرید کی ہین -

تفریح الحیات - اخبار مشیر دکن - مخبر دکن - جریدۂ روزگار - اخبار آزاد - [illegible] - نظارۂ عالم اخبار عام - پیسہ اخبار - رسالہ دبدبۂ آصفی - معارف - جلوۂ محبوب - اُردوے معلی - - - - ۱۲ر

سر بمان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر - اخبار مشیر دکن - پبلک گزٹ امرتسر - وکیل - رہبر - ہندوستانی - تالیف و اشاعت - ایڈورڈ گزٹ - رسالہ کشف الحقائق - رسالہ ترقی - زمانہ جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی - اے (معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی) خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب - مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب موہانی - مولوی احمد شفیع صاحب نیر (رئیس فیروز آباد دہلی) - - - - - - - - - - - - - - - - ۱۲ر

ویدور نیتی - اخبار مشیر دکن - وکیل - رسالہ دبدبۂ آصفی - کشمیر درپن - زمانہ - ترقی - اُردوے معلی - صحیفہ - خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ صاحب - - - - - - - - - ۸ر

ملنے کا پتہ یہ ہے :- **محمد عبد الرحیم - حسینی علم روبروے مسجد مومنان -**

نوٹ - یہ مطبع دس سال سی قائم ہی اور نہایت خوش معاملگی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے اور ہمارے یہان ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہی جن حضرات سی سابقہ پڑا ہی وہ صفائی معاملت کے شاہد ہین اور آیندہ بھی جن حضرات سی سابقہ پڑیگا انشاء اللہ وہ بھی خوش رہینگے اور اُنکی فرمایشات کی تعمیل عمدگی و خوش اسلوبی سے کیجائیگی -

المشتہر - سید اطہر رضا منیجر مطبع انوار الاسلام - کوٹلہ اکبر جاہ - حیدر آباد دکن

اطلاع - یہ کتاب ہمارے مطبع مین صفحہ ۱۲۱ اسی چھپی ہی -

جملہ حقوق بذریعۂ رجسٹری سرکار عالی و سرکار عظمت مدار محفوظ ہیں

حصہ دوم

بستان آصفیہ

یعنے

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلفہ

مانک راؤ وٹھل راؤ

مؤلف تفریح الحیات۔ سرمایان چکرورتی۔ راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ ویدورنیتی وغیرہ

باہتمام سید محمد طاہر رضا

در مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن بحلیۂ طبع محلی گردید

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ ہجری .... قیمت [illegible] روپیہ مجلد

بار اول .... پانصد جلد

مختصر فہرست حصۂ دوم بستان آصفیہ

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حصہ دوم

باب ۱

قدیم راجایان وشاہان دکن

فصل ا

ذیل کے تختے جو دکن کے قدیم حکمرانون کے درج کیے گئے ہین - اِن کا ذکر خیر ابتدا مین ہونا ضروری تھا مگر ان مین کچھہ ایسا اختلاف تھا جسکی وجہ سے اُسوقت یہہ تختے تیار نہ ہوسکے - گو وہ اختلاف اب بھی اِن تختون مین باقی ہی - تاہم بہ نسبت پہلے کے اِس مین زایدتر صحت کا اہتمام کیا گیا ہی - علاوہ اسکے بعض خاندانون کے تختے باوجود تلاش نہ مل سکے - پس یہہ تختے جو درج کیے گئے ہین اُن سے ملک دکن کے قدیم حکمرانون کے نام وغیرہ معلوم ہوسکتے ہین - جہان تک ممکن ہوسکا سنہ کا بھی اندراج کیا گیا ہی - جو دوسری تاریخون مین نہین ہی -

خاندان اندھرا یا شالیواہن جن کی حکومت اندھرا (تلنگانہ) مین تھی - بموجب پرنسپس انڈین انٹی کوائریز صفحہ ۱۴۲ جلد ۲ -

راجایان

نمبر	نام	سنہ حکومت	نمبر	نام	سنہ حکومت	نمبر	نام	سنہ حکومت
۱	سیپراکا -	سنہ ۲۱۰ قبل مسیح	۴	پرنوت ساتگا -	۰	۶	لمبودرا -	۰
۲	کرشنا -	۰		پورناماسا -	۰	۷	ایوی لیکا - اپیلیکا -	۰
۳	سری ست کرنی -	۰	۵	ستاکرنا ثانی -	۰	۸	میگیا سواتی -	۰

شمار	نام	سنہ حکومت	شمار	نام	سنہ حکومت	شمار	نام	سنہ حکومت
۹	پانڈو ناٹ -	۰	۱۴	سُندر ایست کرنا	۰	۱۹	سوسری -	۰
۱۰	ارشٹ کرما -	۰	۱۵	چاکور است کرنا -	۰	۲۰	سوسکندھا -	۰
۱۱	ہالا -	۰	۱۶	سوسواتی -	۰	۲۱	یجناسری -	سنہ ۶۴۰ء
۱۲	تالاکا - تلوک -	۰	۱۷	گوتمی پترا -	۰	۲۲	وجیا -	۰
۱۳	پرا پولا سینا -	۰	۱۸	پُلی مست - پُری مست	۰	۲۳	چندراسری - وجیانگرہا کا اخیر راجہ -	سنہ ۶۴۸ء

مندرجہ صدر خاندان کا سلسلہ حکومت بموجب کتاب بہار تیے سامراجیہ جلد ۳ صفحہ ۲۰ لکھا جاتا ہے -

شمار	نام	سنہ سے سنہ تک	شمار	نام	سنہ سے سنہ تک
۱	سیمک - آندھرا کا یہہ پہلا راجہ تھا	سنہ ۷۳ قبل از مسیح	۶	شوستری -	سنہ ۱۵۸ء سے سنہ ۱۶۵ء
		سنہ ۵ قبل از مسیح تک	۷	سوسکند -	سنہ ۱۶۵ء سے سنہ ۱۷۲ء
۲	کرشن -	سنہ ۲۸ قبل از مسیح -	۸	یدن سری -	سنہ ۱۷۲ء سے سنہ ۲۰۲ء
۳	شطے کرنی - ۱۶ سال حکومت کی - اسکے بعد تقریباً ایک صدی تک شہرت یا کشترپ نامی راجایان غیر ممالک حکمران رہے -		۹	وجیا -	سنہ ۲۰۲ء سے سنہ ۲۰۸ء
			۱۰	چندرسری -	سنہ ۲۰۸ء سے سنہ ۲۱۱ء
۴	گوتمی پتر - اس نے کشترپوں کو دکن سے نکال دیا	سنہ ۱۳۳ء سے سنہ ۱۵۴ء	۱۱	پلوموی -	سنہ ۲۱۱ء سے سنہ ۲۱۸ء
۵	پلوئی -	سنہ ۱۵۴ء سے سنہ ۱۵۸ء			

راجایان چالوکیہ بموجب بہارتیے سامراجیہ جلد ۳ صفحہ ۹۳

شمار	نام	سنہ سے سنہ تک	شمار	نام	سنہ سے سنہ تک
۱	بجے سنہہ - بانی سلطنت دکن	۰	۲	رن راگ -	۰

نمبر	نام	سنہ سے سنہ تک	نمبر	نام	سنہ سے سنہ تک
۳	پل کیشی - ورتاپی پُری کو اپنا پایۂ تخت بنایا	.	۸	ونیا دیتہ -	سنہ ۶۸۰ء سے سنہ ۶۹۶ء
۴	کیرتی ورما - اس نے راجایان نل بموریہ اور کدمب کو مغلوب کیا -	سنہ ۵۶۷ء سے سنہ ۵۹۱ء	۹	وجیا دیتہ -	سنہ ۶۹۷ء سے سنہ ۷۳۳ء
				وکرما دیتہ - (ثانی)	سنہ ۷۳۳ء سے سنہ ۷۴۷ء
۵	منگلیش - اس نے راجایان کلچوری کو مغلوب کیا	سنہ ۵۹۱ء سے سنہ ۶۱۱ء	۱۱	کیرتی ورما - ثانی - اس کے عہد مین چالوکیون کی حکومت جو مہاراشٹر مین تھی جاتی رہی اور حکومت دکن راشٹرکوٹ کے راجاؤن کے قبضہ مین آگئی -	.
۶	پل کیشی (نبیرہ پل کیشی سابق) اس نے راشٹرکوٹ وغیرہ کے راجاؤن کو زیر کیا -	سنہ ۶۱۱ء سے سنہ ۶۳۴ء			.
۷	وکرما دیتہ -	سنہ ۶۳۴ء سے سنہ ۶۸۰ء			.

تلگوا - اندھرا - یا تیلنگانہ کے آدیو راجہ - پایۂ تخت اگلی یا ورنگل -

نام	مدۃ	نام	مدۃ	نام	مدۃ
۱- تیری بھونا مالا راجہ ورنگل اُسکا بیٹا	.	۳- سری رنگا (آدیو راجہ) گوداوری -	۵۲ سال	۷- پرنگی نیڈیا -	۱۵ سال
۲- پولی راجہ -	.	۴- ویرا نارا ینا -	۲۳ "	۸- کندا گوپالا -	۳۲ "
پرتاب رُدر - اس نے دیول بنایا اور سنہ الیکوم سنہ ۱۱۶۲ء مین تھا شرقی حد کنارہ دریا - سری سیلا کے پہاڑ مغربی حد شہر درکاٹا - شمالی حد کوہ ہائے شمالی		۵- اوبالا -	۲۱ "	۹- نرسنہوا	۱۳ "
		۶- سروواپا ناگاوا -	۲۲ "	۱۰- کاٹبلی -	۱۵ "

راجایان وجیانگر یا (بیجانگر) کا خاندان

نمبر	سنہ	نام	نمبر	سنہ	نام
۱	.	مارر و -	۲	.	ننداب -

نمبر	سنہ	نام	نمبر	سنہ	نام
۳	.	بہوتا نندی - اس کے دو بیٹے تھے	۱۵	سنہ ۱۴۱۴ء	وجیا راؤ -
		بس ہونندی - اور لیس ہانندی	۱۶	سنہ ۱۴۲۴ء	پنڈرا دیو راؤ - یہ تخت سے اتارا گیا
۴	.	لیس ہانندی - اس کے چودہ بیٹے	۱۷	سنہ ۱۴۵۰ء	رامچندر راؤ - بسر سری رنگا راؤ
		تھے - اور بلم وبیش پر فرمان روائی	۱۸	سنہ ۱۴۷۳ء	نرسنہوا لا راؤ -
		کرتے تھے - ان کو آنترا - اور ورتترا نے	۱۹	سنہ ۱۴۹۰ء	ویرا نرسنہوا راجہ -
		بھگا دیا - اور سات بیٹے اندھر ولیس	۲۰	.	اچوتا راؤ -
		یا تیلنگانہ کیطرف بھاگ گئے -	۲۱	سنہ ۱۵۲۴ء	کرشن دیوا
		جہان -	۲۲	.	رام راجہ - نظام شاہ اور عماد الملک کی
۵	سنہ ۱۰۳۴ء	نندا - مہاراجہ نے سلطنت قائم کی			چڑہائی مین مارا گیا -
		اور نندپور اور ورنگل کی بنیاد	۲۳	سنہ ۱۵۶۵ء	سری رنگا راجہ -
		ڈالی -	۲۴	.	تری ملا راجہ -
۶	سنہ ۱۰۷۶ء	چالک راجہ -	۲۵	.	ویرا وینکٹ پتی -
۷	سنہ ۱۱۱۸ء	وجیا راجہ - وجیا نگر کو آباد کیا -	۲۶	.	سری رنگا (۲)
۸	سنہ ۱۱۵۸ء	ولالا راؤ -	۲۷	.	رام دیو راؤ -
۹	سنہ ۱۱۸۳ء	نرسنہوا دیوا -	۲۸	.	وینکٹ پتی راؤ -
۱۰	سنہ ۱۲۶۹ء	راما دیوا -	۲۹	.	تری ملا راؤ
۱۱	سنہ ۱۲۷۴ء	بھیارایا - لاولد فوت ہوا -	۳۰	.	رام دیوا راؤ
۱۲	سنہ ۱۳۳۴ء	ابگا - ایک ہمسایہ راجہ کا بیٹا تھا -	۳۱	.	سری رنگا راؤ -
۱۳	سنہ ۱۳۶۷ء	ہوری ہرا راؤ -	۳۲	.	وینکٹ پتی - اس پر مغلون نے حملہ کیا
۱۴	سنہ ۱۳۹۱ء	ویلیا راؤ -			اور وہ چندر گری بھاگ گیا -

شمار	سنہ	نام	شمار	سنہ	نام
۳۳	۰	رام راؤ۔ اس نے کچھ حصہ سلطنت کا واپس لیا۔	۳۸	۰	گوپال راؤ پسر جاک داس۔
۳۴	سنہ ۱۶۹۳ء	ہری داس۔	۳۹	سنہ ۱۷۴۱ء	نیکٹ پتی۔
۳۵	سنہ ۱۷۰۴ء	جاک داس۔	۴۰	سنہ ۱۷۵۶ء	ترملا راؤ۔ ٹیپو کے نام سے سلطان خان نے ملک لے لیا اور سلطنت معدوم ہوگئی۔
۳۶	سنہ ۱۷۲۱ء	جما داس۔			
۳۷	سنہ ۱۷۳۴ء	راما رایا۔			(پرنسپ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)

خاندان نایک۔ ناگا نایک جو ویجانگر کے کرشن رای کا ایک سردار تھا اس نے اسکی بنیاد ڈالی۔ پرنسپ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱

شمار	نام	سنہ	شمار	نام	سنہ	شمار	نام	سنہ
۱	وشوناتھ۔	سنہ ۱۵۳۰ء	۸	ترو ملایا ترمل	سنہ ۱۶۲۳ء	۱۳	وجیا کمارا۔ مسلمانوں نے قلعہ کو محصور کر لیا اور مدورا باجگذار بن گیا۔ نواب کرناٹک کا اسکے بعد برٹش گورنمنٹ کا	۔
۲	کرشنپا۔	۰	۹	مستو ویرپا۔	سنہ ۱۶۶۳ء			
۳	ویرپا۔	۰	۱۰	چوکاناتھ سنہ [illegible] میں فوت ہوا۔				
۴	کمارا کرشنپا۔	۰						
۵	کستوری رنجپا۔	۰	۱۱	کرشنا متا ویرپا۔	سنہ ۱۶۸۷ء			
۶	مستو کرشنپا۔	۰						
۰	ویرپا سنہ ۱۶۲۳ء میں فوت ہوا۔		۱۲	وجیا رنگا۔	سنہ ۱۶۹۵ء			

شاہان بہمنیہ سنہ ۷۴۵ سنہ ۹۳۳ سنہ ۱۳۴۷ء سنہ ۱۵۲۶ء

سنہ ۷۴۸ھ حسن کانگوئی علاء الدین ظفر خان سنہ ۱۳۴۸ء سنہ ۸۶۲ علاء الدین ہمایون شاہ سنہ ۱۴۵۷ء

شاہان

سنہ ۷۵۹ھ	محمد شاہ اول۔	سنہ ۱۳۵۸ء	سنہ ۸۶۵ھ	نظام شاہ۔	سنہ ۱۴۶۱ء
سنہ ۷۷۶ھ	مجاہد شاہ۔	سنہ ۱۳۷۵ء	سنہ ۸۶۷ھ	محمد شاہ دوم۔	سنہ ۱۴۶۳ء
سنہ ۷۸۰ھ	داؤد شاہ۔	سنہ ۱۳۷۸ء	سنہ ۸۸۷ھ	محمود شاہ دوم۔	سنہ ۱۴۸۲ء
سنہ ۷۸۰ھ	محمود شاہ اول۔	سنہ ۱۳۷۸ء	سنہ ۹۲۴ھ	احمد شاہ سوم۔	سنہ ۱۵۱۸ء
سنہ ۷۹۹ھ	غیاث الدین۔	سنہ ۱۳۹۷ء	سنہ ۹۲۷ھ	علاء الدین شاہ۔	سنہ ۱۵۲۰ء
سنہ ۷۹۹ھ	شمس الدین۔	سنہ ۱۳۹۷ء	سنہ ۹۲۹ھ	ولی اللہ شاہ۔	سنہ ۱۵۲۲ء
سنہ ۸۰۰ھ	تاج الدین فیروز شاہ۔	سنہ ۱۳۹۷ء	سنہ ۹۳۲ھ	کلیم اللہ شاہ۔	سنہ ۱۵۲۵ء
سنہ ۸۲۵ھ	احمد شاہ اول۔	سنہ ۱۴۲۱ء	سنہ ۹۳۳ھ	خاندان دکن	سنہ ۱۵۲۶ء
سنہ ۸۳۸ھ	علاء الدین احمد شاہ دوم۔	سنہ ۱۴۳۵ء			

جب شاہان بہمنیہ کا زوال آیا تو اُن کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اس طرح تقسیم ہوئی

۱۔ سنہ ۸۹۰ھ	۔	سنہ ۹۸۰ھ	عماد شاہیہ برار	سنہ ۱۴۸۴ء	—	سنہ ۱۵۸۲ء
۲۔ سنہ ۸۹۶ھ	۔	سنہ ۱۰۰۴ھ	نظام شاہیہ احمد نگر	سنہ ۱۴۹۰ء	—	سنہ ۱۵۹۵ء
۳۔ سنہ ۸۹۰ھ	۔	سنہ ۱۰۱۸ھ	برید شاہیہ بیدر	سنہ ۱۴۹۲ء	—	سنہ ۱۶۰۹ء
۴۔ سنہ ۸۹۵ھ	۔	سنہ ۱۰۹۷ھ	عادل شاہیہ بیجاپور	سنہ ۱۴۸۹ء	—	سنہ ۱۶۸۶ء
۵۔ سنہ ۹۱۸ھ	۔	سنہ ۱۰۹۸ھ	قطب شاہیہ گولکنڈہ	سنہ ۱۵۱۲ء	—	سنہ ۱۶۸۷ء

اِن پانچون ٹکڑون کی تفصیل سنہ واری معہ نام بادشاہ ذیل مین درج کی جاتی ہے۔

۱۔ عماد شاہیہ برار۔

سنہ ۸۹۰ھ	فتح اللہ	سنہ ۱۴۸۴ء	سنہ ۹۶۸ھ	برہان شاہ	سنہ ۱۵۶۰ء
سنہ ۹۱۰ھ	علاء الدین	سنہ ۱۵۰۴ء	سنہ ۹۷۶ھ	تو فال (غاصب)	سنہ ۱۵۶۸ء
سنہ ۹۳۶ھ	دریا شاہ	سنہ ۱۵۲۹ء	سنہ ۹۸۰ھ	حال معلوم نہ ہوا	سنہ ۱۵۸۲ء

۲۔ نظام شاہیہ احمد نگر۔

حالات خاندان سرسالار جنگ اول

ہزاکسلنسی نواب میر تراب علیخان بہادر سرسالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک اعظم - جی - سی نصل ۷
ایس - آئی - ڈی - سی - ایل - ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۴ھ ۱۸۲۹ء کو پیدا ہوئے ۳۳ واسطون سے
آپ کا سلسلہ نسب مدینہ منورہ کے ایک مشہور بزرگ حضرت شیخ اویس قرنی سے ملتا ہے -
شیخ اویس ثانی جو نوین پشت مین گزرے ہین مدینہ منورہ مین اوقاف کے متولی تھے - انہون
نے اپنے صاحبزادہ شیخ محمد علی کے ہمراہ ترک وطن کرکے ہندوستان کا سفر کیا اور زمانہ سلطنت
علی عادل شاہ د سنہ ۱۰۶۷ تا سنہ ۱۰۸۴ھ مین بمقام بیجاپور سکن گزین ہوئے -

شیخ محمد علی نے دربار عادل شاہیہ کے مدار المہام ملا احمد کے خاندان مین شادی کی اور بادشاہ
کے حکم سے دبیر شاہی مقرر ہوئے - ملا احمد کی صاحبزادی کے بطن سے ۲ لڑکے پیدا ہوئے
ایک کا نام شیخ محمد باقر اور دوسرے کا نام شیخ حیدر تھا - علی عادل شاہ نے اول الذکر کو
اپنا میر ساماں اور آخر الذکر کو مستوفی الممالک مقرر کیا - شیخ محمد باقر کی شادی بیجاپور کے ایک
رئیس "امیر علی خان" کی بہن سے ہوئی وہ مع اپنے چھوٹے بھائی شیخ حیدر کے اسکندر عادل شاہ ل ۷
کے زمانہ تک بیجاپور ہی مین رہے - مگر شاہ کے وزیر کی بدسلوکیون کے باعث دونون بھائی
بیجاپور چھوڑنے پر مجبور ہوئے -

انہون نے وہین سے دربار مغلیہ مین نوکری کی درخواست دی - وہان سے شیخ محمد باقر کو
۲ ہزار پیادے اور ۵۰۰ سوار کی افسری کے ساتھ شاہجہان آباد اور کشمیر کی دیوانی کا خلعت
مرحمت ہوا - اور شیخ حیدر کو ۵۰۰ سو پیادے اور ۳۰۰ سو سوار کی افسری اور شہزادہ محمد اعظم کی فوج
مین دیوانی کا عہدہ عطا ہوا - شیخ محمد باقر نے اسد خان وزیر اعظم کی وساطت سے شہنشاہ دہلی کے
حضور مین درخواست دی کہ اُن کا تبادلہ دکن کو کیا جائے چنانچہ وہ دیوان تل کوکن مقرر ہوئے
جب پیرانہ سالی کا زمانہ آیا تو وہ نوکری چھوڑکر اورنگ آباد مین سکونت پذیر ہوئے اور سنہ ۱۷۱۵ء
مین وہین رہ گرائے عالم بقا ہوئے - فن بلاغت مین علامتہ الزمن اور علم فلسفہ مین فہامتہ القران

اُنہین کی تصنیف سے ہین ۔ مولانا محمد فصیح تبریزی نے ان کتابون کا نام بدلکر روضۃ الانوار اور زبدۃ الاذکار رکھا ۔ اب انہین نامون سے مشہور ہین ۔ شیخ محمد باقر کے صاحبزادے شیخ محمد تقی کو اورنگ زیب کے زمانہ مین ۳ ہزار پیادون کی افسری اور بہادر شاہ کے عہد مین ۵ ہزار پیادے اور ۵۰۰ سوارون کی افسری مرحمت ہوئی اور اورنگ آباد کے ہنود پر فرخ سیر نے جو جزیہ لگایا تھا یہ اُس کے منتظم تھے ۔ نظام الملک آصف جاہ نے اپنے زمانہ وزارت دکن مین اُنہین انچ تمام قلعہ جات کی فوج کا افسر اعلی مقرر کیا تھا ۔ اُنہون نے ۱۱۴۵ھ ۱۷۳۲ع مین انتقال کیا ۔

شیخ محمد تقی کے صاحبزادے شمس الدین محمد حیدر ۱۱۱۳ھ ۱۷۰۱ع مین پیدا ہوئے ۔ شہنشاہ اورنگ زیب نے نہایت کم سنی مین اُنہین سو پیادون کی افسری پر مقرر فرمایا ۔ جب یہ جوان ہوئے تو نظام الملک آصفجاہ کے حضور مین پیش کیے گئے ۔ اُنہون نے ۲ سو سوارون کی افسری کے ساتھ فیل خانہ ان کی سپرد کر دیا ۔ پھر اپنے والد کے انتقال کے بعد مین ۱ سو پیادون کے افسر ہوئے ۔ جب نواب نظام الملک دہلی تشریف لے گئے تو عرض بیگی کی حیثیت سے یہ بھی اُن کے ہمراہ رکاب تھے وہ ان پر کمال اعتماد رکھتے تھے ۔ نادر شاہ کے حملہ کے بعد انہین حیدر یار خان کے خطاب اور ۵ سو فوج کی افسری عطا ہوئی اور اسی عہد مین رفتہ رفتہ ۵ سو سوار اور پندرہ سو پیادون کی افسری پر مقرر ہوئے ۔ نواب صلابت جنگ کے زمانہ مین ۷ ہزار سوار ۷ ہزار پیادون کی افسری خلعت پالکی ۔ نوبت ۔ اور نشان کا اعزاز اور منیر الملک ۔ منیر الدولہ شیر جنگ کے خطاب سے سرفرازی ہوئی اور منتظم اعلی امور خانگی ۔ دیوان سلطنت اور آخر مین دیوان صوبہ جات دکن کے معزز عہدون پر مقرر کیے گئے ۔ رکن الدولہ کے انتظام سے پہلے کل امور سلطنت اُنہین کے مشورہ سے ہوتے تھے ۔ نواب منیر الملک اول نے بہت سی ملکی اور مالی پیچیدہ مسائل حل کیے اور اکثر فوجی معاملات مین سرکار نظام کو نیک مشورہ دیا ۔ جب بوجہ پیرانہ سالی اُنہون نے اورنگ آباد مین گوشہ نشینی اختیار کی تو نواب نظام الملک نے اُنہین اپنی دلی خواہش پر ناظم اورنگ آباد مقرر کیا ۔ ۷۷ برس کی عمر مین اُنہون نے ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ع

مین وفات پائی اور دو صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے - ان مین صفدر خان غیور جنگ
بڑے اور تقی یار خان ذو الفقار جنگ چھوٹے تھے - چھوٹے صاحبزادے نے اپنے والد کے
ساتھہ سال بعد انتقال کیا - بڑے صاحبزادے نواب محمد صفدر خان ۲۴ جمادی الثانی ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۲ء
مین پیدا ہوئے اور نظام الملک اول کے عہد مین دو سو روپیہ ماہوار منصب سے سرفراز
ہوکر نائب داروغہ فیل خانہ مقرر ہوئے - جب مظفر جنگ صوبہ دار دکن ہوئے تو انھین
۵ سو سوار ۳ ہزار پیادے اور خطاب خان سے سرفراز فرمایا - عہد صلابت جنگ مین
پہلے کوتوال اورنگ آباد مقرر ہوئے پھر اور مراتب پر فائز ہوتے ہوئے خطاب بہادر اور
۲ ہزار سوار اور ۳ ہزار پیادون کی افسری سے مشرف ہوئے اور نوبت نشان بھی
حاصل کیا ۱۱۹۶ھ/۱۷۸۲ء مین اشجع الدولہ غیور جنگ بہادر خطاب اور خلعت و پالکی سے سرفراز ہوئے
رفتہ رفتہ ان کے اعزاز مین اور ترقی ہوئی یہانتک کے اشجع الملک خان خانان بہادر
خطاب اور ۵ ہزار پیادے اور ۴ ہزار سوار کی افسری پر فائز ہوکر دیوان صوبہ جات دکن ہوئے
انھون نے ۱۴ شعبان ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۱ء کو بنگال مین انتقال کیا اور ۴ فرزند چھوڑے - ۱- محمد تقی خان
اکرام الملک قوی جنگ (۲) حسن رضا خان شوکت الدولہ نیر جنگ - ۳- علی زمان خان حیدر یار خان
غیور جنگ منیر الملک ثانی - ۴- رضا یار خان امیر الملک نیر الدولہ حسام جنگ - نواب مرحوم کی
جائداد منقولہ و غیر منقولہ چارون کو بالمساوات تقسیم ہوئی اور سرکار نظام مین بھی سب کے سب
اعلی مراتب سے سرفراز کیے گئے - موجودہ خاندان علی زمان خان کی نسل سے ہے ۵ ہزار
پیادے اور ۳ سو سوارون کے علاوہ نواب صاحب کو نشان - نوبت اور پالکی کا بھی خلعت تھا
صوبجات دکن کے دیوان بھی رہے اور جب غلام سید خان ارسطو جاہ پونا بھیجے گئے
تو حضور نے اپنے دربار اور نگرانی فوج کا کام انہین کے سپرد فرمایا - انتقال کے بعد اُن کے
فرزند منیر الملک ثالث کو ان کے تمام خطابات اور اعزاز مرحمت ہوئے انھون نے میر عالم
سید ابو القاسم کی صاحبزادی سے شادی کی - اس تقریب مین حضور نظام علیخان بہادر ایک لاکھ

مین دو مرتبہ شریک ہوئے اور دُلہا دلہن کو بہت سے زیورات سے سرفراز فرمایا ۱۷۹۹ء میں جب ان بیگم صاحبہ نے انتقال کیا تو نواب منیر الملک نے اُن کی چھوٹی بہن سے شادی کی جن کے بطن سے کئی اولادین ہوئین۔

اگر اس خاندان کے ساتھہ نواب میر عالم سید ابو القاسم کا ذکر نہ کیا جائے تو عنوان ناتمام رہ جائیگا۔ اُن کے والد سید رضا عنفوان شباب مین حیدرآباد آئے اور تھوڑے ہی عرصہ مین حضور رس ہو گئے۔ دربار آصفیہ مین انہین خاص اقتدار حاصل تھا ان کے دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ ایک میر عالم اور دوسرے سید زین العابدین۔ میر عالم کی پیدایش ۱۱۶۶ھ مین واقع ہوئی۔ اُن کو والد نے اُنہین عمدہ تعلیم دی۔ جب اُنہون نے انتقال کیا تو اعظم الامرا نے اُنہین اپنے ساتھہ رکھا۔ جب مسٹر جانسین ۱۱۹۹ھ مین حیدرآباد آئے تو میر عالم اُن کے اور وزیر حیدرآباد کے درمیان وکیل مقرر ہوئے ۱۲۰۱ھ مین وہ نظام الملک بہادر کی طرف سے کلکتہ بھیجے گئے ۵ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ اور ۲ لاکھہ سفر خرچ کے لیے مقرر ہوئے اور سفر سے واپس آنے کے بعد میر عالم کا خطاب پایا۔

۱۲۰۶ھ مین نظام دکن اور ٹیپو سلطان کے درمیان شرائط صلح میر عالم ہی کے ذریعہ سے پیش ہوئین۔ اس سفارت سے لارڈ کرانیول بہت خوش ہوئے اور حضور نظام کو اُن کی تعریف مین ایک مبسوط خط لکھا۔ جنگ سرنگ پٹن مین میر عالم افواج آصفیہ کے سردار تھے۔ جب وہ ظفریاب ہو کر حیدرآباد آنے لگے تو حضور نظام نے اپنے درباریون کے ساتھہ خاصہ کا ہاتھی اُنکی سواری کے لیے بھیجا۔ اس سے امرا دربار اُن کے دشمن ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میر عالم حیدرآباد کے قریب ایک قلعہ مین قید کیے گئے مگر بہت جلد رہا ہوئے۔ اور ۱۲۱۹ھ تک خانہ نشین رہے اسی سنہ مین جب اعظم الامرا نے وفات پائی تو یہ وزیر مقرر کیے گئے۔

حیدرآباد کے قریب میر عالم کا تالاب انہون نے اس روپیہ سے بنوایا جو انہین فتح سرنگ پٹن کی بابت انعام مین ملا تھا۔ اس کے سوا پٹن۔ پونا اور اورنگ آباد مین سرائین تعمیر

کرائین - نو لاکھ کے صرفہ سے باغ بارہ دری جو موسی ندی کے کنارے واقع ہے وہ
انہین نے بنوایا اور کوتوال گوڑے کے قریب موسی ندی سے ۶۰ ہزار روپیہ صرف
کرکے باکل ندی کے نام سے ایک نہر نکالی جو بنڈی میر عالم کے نام سے مشہور ہی
اس کو آپ ہی نے آباد کیا ہے - آپ کے زمانہ مین قحط پڑا تو اُس وقت غلہ
خرید کر ارزان نرخ پر غربا کے ہاتھ فروخت کرایا اور ۲ سو فقیرون کو اپنے
باورچیخانہ سے کھانا دیتے رہے - انشار عالم اُن کی انشا پردازی کا اعلی نمونہ ہے
حدیقتہ العالم انھین کے نام سے میرزا عبد اللطیف خان شوستری نے لکھی ہے -

نواب میر عالم کے بعد اُن کے داماد نواب منیر الملک وزیر ہوئے لیکن اُن کی وزارت ایسے
شرائط سے ہوئی کہ اُنہین دیوانی کے حقیقی اختیارات نہ تھے بلکہ راجہ چندولال پیشکار کے
ہاتھہ مین اصل اختیارات تھے - نواب منیر الملک کے دوسرے عقد سے کئی فرزند تھے -
ان مین سے بڑے کا نام محمد علی شجاع الدولہ تھا انہون نے سید کاظم علی خان رضوی نیشاپوری کی
صاحبزادی سے شادی کی اور اس عقد سے عنوان زیر تحریر کے ہیرو نواب سر میر تراب علیخان
بہادر سالار جنگ اول ۲۶ جمادی الثانی ۱۲۴۴ھ کو پیدا ہوئے بچپن مین آپ کی تعلیم زیادہ تر سالارجنگ اول
آپ کی عدم صحت کے باعث نہ ہو سکی - گو آپ کی دادی صاحبہ نے ۵ سال کی عمر ہی سے تعلیم و تربیت
شروع کردی تھی ۱۳ برس کے سن تک علالت کے باعث تعلیم مین خلل پڑتا رہا - اس عرصہ مین
آپ کے والد ماجد نے انتقال فرمایا اور ۲۷ شعبان ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء کو آپ کے دادا نواب منیر الملک بھی
رہ گرائے عالم جاودانی ہوئے - اس کے بعد آپ کے حقیقی چچا نواب غلام علیخان بہادر سراج الملک
وزیر دولت آصفیہ نے آپ کی پرورش کا ذمہ لیا - اور اپنے ہونہار بھتیجے پر اپنی پوری توجہ
منعطف فرمائی - نتیجہ یہ ہوا کہ نواب صاحب نے تھوڑے عرصہ مین عربی - فارسی کی تکمیل کرکے
علاوہ نیزہ بازی اور شہسواری مین بھی مہارت حاصل کرلی - علاوہ اسکے آپ نے اپنی
ذہانت سے عنفوان شباب ہی مین کسی قدر انگریزی بھی پڑھی تھی اور ریزیڈنسی کی آمدورفت

کے باعث اس کی ترقی مین اور بھی مدد ملی۔

ابتدا مین وہ اپنی جاگیر کا حساب وکتاب دیکھا کرتے تھے۔ اس سے مالگزاری کے کام مین خاص مہارت ہو گئی۔ مگر سرکاری زندگی کا آغاز ۱۲۶۳ھ (۱۸۴۷ع) سے ہوا۔ اسکی کیفیت یہہ ہے کہ آپ کے چچا نواب سراج الملک بہادر نے مسٹر ڈائیٹن کی جگہہ انہین کہم کا تعلقدار مقرر کرکے بھیجا۔ اس کے بعد جب نواب ناصر الدولہ بہادر نے نواب سراج الملک کی تمام خاندانی جائداد واپس فرمائی تو نواب مختار الملک اُن کے جاگیر کے نگران کار مقرر ہوئے۔

۷ ار شعبان ۱۲۶۹ھ (۱۸۵۳ع) کو نواب سراج الملک بہادر نے وفات پائی اس کے پانچوین روز ۲۲ ر شعبان سنہ مذکور کو دربار عام مین حضور ناصر الدولہ بہادر نے مختار الملک اعظم کو خلعت وزارت مرحمت فرمایا۔ اور ایک عدہ سرپٹی سے سرفرازی بخشی۔ اُس وقت کرنل لو صاحب رزیڈنٹ بھی موجود تھے اس زمانہ مین جو خرابیان حیدرآباد مین تھین وہ کسی معمولی ریاست مین بھی نہو نگی خزانہ خالی تھا۔ قرضہ کی بدولت ملک کا بہت بڑا حصہ مہاجنون کے ہاتھہ مین تھا اور عرب جمعدار ملک کے حقیقی حکمران بنے ہوئے تھے لیکن نوعمر سالار جنگ نے اسبات کا مصمم ارادہ کر لیا کہ سلطنت کو انواع واقسام کی پیچیدگیون سے نکال کر اسکا عمدہ انتظام کیا جائے۔ یہ کام ایسا نہ تھا جو معمولی طور پر طے ہو جاتا۔ اس لیے انہون نے مختلف تدبیرین کین۔ ادائی قرضہ کی غرض سے انہون نے حیدرآباد کے معززاور سربرآوردہ لوگون سے روپیہ قرض لیکر ادا کیا اور ملک کے ایک بڑے حصہ کو عربون پٹھانون اور ساہوکارون کے ظلم سے نجات دلائی۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ ساہوکار اور عرب جمعدار نواب صاحب کے طرفدار ہو گئے۔ اس کے بعد وہ مالگزاری کے طرف متوجہ ہوئے۔ اور تعہد داری کا طریقہ موقوف کرکے انگریزی طریقہ پر ضلع بندی کی۔ گو اس وجہ سے آپ کی مخالفت کی گئی مگر آپ کے استقلال مین ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ ۱۲۷۴ھ تک آپ کی اصلاحین برابر جاری رہین۔ مگر اس سال عام غدر نے ہندوستان سے انگریزون کے پاؤن اکھاڑ دئے تھے اگر اُس زمانہ مین حیدرآباد بھی بغاوت پر آمادہ

ہو جاتا تو ہندوستان مین اُن کا رہنا مشکل تھا۔ چنانچہ گورنر بمبئی نے حیدرآباد کے رزیڈنٹ کرنل ڈیوڈسن کو تار دیا کہ اگر نظام نے مخالفت کی تو ہمارے لیے کچھ بھی باقی نہین رہ سکتا۔ لیکن اس خوفناک زمانہ مین سالار جنگ ہی ایک ایسے شخص تھے جن کی دانشمندی نے انگریزون کو مایوس نہ ہونے دیا۔

آپ نے اُن باغیون کو جنہون نے اورنگ آباد مین آکر پناہ لی تھی رزیڈنٹ کے حوالہ کر دیا۔ اس سے اُن کے طرفدارون مین سخت کشیدگی پیدا ہو گئی۔ آپ نے اگرچہ تمام ملک کو بلوہ سے بچا لیا مگر باوجود سخت کوشش کے چند مین چلے پٹھانون نے رزیڈنسی پر حملہ کر ہی دیا جسکا قرار واقعی انسداد کیا گیا۔ ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۷۳ھ کو دربار عید الضحیٰ مین خلعت ششش رقمی جواہر اور شجاع الدولہ مختار الملک کے خطابات سے سرفراز ہوئے تھے۔ غدر فرو ہونے کے بعد سرکار انگریزی نے نہ صرف اپنی ممنونیت کا اظہار فرمایا بلکہ یکم جمادی الاول ۱۲۷۵ھ کو بیش بہا تحایف سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد آپ اندرونی اصلاحون کی طرف متوجہ ہوئے۔ بردہ فروشی کا تو آپ نے پہلے ہی انسداد فرمایا تھا اب ملک کی تعلیمی اصلاح کی باری آئی۔ مشرقی اور مغربی تعلیم کے لیے متعدد مدارس قایم کیے گئے اور ملک کے امرا و شرفا کے بچون کو اُن مین داخل کرنے کی تحریک دلائی گئی اس سے جو مفید نتایج مترتب ہوئے وہ اظہر من الشمس ہین۔

اس بیدار مغز اور ہر دل عزیز مدار المہام پر کئی مرتبہ قاتلانہ حملے بھی کیے گئے۔ پہلا حملہ ۹ شعبان ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۹ء کو جبکہ وہ کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ بہادر کے ہمراہ دربار سے واپس آرہے تھے تو ایک شخص جہانگیر علی نامی نے ۷، ۸ فٹ کے فاصلہ سے قرابین کا فیر کیا مگر خیر گذری۔ یکم شوال ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء روز دوشنبہ کو آپ عید الفطر کے دربار مین جا رہے تھے کہ راستہ مین حضوری نقارخانہ کے قریب ایک شخص نے پستول کے ۲ فیر کیے مگر خدا کے فضل سے دونون گولیان خالی گئین اور صرف ہمراہ دار کے دو آئینون اور ۲ ملازمون پر بلا ٹلی۔

اسی سال نواب افضل الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا اور اعلیٰحضرت قدر قدرت نواب

میر محبوب علیخان بہادر کی کمسنی کے باعث ایجنسی قایم ہوئی اور ارکان ایجنسی کی مدد سے امور مملکت آپ ہی کے سپرد رہے۔ ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۸۷ھ کو گورنمنٹ ہند نے نواب صاحب کو جی۔سی۔ایس۔آئی کے ممتاز خطاب سے مفتخر فرمایا۔ یہہ ایک ایسا اعزاز ہے جو ابتک تمام ہندوستان مین کسی وزیر کو نصیب نہین ہوا۔

سنہ ۱۲۹۲ھ مین حضور پرنس آف ویلز (موجودہ شہنشاہ ہند) جب ہندوستان تشریف لائے تو حضور نظام کی طرف سے وکالتاً نواب صاحب بمبئی گئے جہان شہزادہ بہادر نے نہایت اعزاز واحترام کے ساتھہ آپ سے ملاقات فرمائی۔ اور کئی تحفے عنایت کیے۔ شہزادہ صاحب کے ایک نامور ہمراہی ڈیوک آف سدرلینڈ حیدرآباد تشریف لائے۔ اور آپ کے مہمان ہوئے۔ جب وہ یہان سے جانے لگے تو آپ سے وعدہ لیا کہ وہ انگلستان ضرور تشریف لائین گے۔ آپ کو بھی انگلستان دیکھنے اور یورپ کی سیر کرنے کا شوق تھا اس لیے ۶ اپریل ۱۸۷۶ء / ۱۲۹۳ھ کو معہ خاص ہمراہیون کے یورپ روانہ ہوئے۔ ۵ مئی کو اٹلی پہونچے۔ دوسرے روز شاہ اٹلی سے دربار مین اور پرائیوٹ ملاقات کی پھر پوپ روم سے ملے۔ اس کے بعد دوسرے مشہور مقامات کی سیر کرتے ہوے ۱۳ مے کو پیرس پہونچے۔ اور وہان کے گرانڈ ہوٹل مین مقیم ہوے۔ اتفاقاً اسی شب کو زینہ سے پاؤن پھسلنے کے باعث ران کی ہڈی مین ضرب آگئی اسکی وجہ سے مرتبہ پروگرام مین ترمیم کرنا پڑی اور ۱۶ مئی کے عوض آخر مے مین انگلستان روانہ ہوئے۔

پہلی جون کو فوکس ٹاؤن کے بندر پر جہاز پہونچا۔ کنارہ پر عمائدین اور معززین کا مجمع کثیر تھا اور خیر مقدم کی تیاریان کی گئین تھین چونکہ وہ چل نہ سکتے تھے اس لیے یورپین ملاحون اور سولجرون نے کرسی پر بٹھاکر کنارے پر پہونچایا اور وہان ایڈریس پیش ہوا۔ ۲۰ جون کو پرنس آف ویلز نے آپ کے اعزاز مین ایک عظیم الشان جشن منعقد فرمایا اور اسی ماہ کی ۲۱ کو اکسفورڈ یونیورسٹی نے ڈی۔سی۔ایل۔ کی معزز ڈگری عطا کی۔ ۳ جولائی مارکوئیس آف سالسبری نے ونڈسر کیسل مین نواب صاحب کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے حضور مین پیش کیا۔ آپ نے اپنے

ایشائی طریقہ کے موافق نذر پیش کی جو قبول ہو کر معاف ہوئی۔ اس شب کو آپ نے قیصرِ ہند کی میز پر کھانا تناول فرمایا۔

۵ جولائی کو نواب صاحب کے اعزاز مین سلطنت کی طرف سے قصر بکنگہم مین ڈنر ہوا۔ اُسمین آپ اپنے ہمراہیون سمیت شریک ہوئے۔ ۶ جولائی کو لارڈ سالسبری نے ایک پر تکلف دعوت کی۔ دوسرے روز آپ نے پرنس آف ویلز کو دعوت دی۔ اور دعوت کے بعد مشرقی طرز پر دربار منعقد فرما کر شہزادہ کے حضور مین نذر پیش کی۔

۲۲-۲۳ جولائی کو نواب مختار الملک نے اسکاٹلینڈ سے واپس آنے کے بعد ڈیوک آف ڈیوک آف ولنگٹن۔ لارڈ نارتھ بروک۔ لارڈ میر آف میکلڈ الا۔ آرچ بشپ آف کنٹربری سفیر اٹلی اور دیگر معززین کی دعوت کی۔ اسی مہینے کی ۲۵ کو گلڈ ہال مین کورٹ آف کامن کونسل کا جلسہ ہوا اور ایک طلائی صندوقچہ مین لنڈن کا آزادنامہ نواب صاحب کے نذر کیا گیا۔ ۲۶ کو منچسٹر کارپوریشن اور چمبیر آف کمرس کے ڈیپوٹیشنون نے اپنے اپنے ایڈریس پیش کیے ناسازیِ مزاج اور وقت کی قلت کے باعث آپ نے بہت سی دعوتین منظور نہ کین۔ مگر اپنے معزز میزبان ڈیوک آف سدرلینڈ کے ساتھ ٹرنتہام اور ڈنرلیون کیسل مین کئی روز بسر کیے۔ ۳۱ جولائی کو لنڈن سے پیرس روانہ ہوئے۔ جہان ۳ اگسٹ تک رہے اس کے بعد مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے ۲۴ ماہ مذکور کو بمبئی پہونچے اور ۲۵ ماہ مذکور کو داخل حیدر آباد ہوئے۔

ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء مین بغرض شرکت دربار حضور پر نور دہلی تشریف لے گئے۔ اس سفر مین اعلیٰحضرت کے ہمراہ آپ بھی تھے۔ ماہ صفر ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء کو حضور انور کو ریاست کے مشہور مقامات مثل رائچور۔ گلبرگہ۔ اور اورنگ آباد کی سیر کرائی اور اُن اضلاع کے متعلق بہت سی باتین سمجھائین۔

اس کے بعد اُسی سال حضور نظام ادام اللہ اقبالہ کو یورپ کی سیر کرانے کی غرض سے سفر کی

تیار یاں کین - سب انتظام ہوچکا تھا یہان تک کہ ۱۶ اپریل کو بمبئی روانہ ہونے کا قصد
تھا کہ ۵ فروری کی رات کو یکایک آپ کا مزاج ناساز ہوا اور ۸ فروری تک حالت
بالکل خراب ہوگئی - گو معالجہ مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا گیا تھا مگر موت نے فرصت
ندی - اور نواب صاحب نے ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ کو شام کے ۷ بجے وفات پائی -
نواب مختار الملک بہادر حیدر آباد ہی مین نہین بلکہ تمام ہندوستان مین اول درجہ کے
مدبرون مین تھے - قلمرو نظام مین اُنھون نے جو اصلاحین کین وہ محتاج بیان نہین -
ابتدائی مدار المہامی سے مرتے دم تک ان کی عمر رعایا کی فلاح مین گذری - آپ نے
نواب ناصر الدولہ - نواب افضل الدولہ - اور اعلیحضرت قدر قدرت - ایسے سہ رئیس
حکمرانون کی مدار المہامی کی اور اپنے فرائض کو اس خوبی کے ساتھ انجام دیا کہ سب
خوش رہے - یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر مورد عنایات خسروی رہے - نواب افضل الدولہ بہادر
اور اعلیحضرت قدر قدرت کئی مرتبہ آپ کے یہان رونق افروز ہوئے - آپ نے دو فرزند
اپنی یادگار چھوڑے - ۱- مختار الملک عماد السلطنۃ میر لایق علیخان سالارجنگ ثانی - ۲-
نواب میر سعادت علیخان شجاع الدولہ منیر الملک -

آپ ۸ رجب سنہ ۱۲۸۰ھ کو حیدر آباد مین پیدا ہوئے - آپ نواب سر سالارجنگ اعظم کے سالارجنگ ثانی
خلف اکبر تھے - آپ کی تعلیم و تربیت اعلیحضرت بندگانعالی کے ساتھ ہوئی اور اس
ذریعہ سے گویا آپ کو حضور پر نور کے ہم مکتب ہونے کا فخر و اعزاز حاصل ہوا - خانگی تعلیم
کے بعد آپ مدرسۂ عالیہ مین جو اس زمانہ مین کھولا گیا تھا شریک ہوئے - مدرسہ کی رپورٹون سے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کے ہر صیغہ مین سب سے اول رہتے تھے - اسکے بعد
آپ کے والد نے تکمیل تعلیم اور تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے ۱۹ صفر سنہ ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء کو یورپ
روانہ کیا - وہ بہت دنون تک لندن مین مقیم رہے - اور دوران قیام مین آپ نے
وہان کے عمائد اور امراء عظام سے ملاقات فرمائی - ۲۷ شعبان سنہ ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ء کو ملکہ وکٹوریہ جہانی سے

شرف ملازمت حاصل کیا۔

سر سالار جنگ اعظم کی وفات کے بعد ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۰ھ کو بندگان حضور سے پرسہ کی شال مرحمت ہوئی۔ اور ۲۹ ذیحجہ سنہ مذکور کو حضور نظام نے آپ کو پرسہ کے لیے یاد فرمایا۔ اور سالار جنگ منیر الدولہ کے خطابات عطا فرمائے۔ اس سے پہلے جشن سالگرہ کی تقریب مین ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ھ کو خانی اور بہادری کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو دربار حکمرانی مین شام کے ۴ بجے حضور پرنور نے خلعت وزارت۔ سرپیچ۔ دست بند۔ بازوبند۔ طرہ۔ ہار۔ اور پدک مرحمت فرما کر قلمدان وزارت سپرد کیا اور اسی تقریب مین لارڈ رپن وایسرائے و گورنر جنرل ہند نے ایک کرچ معہ پیٹی (بگلوس) عطا کی۔ آپ نے ۱۲ ربیع الثانی کو اس عہدہ جلیلہ کا جائزہ لیا۔

۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ روز پنجشنبہ کو جب حویلی قدیم مین کونسل آف اسٹیٹ کا انعقاد ہوا تو اعلیحضرت نے آپ کو بھی اسکی رکنیت کا اعزاز بخشا۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ مذکور کو بتقریب دربار نوروز آپ اپنے آبائی خطاب مختار الملک باضافہ عماد السلطنۃ مفتخر ہوئے اور اسکے ساتھ ہی دوسرے لوازم مثل سرپیچ۔ طرہ۔ ہار۔ کنٹھی۔ بازوبند۔ دست بند نورتن۔ اور انگشتری۔ وغیرہ سے بھی اعزاز بخشا گیا۔

۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ھ کو آپ وایسرائے و گورنر جنرل ہند کی ملاقات کے لیے کلکتہ تشریف لے گئے جہان سے ۲۰ محرم سنہ ۱۳۰۲ھ کو شام کے ۵ بجے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔

۲۲ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ کو اعلیحضرت بندگانعالی کے ہمراہ نیلگری تشریف لے گئے اور ۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ھ کو جب بندگان حضور لارڈ ڈفرن بہادر سے ملنے مدراس تشریف لے گئے اُس وقت آپ بھی ہمرکاب تھے۔

۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ کو نواب عماد السلطنۃ اپنی خدمت سے مستعفی ہوئے۔ آپ کے زمانہ مدار المہامی مین والنیٹر کور قایم ہوا اور لارڈ ڈفرن بہادر حیدر آباد آئے اور